

عربی قواعد زبان دانی کا ایک مکمل مجموعہ

عربی کا معلم

مؤلف

مولوی عبدالرشید خان

۳

ناشر

مدنی کتب خانہ آرام باغ کراچی

۱۹۵۲

مكتبة دار الفکر
الجزء الثانی

من کتاب

تَهْمِيلُ الْأَدَبِ فِي لِسَانِ الْعَرَبِ

المعروف

عَرَبِيٌّ كَامِلٌ

جلد یکم

حصہ سوم برائے مدارس ثانویہ

مفتی

مولوی عبد الستار خان

ناشر

مدتی کتب خانہ - آرام باغ - کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرست مضامین کتاب عربی کا معلم حصہ سوم

پچیس ستن پچھلے دو حقوں میں لکھے جا چکے۔ تیسرا حصہ جیسویں تک سے شروع ہوتا ہے۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۸	سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۴	۹	الدرس السادس والعشرون
۵۱	مشق نمبر ۲۹ (مکالمہ)		اقسام الفعل
۵۵	من القرآن	۱۵	مشق نمبر ۲۴
۵۹	سوالات نمبر ۱۳	۱۵	الدرس السابع والعشرون
۶۰	الدرس الثلثون		افعال میں لفظی تغیرات
	فعل مضارع (مثالی وادی)	۲۳	الدرس الثامن والعشرون
۶۶	سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۸		فعل مہوز اور گردانیں
۶۷	مشق نمبر ۳۰ (مکالمہ)	۳۲	سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۹
۶۹	من القرآن	۳۴	مشق نمبر ۲۸ (مکالمہ)
۷۰	جملوں کی تحلیل	۳۷	من القرآن
۷۱	خالی جگہ کو پُر کر دو	۳۸	جملوں کی تحلیل
۷۲	اُردو سے عربی (مکالمہ)	۳۹	اُردو سے عربی (مکالمہ)
۷۴	الدرس الحادی والثلاثون	۴۳	الدرس التاسع والعشرون
	فعل اجوف اور گردانیں		فعل مضاعف اور گردانیں

صفحہ	صفحہ		صفحہ
۱۰۷	۸۰	اشعار	سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۹
۱۰۸	۸۲	الدرس الرابع والثلاثون	مشق نمبر ۳۱
	۸۳	فصل فیف	من القرآن
۱۱۲	۸۴	سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۲	اُردو سے عربی
۱۱۳	۸۵	مشق نمبر ۳۲	خالی جگہ کو پُر کرو
۱۱۴	۸۶	من القرآن	جملوں کی تکمیل
۱۱۵	۸۷	اُردو سے عربی	الدرس الثانی والثلاثون
۱۱۶	۹۱	باب کا خط بیٹے کے نام	فصل ناقص اور گردانیں
۱۱۷	۹۲	الدرس الخامس والثلاثون	سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۰
	۹۳	بقیۃ ابواب الثلاثی المزید	مشق نمبر ۳۲
۱۱۸	۹۴	سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۲	من القرآن
۱۱۹	۹۵	مشق نمبر ۳۵	اُردو سے عربی
۱۲۰	۹۶	بیٹے کا خط باب کے نام	جملوں کی تکمیل
۱۲۱	۹۷	سوالات نمبر ۱۵	الدرس الثالث والثلاثون
۱۲۲		الدرس السادس والثلاثون	فصل ناقص کی بقیہ گردانیں
	۱۰۳	خاصیات الابواب	سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۱
۱۲۹	۱۰۴	سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۲	مشق نمبر ۳۳ (مکالمہ)
۱۳۰	۱۰۶	مشق نمبر ۳۶	من القرآن

صفحہ	صفحہ	صفحہ
۱۵۴	۱۳۱	۲۴
الدرس التاسع والثلاثون	الدرس السابع والثلاثون	
افعال مقاربه	الافعال الناقصة (كَانَ وَآخَوَاتُهَا)	
۱۵۵	۱۳۲	۱۵۵
مشق نمبر ۲۴ جملوں کی تحلیل	إِنَّ وَآخَوَاتُهَا	
۱۵۶	۱۳۴	۱۵۶
سلسلہ الالفاظ نمبر ۳۴	سلسلہ الالفاظ نمبر ۳۵	
۱۵۸	۱۳۷	۱۵۸
مشق نمبر ۳۶	مشق نمبر ۳۷	
۱۵۸	۱۳۸	۱۵۸
من القرآن	مشق نمبر ۳۸ خالی جگہ کو پُر کرو	
۱۵۹	۱۳۹	۱۵۹
سادہ عبارت کو اعراب لگاؤ	مشق نمبر ۳۹ جملوں کی تحلیل	
۱۶۱	۱۴۰	۱۶۱
الدرس الاربعون	اُردو سے عربی	
افعال المدخ والذم	الدرس الثامن والثلاثون	
۱۶۲	۱۴۱	۱۶۲
افعال التعجب	افعال ناقصة (گذشتہ سے پیوستہ)	
۱۶۳	۱۴۵	۱۶۳
مشق نمبر ۴۰ جملوں کی تحلیل	اعراب محلی و تقدیری	
۱۶۵	۱۴۶	۱۶۵
سلسلہ الالفاظ نمبر ۳۸	جملوں کی تحلیل	
۱۶۶	۱۴۹	۱۶۶
مشق نمبر ۴۱	سلسلہ الالفاظ نمبر ۳۶	
۱۶۷	۱۵۰	۱۶۷
من القرآن	مشق نمبر ۴۲	
۱۶۷	۱۵۱	۱۶۷
مشق نمبر ۴۵ اُردو سے عربی	من القرآن	
۱۶۸	۱۵۲	۱۶۸
طالب علم کی طرف سے باب کو خط	مشق نمبر ۴۳	
۱۷۱	۱۵۳	۱۷۱
سوالات نمبر ۱۶	مشق نمبر ۴۴ اُردو سے عربی	
۱۷۲		۱۷۲
جملوں کی تحلیل		

صفحہ	صفحہ
۱۹۹	سادہ عبارت کو اجزائے لگاؤ
۲۰۰	الدرس الحادی والاربعون ^{۱۱۱}
۲۰۱	الضمائر
۲۰۲	الضمیر البارز والمستتر
۲۰۳	نون الوقایۃ
۲۰۴	ضمیر الشان
۲۰۵	الضمیر الفاصل
۲۰۶	شق نمبر ۵۲ جملوں کی تحلیل
۲۰۷	شق نمبر ۵۳
۲۰۸	شق نمبر ۵۴
۲۰۹	الدرس الثانی والاربعون ^{۱۱۲}
۲۱۰	الموصولات
۲۱۱	شق
۲۱۲	سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۰
۲۱۳	شق نمبر ۵۵
۲۱۴	شق نمبر ۵۶ من القرآن
۲۱۵	شق نمبر ۵۷ (مکالمہ)
۲۱۶	شق نمبر ۵۸ اردو سے عربی
۲۱۷	
۲۱۸	
۲۱۹	
۲۲۰	
۲۲۱	
۲۲۲	
۲۲۳	
۲۲۴	
۲۲۵	
۲۲۶	
۲۲۷	
۲۲۸	
۲۲۹	
۲۳۰	
۲۳۱	
۲۳۲	
۲۳۳	
۲۳۴	
۲۳۵	
۲۳۶	
۲۳۷	
۲۳۸	
۲۳۹	
۲۴۰	
۲۴۱	
۲۴۲	
۲۴۳	
۲۴۴	
۲۴۵	
۲۴۶	
۲۴۷	
۲۴۸	
۲۴۹	
۲۵۰	
۲۵۱	
۲۵۲	
۲۵۳	
۲۵۴	
۲۵۵	
۲۵۶	
۲۵۷	
۲۵۸	
۲۵۹	
۲۶۰	
۲۶۱	
۲۶۲	
۲۶۳	
۲۶۴	
۲۶۵	
۲۶۶	
۲۶۷	
۲۶۸	
۲۶۹	
۲۷۰	
۲۷۱	
۲۷۲	
۲۷۳	
۲۷۴	
۲۷۵	
۲۷۶	
۲۷۷	
۲۷۸	
۲۷۹	
۲۸۰	
۲۸۱	
۲۸۲	
۲۸۳	
۲۸۴	
۲۸۵	
۲۸۶	
۲۸۷	
۲۸۸	
۲۸۹	
۲۹۰	
۲۹۱	
۲۹۲	
۲۹۳	
۲۹۴	
۲۹۵	
۲۹۶	
۲۹۷	
۲۹۸	
۲۹۹	
۳۰۰	
۳۰۱	
۳۰۲	
۳۰۳	
۳۰۴	
۳۰۵	
۳۰۶	
۳۰۷	
۳۰۸	
۳۰۹	
۳۱۰	
۳۱۱	
۳۱۲	
۳۱۳	
۳۱۴	
۳۱۵	
۳۱۶	
۳۱۷	
۳۱۸	
۳۱۹	
۳۲۰	
۳۲۱	
۳۲۲	
۳۲۳	
۳۲۴	
۳۲۵	
۳۲۶	
۳۲۷	
۳۲۸	
۳۲۹	
۳۳۰	
۳۳۱	
۳۳۲	
۳۳۳	
۳۳۴	
۳۳۵	
۳۳۶	
۳۳۷	
۳۳۸	
۳۳۹	
۳۴۰	
۳۴۱	
۳۴۲	
۳۴۳	
۳۴۴	
۳۴۵	
۳۴۶	
۳۴۷	
۳۴۸	
۳۴۹	
۳۵۰	
۳۵۱	
۳۵۲	
۳۵۳	
۳۵۴	
۳۵۵	
۳۵۶	
۳۵۷	
۳۵۸	
۳۵۹	
۳۶۰	
۳۶۱	
۳۶۲	
۳۶۳	
۳۶۴	
۳۶۵	
۳۶۶	
۳۶۷	
۳۶۸	
۳۶۹	
۳۷۰	
۳۷۱	
۳۷۲	
۳۷۳	
۳۷۴	
۳۷۵	
۳۷۶	
۳۷۷	
۳۷۸	
۳۷۹	
۳۸۰	
۳۸۱	
۳۸۲	
۳۸۳	
۳۸۴	
۳۸۵	
۳۸۶	
۳۸۷	
۳۸۸	
۳۸۹	
۳۹۰	
۳۹۱	
۳۹۲	
۳۹۳	
۳۹۴	
۳۹۵	
۳۹۶	
۳۹۷	
۳۹۸	
۳۹۹	
۴۰۰	

دیباچہ کتاب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده - الله تعالى کی توفیق و عطا

سے کتاب تسہیل الادب فی لسان العرب الملقب: عربی کا معلم کا تیسرا حصہ بھی شائع ہو گیا

فلله الحمد وله الشكر

دس سال ہوئے کتاب مذکور کے دسویں ترمیم جدید کے ساتھ شائع ہو چکے تھے۔ لیکن بندے کی طویل

علاقت اور دیگر موانع کی وجہ سے تیسرے حصے کی اشاعت میں خلاف توقع بہت زیادہ تاخیر ہو گئی۔

محض فضل خداوندی ہے کہ ان دونوں حصوں کو حیرت انگیز مقبولیت حاصل ہوئی۔ ہر وہ شخص

جس نے ان کو دیکھا، پڑھایا پڑھایا وہ اس کا مزاج ہی نہیں بلکہ گرویدہ ہو گیا۔ سینکڑوں خطوط و

حصوں کی تعریف اور عیسرے ادب چہرے کی طلب میں ہندوستان کے ہر گوشے سے آگئے اور

آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان شائقین اور قدر شناسوں کو جزائے خیر دے اور ان کے علم و عمل میں

برکت عطا فرمائے کیونکہ یہ انہی کے زوردار، طاقت آمیز، ناصحانہ، مضطربانہ اور مخلصانہ

تقاضوں کا طفیل ہے کہ اس عاجز اور بیاہ کے افسردہ دل میں کام کی قوت پیدا ہوئی رہی اور کچھ

کام ہو گیا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کام بہت اچھا ہوا ہے تاہم جو کچھ ہوا غنیمت ہے۔ اس زمانے میں

کسی کتاب کو مقبول بنانے اور داخل نصاب کرنے کے لئے جتنی اور جیسی کوششوں کی ضرورت

پڑتی ہے ان کا عشر عشر بھی اس عاجز سے اپنی تالیفات کے لئے نہ ہو سکا۔ باوجود اس تقصیر کے

اس کتاب کی طرف اہل علم و بصرین و طالبان عربی کا یہ میلان بالکل خلاف عادت ہے۔

صوبہ سندھ کے محکمہ تعلیم نے اسے اتنی سکولوں کے نصاب میں داخل کر لیا ہے۔ بمبئی،

حیدر آباد، یو۔ پی، دہلی، پنجاب اور سرحد کے بعض مدارس میں رائج ہو رہی ہیں۔

اہل علم جانتے ہیں کہ عربی کے علم صرف میں افعال و اسماء کی تعلیمات کا مرحلہ ہی

ایک دشوار گزار مرحلہ ہے۔ تسلیم کے طرز قدیم میں تعلیل کے ایک ایک قاعدے کو قرآنی آیت

کی طرح رہنا یا جانا ہے۔ یہ کام اس قدر ناگوار، مشکل اور قبیح اوقات کا موجب ہے جس کا متحمل ہر ایک طالب علم نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے طرز جدید کی تعلیم میں اس کا بڑا حصہ نظر انداز کر دیا جاتا ہے مگر اس سے طالب عربی ضروری معلومات سے محروم رہ جاتا ہے جس کی وجہ سے قدم قدم پر اس کے دل میں لاعلمی کی ایک کھٹک باقی رہ جاتی ہے۔ اس تیسرے حصے میں اقدال کے ساتھ اس کٹھن منزل کو بھی بقدر امکان سہل اور کچھ خوشگوار بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ تفصیل و تمثیل کے باعث مضمون بڑھ گیا ہے مگر پڑھتے پڑھتے ہی تمام قواعد بے رٹے ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔

اس حصے کا حجم تو بڑھ گیا ہے مگر قواعد کی تعلیم میں نہیں بلکہ ادب عربی کی تعلیم میں۔ قواعد کا حصہ دیکھا جاتے تو کتاب کا چوتھا حصہ بھی نہ ہو گا۔ تین چوتھا حصے سے زیادہ زبان عربی کی تعلیم سے بھر ہوا ہے۔

اس تیسرے حصے کی تعلیم سے طالب علم میں اتنی استعداد آجائیکے کہ قرآن مجید کا بشیر حصہ سمجھ کر پڑھ سکیگا۔ احادیث کی کتابیں اور عربی ریڈس بھی آسانی پڑھ سکیگا۔ عربی میں مولیٰ خط بھی لکھ سکیگا اور بہت کچھ عربی بول سکیگا۔ مگر یہ استعداد اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ خود معلم میں یہ لیاقت بوجہ حسن موجود ہو۔ یا طالب علم میں بذات خود یہ لیاقت پیدا کرنے کا شوق ہو۔

کلید اس حصے کی بھی لکھی گئی ہے جو بطور خود عربی سیکھنے والے شائقین کو استاد کا کام دے سکتی ہے جو تھے تھے میں اسماء عدد کا مفصل بیان، حروف کی باریکیاں، علم صرف و نحو کے اونچے درجے کے ضروری مسائل، علم بیان، بدیع اور عروض کے ابتدائی مسائل آجائیکے۔

وَاللّٰهُ الْمَوْفِقُ وَالْمُسْتَعَانُ

خادم افضل اللسان

عبد الستار خان

ہدایات

۱۔ سبق کے آغاز میں جو شائیں یا گردانیں لکھی گئی ہیں، سبق شروع کرنے سے پیشتر ان سب کو یا بعض کو تختہ سیاہ (بورڈ) پر لکھ لیں۔ پھر بورڈ کے پاس کھڑے رہ کر ان باتوں کی فہمائش شروع کریں جو سبق کے اندر لکھی گئی ہیں۔ اس طریقے سے امید ہے کہ سبق ختم ہوتے ہوتے بیشتر حصہ حفظ ہو جائیگا۔ گلاس کیلئے ہدایت غرضی ہے کہ وہ حضرات مکملین ہر سبق کی پوری تیاری کر کے آیا کریں۔ یہ طریقہ حصہ سوم میں بہ آسانی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ حصاد دوم میں شائیں سبق کے درمیان اور آخر میں دی گئی ہیں۔ ہوشیار معلم ان میں سے آسان مثالوں کا انتخاب کر کے بورڈ پر لکھ کر سبق دینا شروع کر سکتا ہے۔

۲۔ سبق پڑھانے وقت کوشش کی جائے کہ سبق کا بڑا حصہ پچھلے معلومات کے سہارے سوالات کے ذریعے طلبہ ہی کی زبان سے نکلوا لیں۔

۳۔ یہ بات اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ جماعت بندی سے سبق دیا جائے۔ ایک جماعت کا سبق ایک ہی ہو۔ اگرچہ بعض طلبہ غیر حاضری کی وجہ سے بعض اسباق میں شامل نہ ہو سکیں۔

۴۔ جو شائقین بطور خود پڑھیں وہ ہر ایک سبق کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں پھر آگے بڑھیں۔ مرتبین کا کلید سے مقابلہ کر لیا کریں۔ مثالوں میں بہت کم تغلیات ایسے چیلنے جن کے اعراک قاعدہ آئندہ بیان ہو جائیں۔

اشارات

۱۔ سلسلہ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کے لئے (ج) سے اشارہ کیا گیا ہے۔

۲۔ افعال ثلاثی مجرد کی طرف ن، ض، س، ف، لک اور ح سے اشارہ ہے ثلاثی مزید کے ابواب کی طرف ہند سوس اور مقتل وادی و یائی کی طرف وار ووری سے۔

۳۔ کسی فعل کے سامنے کوئی حرف جتر (ل، من، عن، ب، الی وغیرہ) لکھا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب یہ حرف اس فعل کے بعد آئے تو اس کے یہ سنی ہوئے جو اس کے سامنے لکھے گئے ہیں۔

۴۔ مثلاً کے لئے دو نقطے لکھے گئے ہیں اور یعنی یا برابر کے لئے یہ نشان (=) +

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عربی کا مسلم حصہ سوم

الدَّرُوسُ السَّادَةُ مِنَ الْعَشْرِ

أَقْسَامُ الْفِعْلِ

۱۔ عزیز طالبین تم نے اس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصے میں افعال ثلاثی مجرد و مزید فیہ اور رباعی کی تمام گردانیں پڑھ لیں۔ وہ افعال ایسے تھے جو اپنے اوزان پر ٹھیک اترتے تھے مثلاً تم جان چکے ہو کہ ثلاثی مجرد کے ماضی کا وزن فَعَلَ، فَعِلَ اور فَعُلَ ہے، مضارع کا وزن يَفْعُلُ اور امر کا وزن اِفْعِلْ اور اُفْعِلْ ہے تو ضَرْبَ، يَضْرِبُ، اِضْرِبْ۔ سَمِعَ، يَسْمَعُ، اِسْمَعْ اور كَرُمَ، يَكْرُمُ، اُكْرِمْ ٹھیک طور پر مذکورہ اوزان کے مطابق ہیں۔

اگر عربی کے تمام افعال اور مشتقات ٹھیک اپنے اوزان کے مطابق ہوتے تو عربی کا علم صرف بہت مختصر اور آسان ہو جاتا۔ مگر ایسا

نہیں ہے۔ بہت سے افعال اور مشتقات بول چال اور لکھے میں اپنے مقررہ اوزان سے دور جا پڑے ہیں۔

ایسے چند الفاظ دوسرے حصے میں بھی خاص ضرورت سے لکھے جا چکے ہیں جیسے کَانَ (ماضی)، یَكُونُ (مضارع)، کُنْ (امر) کی گردانیں لکھی گئی ہیں اُن میں سے ایک لفظ بھی اپنے مقررہ وزن پر ٹھیک نہیں اُترتا ہے۔ ماننا پڑتا ہے کہ کَانَ اصل میں کَوْن۔ فَعَلَ، یَكُونُ اصل میں یَكُونُ۔ یَفْعَلُ اور کُنْ اصل میں اُکُونُ = اُفْعَلْ ہے۔ مگر اصل کے مطابق کبھی بولے اور لکھے نہیں جاتے۔

اس تہید سے تم سمجھ گئے ہو گے کہ عربی افعال اور اسما مشتق پوری طرح سمجھنے کے واسطے ابھی تغیرات کا ایک مرحلہ طے کرنا باقی ہے۔

۲۔ اچھا اب ذیل کے جملے پڑھو اور اُن کے فعلوں میں غور کرو:-

- (۱) فَتَحَ عَلَيَّ كِتَابَهُ شَرِبَ الْبَطْنُ اللَّبَنَ حَسَنَ الْبَيْتِ
- (۲) أَكَلَ الْوَلَدُ تَمْرَةً سَأَلَ التَّلْمِيزُ الْمَعْلَمَ قَرَأَ حَامِدٌ كِتَابًا
- (۳) عَدَّ الزَّاعِي غَنَمَهُ فَرَأَى السُّجُونَ شَدَّ الْوَلَدُ الْكَلْبَ
- (۴) وَجَدَ حَامِدٌ قَلَمًا قَالَ الرَّسُولُ حَقًّا رَحَى أَحْمَدُ الْكُرَّةَ
- (۵) وَغَى رَشِيدٌ دَرَسَهُ وَفَى مُحَمَّدٌ قَوْمَهُ طَوَى زَيْدٌ كُتْرَاسَةً

لے گنا لے بھاگا لے باندھا لے پھینکا لے یاد رکھا لے بجایا لے لپیٹا لے کیا
لے جھرا لے لے بکریاں

تنبیہ ۱۔ بہتر ہے کہ نیچے کا بیان پڑھنے سے پیشتر پہلے حصہ میں دس

۸ فقرہ ۳ دوبارہ دیکھ لو +

۳۔ اوپر کی مثالوں کو غور سے دیکھو۔ پہلی نظر میں تم سمجھ سکتے ہو کہ ہر ایک فعل تین حرفی ہے یعنی ثلاثی مجزوء ہے اور ماضی کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اب پہلی سطر کے فعلوں میں خاص طور پر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ ان میں کے تینوں حرف صحیح ہیں، کوئی حرف علت نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ان کے حروفِ اصلیہ میں نہ کوئی ہمزہ ہے نہ دو حروف ایک جنس کے ہیں۔ ایسے افعال کو فعل صحیح بھی کہتے ہیں اور فعل سالم بھی +

صحیح اس لئے کہ ان میں تینوں حرف صحیح ہیں اور سالم اس لئے کہ یہ افعال اور ان کے مشتقات تغیر و تبدل سے سلامت رہتے ہیں +

تنبیہ ۲۔ پہلی سطر کے فعلوں کے سوا بقیہ مثالوں کے افعال

غیر سالم ہیں۔

دوسری سطر کے فعلوں کو غور سے دیکھو گے تو ہر ایک فعل میں کہیں نہ کہیں ہمزہ نظر آئے گا۔ ایسے افعال جن کے حروفِ اصلیہ میں کسی جگہ ہمزہ ہو محموز کہلاتے ہیں +

تنبیہ ۳۔ تمہیں یاد ہو گا کہ الف جب متحرک ہو (ا، آ، اُ)

یا جزم والانبؤ، فَا تَدَاسُ الْفَ کو بھی ہمزہ کہتے ہیں (دیکھو

اصطلاح ۲۷)

تیسری سطر کے ہر ایک فعل میں دوسرا اور تیسرا حرف ایک جنس کا نظر آئیگا کیونکہ عَدَّ اصل میں عَدَّ د ہے۔ دونوں دال باہم ملا کر ایک کر دئے گئے ہیں۔ ایسے فعل جن کا ع کلمہ اور ل کلمہ ایک جنس کا ہو مُضَاعَف کہلاتے ہیں +

چوتھی سطر میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک فعل میں کوئی حرف علت ہے۔ کسی کے شروع میں کسی کے درمیان میں اور کسی کے آخر میں۔

ایسے افعال جن کے حروفِ اصلیہ میں کسی جگہ حرف علت ہو مُعْتَل کہلاتے ہیں +

معتل کی تین قسمیں ہیں۔ حرفِ علت ف کلمہ کی جگہ ہو تو مُعْتَلُ الْفَایَا مثال کہتے ہیں: وَجَدَ - ع کلمہ کی جگہ ہو تو مُعْتَلُ الْعَیْنِ یا اَجْوَف کہتے ہیں: قَالَ - اور لام کلمہ کی جگہ ہو تو مُعْتَلُ اللَّامِ یا ناقص کہتے ہیں: رَفَعِ +

تنبیہ ۴۔ یاد رکھو کہ عربی کے کسی فعل اور اسم میں الف

اصلی نہیں ہوتا ہے بلکہ واو یا ی سے بدلا ہوا ہوتا ہے مثلاً

قَالَ اصل میں تَوَلَّ ہے کیونکہ اس کا مضارع يَقُولُ اور مصدر يَقُولُ ہے۔
 زَنَى اصل میں زَنَى ہے کیونکہ اس کا مضارع يَزْنِي اور مصدر يَزْنِي
 ہے۔ يَابَّ اصل میں يَابَّ ہے کیونکہ اس کی جمع أَبْوَابٌ ہے۔

پانچویں سطر کی مثالوں میں غور کرو ہر ایک فعل میں دو دو جگہ حرفِ
 علت نظر آئیگا ایسے فعل کو لَفِيف کہتے ہیں۔ پہلا اور دوسرا فعل لَفِيف
 مَفْرُوق ہے کیونکہ دونوں حرفِ علت کے درمیان ایک حرفِ صحیح نے جُدا کر
 ڈال دی ہے تیسرا فعل لَفِيف مَقْرُون ہے کیونکہ دونوں حرفِ علت باہم قرین ہیں

تنبیہ ۵۔ تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ کسی فعل میں حرفِ اصلی کی
 جگہ سے ہٹ کر همزہ یا حرفِ علت کا اضافہ ہو جائے تو وہ
 مہموز یا معتل نہیں کہلائیگا پس اگر کہہ دو زن اَفْعَلْ
 مہموز نہیں کہلائیگا کیونکہ اس میں همزہ ف، ع اور
 ل سے خارج ہے۔ کُتِبَ یا اور شَرِبُوا میں الف اور واو
 تشبیہ اور جمع کی علامتیں بڑھادی گئی ہیں تو ان کی وجہ سے
 وہ مُعْتَل نہیں بن جائینگے، اِحْمَرْ (بروزن اِفْعَلْ) میں
 همزہ اور ایک سرنام ہے تو اس اضافے کی وجہ سے وہ مہموز
 اور مضاعف نہیں کہلائیگا بلکہ ایسے سب الفاظ سالم ہی کہلائیگے۔

۴۔ مذکورہ تمام بیانات کا خلاصہ یہ ہوگا :-

فعل اپنے ترکیبی حروفِ اصلہ کے لحاظ سے دو قسم کا ہوتا ہے (۱) سالم (۲) غیر سالم - سالم یا صحیح وہ ہے جس کے حروفِ اصلہ میں نہ تو حرفِ علت ہو نہ همزہ نہ دو حرف ایک جنس کے ہوں -

غیر سالم کی چھ قسمیں ہیں :-

- (۱) مہموزہ جس کے حروفِ اصلہ میں کسی جگہ همزہ ہو: آمَرَ +
- (۲) مُضَاعَفہ جس کا ع اور ل ایک جنس کا ہو: عَدَّ +
- (۳) مثالہ جس کا ف کلمہ حرفِ علت ہو: وَعَدَّ +
- (۴) اَجَوَفہ جس کا ع کلمہ حرفِ علت ہو: قَالَ +
- (۵) ناقصہ جس کا ل کلمہ حرفِ علت ہو: رَغَى +
- (۶) لفیفہ جس کے حروفِ اصلہ میں دو حرفِ علت ہوں اگر پہلی اور تیسری جگہ حرفِ علت ہے تو لفیف مفروق ہے: وَتَى - اور دوسری اور تیسری جگہ حرفِ علت ہو تو لفیف مقرون: طَلَوَى +

یہ ہفت اقسام ذیل کے ایک شعر میں جمع ہیں اگرچہ با ترتیب ہیں صحیح است و مثال است و مضاعف + لفیف و ناقص و مہموز و اَجَوَف

تنبیہ ۶ - ہو سکتا ہے کہ بعض فعلوں میں دو دو قسم کے اوصاف پائے جائیں: وَدَّ (اس نے چاہا) مثل بھی ہے اور مضاعف بھی۔

آتی (وہ آیا) ہوز بھی ہے اور مثل بھی +

تبیدہ ، یاد رکھو کہ فعل کی مانند اسم، خصوصاً اسم مشتق ہی ثبات قسم کا ہوتا ہے

مشتق نمبر ۲۶

ذیل کے فعلوں اور اسموں کی قسمیں پہچانو :-

أَمَرَ	يَذْهَبُ	يَأْكُلُ	يَدْعُو	ذَهَبُوا	وَهَبَ
عَزَّ	تَقَبَّلَ	تَوَضَّأَ	تَقَوَّلَ	سُئِلْتُ	تَوَلَّى
يَقْصُصُ	مَلَأَ	قَالَ	قَاتَلَ	دَنَا	يَكُونُ
لَيَسْمَعَنَّ	آدَبُ	رَأْسُ	عَزِيزٌ	مَمْلُوءٌ	غَيُورٌ
الْقَاضِي	مَوْعُودٌ	مَدْعُوٌ	مَنْصُورٌ	وَلِيٌّ	يَسِيرٌ

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ

تغیرات کی قسمیں اور چند قاعدے

غیر سالم الفاظ میں اہل زبان کو جہاں کہیں تلفظ میں ثقل

۱۔ وہ بلاتا ہے + ۲۔ اس نے عطا کیا + ۳۔ عزت والا ہوا + ۴۔ اس نے بات گھڑی +
 ۵۔ وہ پوچھی گئی + ۶۔ دست رکھا + ۷۔ وہ تصدیق کرتا ہے + ۸۔ اس نے بھرا +
 ۹۔ وہ قریب ہوا + ۱۰۔ بھرا ہوا + ۱۱۔ غیر قند + ۱۲۔ وعدہ کیا ہوا + ۱۳۔ بلایا ہوا +
 ۱۴۔ والی وارث + ۱۵۔ دوست + ۱۶۔ آسان + ۱۷۔ تھوڑا سا + ۱۸۔ اس نے وضو کیا +

اور تکلف محسوس ہوا تو انہوں نے اس ثقل کو کم کرنے کے لئے لفظ میں کسی قدر تغیر کر دیا :

۲۔ تغیر تین قسم سے ہوتا ہے :

(۱) تخفیف = حمزہ کو کسی حرف علت بدل دینا یا حذف کر دینا : اَمْ مِنْ سے اَمِنْ، اُذْخَذَ سے خُذْ [۱۷] (اس قسم کا تغیر معصوم میں ہوا کرتا ہے)

(۲) ادغام = دو ہم جنس یا ہم مخارج حروف کو باہم ملا کر پڑھنا : اَمْدَ سے مَدَّ (ادغام کا تغیر زیادہ تر مضاعف میں ہوا کرتا ہے)

(۳) تعلیل = کسی حرف علت کو دوسرے حرف علت سے بدل دینا یا حذف کر دینا : قَوْلَ سے قَالَ، يُوْعِدُ سے يَعِدُ (یہ تغیر معتل کی تینوں قسموں یعنی مثال، اجوف اور ناقص میں ہوا کرتا ہے) :

۳۔ اب تخفیف، ادغام اور تعلیل کے چند کثیر الاستعمال قاعدے لکھ دئے جاتے ہیں تاکہ آئندہ کے اسباق سمجھنے میں آسانی ہو۔ ابھی سرسری طور پر انھیں ذہن نشین کر لو۔ آئندہ موقع موقع سے ان کا اعادہ ہوتا رہے گا۔

۱۔ تخفیف کے قاعدے

قاعدہ نمبر (۱) کسی لفظ میں دو ہمزے ایک جگہ جمع ہو جائیں جن میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو ہمزہ ساکن کو ایسے

حرف علت سے بدل دیا جاتا ہے جو ماقبل کی حرکت کے مناسب ہو یعنی
ماقبل میں فتح ہو تو همزہ ساکن کو الف سے بدلا جائے، ضمہ ہو تو واو
سے اور کسرہ ہو تو ی سے بدلنا چاہئے:-

أَءَمَّنَ سے اَمِنَ کیونکہ فتح کو الف سے مناسبت ہے
أُؤْمِنُ سے اُؤْمِنُ " ضمہ کو واو " " "
اِئْمَانٌ سے اِيْمَانٌ " کسرہ کو ی " " "

قاعدہ نمبر (۲) همزہ ساکن کے ماقبل همزہ کے سوا کوئی اور
حرف متحرک ہو تو همزہ ساکن کو ماقبل کی حرکت کی مناسبت سے
کسی حرف علت سے بدل دینا جائز ہے، لازم نہیں ہے، یا مَرُّو کو یا مَرُّو
يُؤْمِنُ کو يُؤْمِنُ اور مِثْلَانَهُ کو مِثْلَانَهُ بھی پڑھ سکتے ہیں +

تنبیہ ۱- یہ دونوں قاعدے مہموز سے تعلق ہیں، پہلا لازمی
ہے دوسرا اختیاری :

تنبیہ ۲- اس مقام پر یہ بھی سمجھ لو کہ ضمہ ُ کے بعد همزہ اُ کے
تو اس همزہ کے نیچے واو زائد، اور کسرہ کے بعد آئے تو ی
یا اس کا ذمہ لکھنے کا دستور ہے: يُؤْمِنُ اور مِثْلَانَهُ۔ یہ
واو اور ی بالکل پڑھے نہیں جاتے۔ فتح کے بعد همزہ ساکن

لے اس ایمان لایا ہے میرا ایمان لاتا ہوں مے ایمان لانا۔ مان لینا مے اذان دینے کی جگہ :

آئے تو اسے الف کے اوپر لکھتے ہیں یا الف ہی کو جزم دیتے ہیں
یَا مُرَّ یا مُرَّ

یہ بھی خیال رہے کہ ہمزہ مفتوحہ کے بعد الف لکھا ہو تو
اکثر الف کے اوپر لمبا زبر لکھ دیتے ہیں: اُ، اگرچہ کبھی ء اور
اُ بھی لکھا کرتے ہیں +

تنبیہ ۳۔ تخفیف کے نزدیک قواعدی درس ۲۸ میں
لکھے جائینگے +

۲۔ ادغام کے قاعدے

قاعدہ نمبر (۱)۔ ایک جنس کے دو حرف اکٹھے ہو جائیں جن میں
پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو لکھنے میں دونوں کو ملا کر ایک حرف
بنا دیا جاتا ہے: مَدَدُ (بروزن فَعْلُ) سے مَدَّ +

قاعدہ نمبر (۲)۔ دونوں ہم جنس حروف متحرک ہوں تو پہلے
کو ساکن کر کے دوسرے میں ملا دیتے ہیں: مَدَد سے مَدَد پھر مَدَّ +
تنبیہ ۲۔ مگر بعض الفاظ اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں:

سَبَب (سبب) میں ادغام نہیں ہوتا کیونکہ سَبَب (گالی) سے

مشابہت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح مَدَد (مدد۔ اعانت) میں ادغام

نہیں ہوتا کیونکہ مَدَّ (کھینچنا) سے مشابہت ہو جاتی ہے +

قاعدہ نمبر (۳)۔ اگر متجانسین (دو ہم جنس) متحرک ہوں اور
ان کا ماقبل ساکن تو پہلے حرف کی حرکت ماقبل کی طرف منتقل کر کے متجانسین
میں باہم ادغام کر دیتے ہیں: یَمْدُ دُ سے یَمْدُ دُ پھر یَمْدُ +
تنبیہ ۵۔ رباعی افعال اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں:
جَلْبَبٌ یَجْلِبُ +

تنبیہ ۶۔ مذکورہ قاعدے مضاعف میں جاری ہوتے ہیں +
تنبیہ ۷۔ ادغام کے خذاء قاعدے درس ۲۹ میں کھے جائینگے +

۳۔ تحلیل کے قاعدے

قاعدہ نمبر (۱)۔ فتح کے بعد واو ادوی متحرک ہوں تو انھیں
الف سے بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی آو، او، او اور آی، آی اور آئی
سے ا ہو جاتا ہے:

قَو۔ ل سے قَا۔ ل ، خَو۔ ف سے خَا۔ ف۔ خَا ف۔ خَا ف۔ خَا
بِی۔ ع سے بَا۔ ع ، نِی۔ ل سے نَا۔ ل۔ نَا ل۔ نَا ل۔ نَا ل
دَو۔ عَو سے دَا۔ عَا ، رَو۔ مِی سے رَا۔ مِی۔ رَا مِی۔ رَا مِی۔ رَا مِی
طَو۔ ل سے طَا۔ ل ، یَحُو۔ شِی سے یَحُو۔ شِی۔ یَحُو شِی۔ یَحُو شِی۔ یَحُو شِی

لے خَا ف ڈرنا، لے باع بیچنا، لے قال پانا، لے دعا بلانا +
لے رَمِی پسینا، لے وہ ڈرتا ہے یا دریگا، اس کا ماضی خشی ہے +

تنبیہ ۸۔ یہ قاعدہ زیادہ ترا جوف اور ناقص کے ماضی معرب میں استعمال کیا جاتا ہے۔ گرائی صرف مضارع ناقص میں آتا ہے +
قاعدہ نمبر (۲)۔ اُو اور اُی سے اِی ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اِی سے بھی اِی بن جاتا ہے:

قَو۔ ل سے قِی۔ ل، بَی۔ ع سے بِی۔ ع
یَز۔ ی سے یَز۔ ی، (مضارع از رَمٰی) +

تنبیہ ۹۔ یہ قاعدہ اجوف کے ماضی مجہول میں استعمال ہوتا ہے گری کا شکل صرف مضارع ناقص سے مخصوص ہے +

قاعدہ نمبر (۳)۔ کسرہ کے بعد واو مفتوح کو ی سے بدل دیتے ہیں یعنی اُو سے اِی بنا لیتے ہیں: رَضُو سے رَضِی، دُعُو سے دُعِی (دَعَا کا مجہول) +

قاعدہ نمبر (۴)۔ کسرہ کے بعد واو ساکن کو ی سے بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی اُو سے اِی ہو جاتا ہے: اَو۔ جَل سے اِی۔ جَل
= اِیَجَل (امراز و جَل = ڈرنا)، مَو۔ زَان سے مِی۔ زَان = مِیَزَان (ترازو) +

قاعدہ نمبر (۵)۔ ضمہ کے بعد ی ساکن کو واو سے بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی اُی سے اُو ہو جاتا ہے: مِی۔ سِر سے مَو۔ سِر،

یُ۔ قِط سے یُو۔ قِط (مضارع از اِیَقَط۔ بیدار کرنا۔ جگانا) +

تنبیہ ۱۰۔ قاعدہ (۴) اور (۵) مثال واوی اور یائی
میں مشتمل ہیں +

قاعدہ نمبر (۶)۔ اَوُّو اور اِیُّو سے اُو ہو جاتا ہے:

د۔ عَوَّو سے د۔ عَوَّو، ر۔ مِیَّو سے ر۔ مِیَّو، ی۔ صِیَّو سے ی۔ صِیَّو، ن۔

قاعدہ نمبر (۷)۔ اَوُّو اور اِیُّو سے اُو ہو جاتا ہے:

س۔ رَوَّو سے س۔ رَوَّو، ر۔ ضِیَّو سے ر۔ ضِیَّو، ی۔ عَوَّو سے ی۔ عَوَّو، ن۔

قاعدہ نمبر (۸)۔ سکون کے بعد واو مضموم ہو تو اس کا ضمہ
ما قبل کی طرف منتقل کر دیتے ہیں: یَقْوُل سے یَقْوُل (مضارع
از قَالَ) +

قاعدہ نمبر (۹)۔ سکون کے بعد ی مکسور ہو تو اس کا
کسہ ما قبل کی طرف منتقل کر دیتے ہیں: یَبِیْع سے یَبِیْع
(مضارع از بَاع) +

قاعدہ نمبر (۱۰)۔ سکون کے بعد واو یا ی مفتوح ہو تو ان
کا فتحہ ما قبل کی طرف منتقل کر کے واو اور ی کو الف سے بدل دیتے

ہیں: يَخَوْفُ سے يَخَافُ (مضارع از خَافَ)، يَنْتَلِ لُ
سے يَنْتَلِ (مضارع از نَالَ)؛

مُسْتَشْنِيَّات: (۱) اجوف واوی سے باب فَعِل کے
بعض افعال قاعدہ تعلیل نمبر (۱) اور نمبر (۱۰) سے مُسْتَشْنِي
ہیں: عَوَّرَ، يَعْوَرُ (یک چشم ہونا)؛

(۲) اجوف واوی کے لام کلمہ کی جگہ ی ہو تو وہ بھی
مذکورہ قاعدوں سے مستثنیٰ ہے: سَوَّى، يَسْوِي (برابر ہونا)؛

(۳) باب اِفْعَل میں واو ادوی، ہمیشہ برقرار رہتے ہیں
اِسْوَدَّ، يَسْوَدُّ، اَبْيَضَّ، يَبْيِضُّ؛

(۴) باب اِسْتَفْعَلَ کے بعض مادوں میں واو قائم
رہتا ہے: اِسْتَضَوْبُ، يَسْتَضَوْبُ (رائے طلب کرنا)؛

(۵) اِسْمُ الْاَلَاكَةِ اور اِسْمُ التَّفْضِيل بھی تغیر سے مُسْتَشْنِي
ہیں: مَقُولٌ، مَبْنِيٌّ، اَقُولُ (بڑا بولنے والا)؛

قاعدہ نمبر (۱۱) فاعِل کے وزن میں ع کی جگہ واوی یا
آجائے تو ان کو ہمزہ سے بدل دیا جاتا ہے: قَاوِلٌ سے قَائِلٌ
بَايِعٌ سے بَائِعٌ؛

قاعدہ نمبر (۱۲) باب اِفْعَلَ میں ف کی جگہ واو آجائے تو

اس کو ت سے بدل کر ت میں ادغام کر دیتے ہیں: اَوْ تَصَلَّ سے
اِتَّصَلَ پھر اِتَّصَلَ (لِنا) +

قاعدہ نمبر (۱۳)۔ مصدر یا اور کسی اسم کے آخر میں الف
کے بعد واو ہو یا ی تو انھیں ہمزہ سے بدل دیا جاتا ہے: اِرْضَاؤُ
سے اِرْضَاءُ (رضی کرنا)، اِلْقَائِی سے اِلْقَاءُ (دُنا)، سَمَاؤُ سے
سَمَاءُ (آسمان)، بِنَائِی سے بِنَاءُ (عمارت) +

تنبیہ ۱۱۔ تعلیل کے فریہ دو قاعدے درس ۳۰ میں
اور دو قاعدے درس ۳۱ میں لکھے جائیگے +

الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُونَ الْمَهْمُورُ

الصَّرْفُ الصَّغِيرُ لِمَهْمُورِ الْفَاءِ (۱) مِنَ الثَّلَاثِ الْمَجْرُودِ

تنبیہ ۱۔ جن لفظوں میں تغیر لازمی طور پر ہوا ہے ان کے سامنے (ل)
لکھا ہے اور جہاں جوازاً تغیر ہو سکتا ہے وہاں (ج) لکھا ہے +

الْمَاضِي	الْمُضَارِعُ	الْأَمْرُ	اسْمُ الْفَاعِلِ	اسْمُ الْمَفْعُولِ	الْمَصْدَرُ
أَمَلُ (ن)	يَأْمُلُ (ج)	أَوْمِلُ (ل)	أَمِلُ	مَأْمُولُ (ج)	أَمَلٌ لَہ

لہ امید کرنا +

الْمَاضِي	الْمُضَارِع	الْأَمْر	اسْمُ الْفَاعِلِ	اسْمُ الْفِعْلِ	الْمَصْدَرُ
آثَرَ (ض)	يَآثِرُ (ج)	اِثْرُ (ل)	اِثْرُ	مَأْثُورُ (ج)	اِثْرُهُ
أَلَفَ (س)	يَأْلِفُ (ج)	أَيْلَفَ (ل)	أَلَفَ	مَأْلُوفُ (ج)	أُفَّةٌ لَهُ
أَدَبَ (ك)	يَأْدِبُ (ج)	أَوْدَبَ (ل)	أَدِيبُ		أَدَبٌ لَهُ

(۲) مِنَ الشَّلَاتِي الْمَزِيدِ

۱- أَلَفَ (ل)	يُؤْلِفُ (ج)	أَلِفَ (ل)	مُؤْلِفُ (ج)	مُؤْلَفُ (ج)	إِيْلَافُ (ل)
۲- أَلَفَ	يُؤْلِفُ	أَلَفَ	مُؤْلِفُ	مُؤْلَفُ	تَأْلِيفُ (ج)
۳- أَلَفَ	يُؤْلِفُ	أَلِفَ	مُؤْلِفُ	مُؤْلَفُ	مُؤَالَفَةٌ
۴- تَأَلَّفَ	يَتَأَلَّفُ	تَأَلَّفَ	مُتَأَلِّفُ	مُتَأَلَّفُ	تَتَأَلَّفُ لَهُ
۵- تَأَلَّفَ	يَتَأَلَّفُ	تَأَلَّفَ	مُتَأَلِّفُ	مُتَأَلَّفُ	تَتَأَلَّفُ لَهُ
۶- اِئْتَلَفَ (ل)	يَأْتَلِفُ (ج)	اِئْتَلَفَ (ج)	مُؤْتَلِفُ (ج)	مُؤْتَلَفُ (ج)	اِئْتِلَافُ (ل)
۷- اِئْتَلَفَ (هـ)	يَسْتَأْلِفُ (ج)	اِسْتَأْلَفَ (ج)	مُسْتَأْلِفُ (ج)	مُسْتَأْلَفُ (ج)	اِسْتِئْلَافَةٌ (ج)

۱- اب مذکورہ گردانوں کے تمام الفاظ میں غور کرو۔ سب سے پہلے یہ دیکھنا ہے کہ ان گردانوں کو مہموز الفاء کی گردان کیوں کہا گیا ہے۔ نقل کرنا ہے غور کرنا، مازس ہونا ہے ادیب ہونا ہے غور کرنا ہے جمع کرنا، بجوئی کرنا ہے باہم الفت کرنا ہے اکٹھا ہونا ہے اکٹھا ہونا ہے متحد ہونا ہے الفت چاہنا +

ہے؛ فدا خود کرو گے تو تم خود ہی کہہ دو گے کہ اس گردان کے افعال و
اسماء میں ف کلمہ کی جگہ حمزہ آیا ہے اس لئے انھیں مہموز الفاء
کہنا چاہئے۔ اس کے ساتھ ہی تعداد میں اس طرف بھی منتقل ہو گا کہ اگر
ہمزہ ع کلمہ کی جگہ ہو جیسے سَأَلَ میں تو اسے مہموز العین اور
ل کلمہ کی جگہ ہو جیسے قَرَأَ میں تو اسے مہموز اللام کہنا چاہئے۔

۲۔ اچھا اب پھر شروع سے دیکھیں کون کون سے لفظ میں کیا کیا
تغیر ہوا ہے یا بالکل نہیں ہوا ہے؛ یہ تو معلوم ہو چکا کہ گردان کے تمام
الفاظ مہموز الفاء ہیں۔ اس لئے ہر لفظ میں ف کلمہ کی جگہ حمزہ
ہونا چاہئے۔ اب جہاں کہیں ف کلمہ کی جگہ حمزہ نظر نہ آئے بلکہ کوئی
حرف علت (الف یا ی یا واو) آگیا ہو تو سمجھ لو کہ وہاں ضرور تغیر
ہوا ہے۔

دیکھو ثلاثی مجرد کی گردان میں صرف امر حاضر کے سینوں میں
تغیر نظر آ رہی ہے؛ اَوْمَلْ، اِئْتِرْ، اِئْلَفْ اور اَوْدُبْ میں حمزہ
کی جگہ واو یا ی موجود ہے۔ تم کہہ سکتے ہو، چونکہ یہ الفاظ مہموز الفاء
ہیں اس لئے ف کلمہ کی جگہ حمزہ ہونا چاہئے اور یہ الفاظ اصل میں
اَوْمَلْ، اِئْتِرْ، اِئْلَفْ اور اَوْدُبْ ہونگے۔ پھر جب دیکھو گے
ان میں اتحاد و ہمزے آگئے ہیں جن میں پہلا متحرک اور دوسرا ساکن

تو فوراً کہہ دو گے کہ ہاں قاعدہ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ان میں ہمزہ کو واو اور ی سے بدلنا پڑا ہے ؟

تنبیہ ۱۔ مگر مذکورہ الفاظ کے ماقبل کوئی لفظ آجائے تو امر کا ہمزة الوصل تخط سے ساقط ہو جائیگا (دیکھو دریں تنبیہ) اور ہمزة اصلیه اپنی جگہ برقرار رہیگا، فَأْمَلْ، وَأَثِرْ، وَالْفُتْمُ أَدُبٌ -

۳۔ اب ثلاثی مزید کی گردانوں پر نظر ڈالیں۔ پہلی ہی سطر میں باب اَفْعَلْ کی گردان کے اندر تین لفظوں اَلْفَ (ماضی)، اِلِفَ (امر) اور اِیْلَافُ (مصدر) میں تغیر پایا جاتا ہے۔ آخر یہ بھی مہموز الفاء ہیں اس لئے اَلْفَ اصل میں اءْ کَفَ بروزن اَفْعَلْ، اِلِفَ اصل میں اءْ لِفَ بروزن اَفْعَلْ اور اِیْلَافُ اصل میں اِءْ لَافُ بروزن اِفْعَالُ ہونا چاہئے۔ ان کی اصلیت دیکھتے ہی تم کہو گے کہ بیشک ان میں بھی قاعدہ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ہمزہ کو الف سے اور ی سے بدلنا لازم ہے۔

۴۔ ہاں اور آگے بڑھو۔ دیکھو دوسرے، تیسرے، چوتھے اور پانچویں باب میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔ شاید تیسرے باب میں اَلْفَ کو دیکھ کر تم سوچ میں پڑ جاؤ کہ پہلے باب میں اَلْفَ گزرا ہے اور اس میں تغیر

ہوا ہے تو کیا اس میں تغیر نہیں ہوا ہے؛ مگر یہ شبہ صرف کتابت کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ اگر اس کو ءِ اَلَف لکھ دیا جائے تو سمجھ جاؤ گے کہ یہ اپنے وزن فاعِل پر ٹھیک اُترتا ہے۔ اس میں کوئی تغیر نہیں معلوم ہوتا۔ اس میں اَلَف زائد ہے اور بابِ اوّل کے اَلَف میں اَلَفِ ہمزہٴ اصلیہ سے بدلا ہوا ہے (دیکھو اوپر کا فقرہ)

اچھا اور آگے بڑھیں۔ چھٹا باب تو لکھا ہی نہیں۔ معلوم ہوا کہ بابِ اِنْفَعَلَ سے مہموز الفاء نہیں آتا۔

ساتواں باب دیکھ کر سمجھ جاؤ گے اِیْتَلَفَ (ماضی) اِیْتَلَفَ (امر) اور اِیْتَلَفَ (مصدر) میں ہمزہ کی جگہ ی نظر آتی ہے۔ کیونکہ اصل میں اِوُتَلَفَ، اِوُتَلَفَ اور اِوُتَلَفَ ہونا چاہئے۔ ان میں بھی دو ہمزے اکٹھا ہو جانے کی وجہ سے قاعدہ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ہمزہٴ اصلیہ کو ی سے بدل دیا گیا ہے۔

تنبیہ ۲۔ یاد رکھو کہ ثلاثی مزید کے پانچ ابواب (۱، ۲، ۳، ۴، ۵)۔

۱ اور ۲ کے ماضی، امر اور مصدر کے شروع میں جو ہمزہ آتا ہے وہ بھی ہمزہٴ الوصل ہوتا ہے: اِجْتَنَبَ ثُمَّ اجْتَنَبَ۔ اس بیان سے تم سمجھ سکتے ہو کہ اِشْتَلَفَ میں تغیر اسی وقت ہوگا جب اس کے ماقبل کوئی لفظ نہ آئے۔ مگر جب کوئی لفظ ماقبل میں آجائے

تو همزة الوصل ساقط ہو جانے سے ایک ہی ہمزہ باقی رہیگا
جو ماقبل سے ملا کر پڑھا جائیگا: وَأَمْتَلَفَّ اس کو وَأَتَلَفَّ بھی
کہہ سکتے ہیں۔

۵۔ گردان میں تھیں بہتیرے الفاظ ایسے دکھائی دیئے جن میں
قاعدہ تخفیف نمبر (۲) کے مطابق اختیاری طور پر تغیر ہو سکتا ہے
اگرچہ گردان میں تغیر کے ساتھ نہیں کہے گئے۔ تم چاہو تو تغیر کے ساتھ
تلفظ کر سکتے ہو: يَأْمُلُ کو يَأْمُلُ، يُؤْلِفُ کو يُؤْلِفُ اور اسْتَيْلَفُ
کو اسْتَيْلَفُ پڑھ سکتے ہو۔

گردان میں ایسے لفظوں کے سامنے ج لکھا گیا ہے جس سے
تغیر جائز کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، جس طرح ل لکھ کر تغیر لازم
کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

مگر یہ اشارے صرف اسی جگہ کئے گئے ہیں آئندہ ان کی ضرورت نہیں

۶۔ مہموز الفاظ میں تغیر کے یہی دو قاعدے (قاعدہ تخفیف

نمبر (۱) اور نمبر (۲) عام ہیں۔ ان کے علاوہ دو قاعدے مخصوص الفاظ
کے متعلق ہیں۔ نیچے کے حصے غور سے پڑھو گے تو یہ دو قاعدے بھی
سمجھ لو گے۔

أَمْلَ رَشِيدٌ نَجَاحَهُ	يَأْمُلُ حَامِدٌ نَجَاحَهُ	أَوْمَلُ يَزِيدٌ نَجَاحَكَ
--------------------------	----------------------------	----------------------------

(ب) أَخَذَ رَشِيدٌ كِتَابَهُ	يَأْخُذُ رَشِيدٌ كِتَابَهُ	حُذِّ يَا زَيْدُ كِتَابَكَ
(ج) أَكَلَ رَشِيدٌ تَمْرَةً	يَأْكُلُ حَامِدٌ زَمَانَةً	كُلْ يَا زَيْدُ سَفَرَجَلَةً
(د) أَمَرَ رَشِيدٌ بِالْحَقِّ	يَأْمُرُ حَامِدٌ بِالْحَقِّ	مُرْ يَا زَيْدُ بِالْحَقِّ
(هـ) اِئْتَلَفَ الْمُسْلِمُونَ	يَأْتَلِفُ الْمُسْلِمُونَ	اِئْتَلَفْ يَا زَيْدُ مَعَ الْمُسْلِمِينَ
(و) اِئْتَلَفَ خَلِيلٌ مُحَمَّدًا	يَتَخَذُ زَيْدٌ حَامِدًا	اِتَّخَذْ يَا حَامِدُ كِتَابَكَ اِنْئِثًا
صَدِيقًا	صَدِيقًا	

اوپر کی چار سطروں میں غور کرنے سے معلوم ہو گا کہ ان چاروں میں ماضی اور مضارع ٹھیک اپنی اصلی حالت پر ہیں۔ صرف فعل امر میں فرق معلوم ہوتا ہے۔

پہلی سطر میں اَوْمَلْ جو اصل میں اُءْمَلْ ہے اس میں حسب دستور قاعدہ ع کے مطابق همزة واو سے بدلا گیا ہے۔ مگر دوسری سطر میں أَخَذَ کا امر اَوْخُذْ نہیں لکھا ہے بلکہ حُذْ لکھا ہے یوں حُذْ بھی اصل میں اُءْخُذْ ہے مگر چونکہ بول چال میں اس لفظ کا

لہ بنالینا۔ اختیار کرنا ملے جس سے اُنس ہو جائے۔ دوست۔ ساتھی :

استعمال کثرت سے ہوتا ہے اس لئے اس میں مزید تخفیف کی ضرورت محسوس ہوئی اس وجہ سے اس کے ہمزة اصلیہ کو واو سے بدلنے کے عوض سرے سے حذف ہی کر دیا گیا ہے۔ جب اصلی ہمزه جو ساکن تھا حذف ہو گیا اور اس کا مابعد متحرک ہے تو ہمزة الوصل کی ضرورت ہی نہ رہی، وہ بھی حذف ہو گیا (دیکھو درس ۲۱ تنبیہ ۱)۔ یہی حال کُل اور مُر کا ہے +

خُذْ کی گردان اس طرح ہوگی: خُذْ، خُذَا، خُذُوا، خُذِي، خُذَا، خُذْنَ +

اسی قیاس پر کُل اور مُر کی گردان کر لو +

تنبیہ ۲۔ یاد رکھو کہ حالت وصل میں صرف مُر کا ہمزه

عام قاعدے کے مطابق لوٹایا جاتا ہے: وَأَمْرٌ، فَأَمْرٌ

مگر کُل اور خُذْ کا ہمزه کبھی نہیں لوٹایا جاتا +

اب پانچویں اور چھٹی سطر میں غور کرو۔ پچھلی گردانوں میں تم دیکھا ہے کہ اِيتَلَفَ باب اِفْتَعَلَ سے ہے جو کہ اصل میں اِءْتَلَفَ ہے۔ قاعدہ ۱ کے مطابق ہمزه کو ی سے بدلا گیا ہے۔ مگر تم سوچتے ہو گے کہ اِتَّخَذَ کس باب سے ہے؟ اس کے وزن سے شاید تم پہچان لو گے کہ یہ بھی تو باب اِفْتَعَلَ سے معلوم ہوتا ہے۔ بیشک

اِیْتَلَفَ کی مانند اِتَّخَذَ بھی باب اِفْتَعَلَ سے ہے اور وہ موزن الفاء ہے۔ وہ اِلِف سے بنا ہے اور یہ اَخَذَ سے۔ اتنا سنتے ہی تم کہہ دو گے کہ اس کی اصلیت اِتَّخَذَ ہونا چاہئے۔ ان ٹھیک ہے۔ مگر اس میں عام قاعدے کا استعمال نہیں کیا گیا بلکہ ہمزہ کو ت سے بدل کر اِفْتَعَلَ کی ت میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ اسی لئے اِیْتَّخَذَ نہیں بلکہ اِتَّخَذَ بن گیا۔ اس کی گردان اس طرح ہوگی۔ اِخَذَ، یَتَّخِذُ، اِتَّخَذَ، مُتَّخِذٌ، مُتَّخِذٌ، اِتَّخَذَ ۛ

مذکورہ بیان سے دونے قاعدے بن گئے :-

قاعدہ تخفیف نمبر (۳)۔ اَکَلْ اور اَمَرَ کا امر حاضر خُذْ، کُلْ اور مَرُّ ہوگا۔

قاعدۂ تخفیف نمبر (۴)۔ اَخَذَ جب بابِ اِفْتَعَلَ سے
گردانا جائے تو ہمزہ کو ت سے بدل کر اِفْتَعَلَ کی ت میں ادغام
کر کے اِتَّخَذَ، يَتَّخِذُ بنا لیا جاتا ہے +

تنبیہ ۲۔ یہ قاعدہ صرف اخذ کے بارے کے لئے مخصوص

ہے اور مادوں میں وہی ایتلاف کا عام قاعدہ استعمال ہوتا ہے

تنبیہ۔ مہموز العین اور مہموز اللام میں کوئی

تغیر نہیں ہوتا۔ صرف سَآل کے مضامع میں کبھی کبھی اور اس کے

امریں جبکہ وہ جملے کے شروع میں واقع ہر اکثر اوقات ہمزہ گرا دیا جاتا ہے:

يَسْتَسْلُ عَنْ يَسْلٍ اَوْ اِسْتَسْلُ عَنْ سَلٍّ +

تنبیہ ۶۔ پچھلی گردازوں سے تم یہ بھی سمجھ سکتے ہو کہ مہموز

الفاء ثلاثی مجرد کے صرف چار ابواب (نَصَرَ، ضَرَبَ،

سَمِعَ اور كَرَّمَ) سے آتا ہے اور ثلاثی مزید کے ابواب

اِنْفَعَلَ (۴)، اِفْعَلَ (۸)، اور اِفْعَالَ (۹) کے سوا باقی

سات ابواب سے آتا ہے +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۶

تنبیہ ۷۔ سلسلۃ الفاظ میں افعال کے سامنے ض، ن،

س، ف، ك اور ح ان چھ حرفوں میں سے کوئی لکھا ہو

تو اس سے ثلاثی مجرد کے ابواب کی طرف اشارہ سمجھو۔

اور جو ہند سے لکھے گئے ہیں ان سے ابواب ثلاثی مزید کی

طرف اشارہ سمجھو۔ دیکھو ذیل میں پہلا لفظ اَثَرَ (ض) نقل کرنا

(۱) اِثَارَ کرنا۔ ترجیح دینا (۲) اِثَرَ کرنا (۴) اِثَرَ قبول کرنا لکھا

ہے۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ اَثَرَ باب ضَرَبَ سے ہو تو اس

کے معنی ہیں "نقل کرنا" اور جب اسی کو ثلاثی مزید کے پہلے

باب پر لیا کر اَثَرًا (در اہل آءِ ثَر) بنادیں تو معنی ہوں گے

”ایثار کرنا۔ ترجیح دینا“ اور جب دوسرے باب پر لیا کر اثر
بنادیں تو اسی کے معنی ہونگے ”اثر کرنا“ اور جب اس اثر کو
ثلاثی مزید کے چوتھے باب پر لیا کر تَأَثَّرَ بنا لیں تو اس کے
معنی ہونگے ”اثر قبول کرنا“

اَثَرٌ (ض) نقل کرنا (۱) ایثار کرنا۔ ترجیح	اَسْرَفَ (۱) بیجا خرچ کرنا۔ بڑھنا
دینا (۲) اثر کرنا (۴) اثر قبول کرنا	اَلْتَمَسَ (۵) تلاش کرنا۔ التماس کرنا
اَجَرَ (ض) بدلہ دینا (۱۰) کرایہ سے لینا۔ نوکر رکھنا	اَمَلَ (ن) اُمید رکھنا (۴) غور کرنا
اَخَذَ (ن) پکڑنا۔ لینا (مع کے فتح) لے جانا (۳) گرفت کرنا	اِمْتَثَلَ (۷) کسی کے کہنے کے مطابق کام کرنا۔ فرمانبرداری کرنا
اِذِنَ (س) اجازت دینا (۱۰) اجازت مانگنا	اَنبَأَ (۱) ونبأ (۲) خبر دینا
اَنَى (يَاي) آنا	اَخِيسَى (س) دور ہونا۔ دھتکارا جانا
اِسْتَهْزَأَ (۱۰) مسخری کرنا	اَشَاءَ (يَشَاءُ) چاہنا۔ شئت تو نے چاہا
اَعْرَضَ (۱) منہ پھیر لینا۔ الگ ہو جانا	عَفَا (يَعْفُو) معاف کرنا
اَجْبَرُ مزدور	هَنَأَ (ف) خوشگوار ہونا (۲) مبارکباد کہنا
حُلْمٌ بلوغت	اَنْشَأَ (۱) پیدا کرنا
خَصَاصَةٌ حاجتمندی مفلسی	رَئُهُ (ج رِئَاتٌ) پھیپھڑا
	رَغَدًا با فراغت

سِبْجَارَةٌ (جِ سِبْجَارَاتٍ) سگریٹ	الْعَفْوُ يَعْفُوا صاف فرامیں
سَلَّةٌ (جِ اسْلَالٍ) ٹوکری	مُؤْتَمَرٌ کانفرنس
صَبِيٌّ (جِ صِبْيَانٍ) بچہ	هَزَاءٌ وہ شخص جس سے مذاق کریں
عَاطِفَةٌ (جِ عَوَاطِفٍ) غایت جذبہ	هَزُواً ٹھٹھا مذاق
عُرْفٌ پسندیدہ بات۔ مشہور بات	هِنَاءٌ امر یا ثناء سے تھیں خوشگوار ہو
عَفْوٌ معافی جو چیز حاجت سے زیادہ ہو	وَ پس۔ کیونکہ

مشق نمبر ۲۸

تنبیہ۔ مقصود بالثال الفاظ پر خط لگا دیا ہے۔ ان پر خاص توجہ دی جائے۔
 تنبیہ۔ جو حضرات فنِ تعلیم سے تعلق نہیں رکھتے ہیں انہیں ذیل کے
 مکالمے اور آئندہ مکالمات میں کچھ تکلفات محسوس ہونگے۔ اس کی وجہ
 سمجھنے کے لئے دیا ہے کہ مطالعہ ضرور کریں۔ اس مشق میں مضموز
 کی مثالیں اصل مقصود ہیں +

(۱) حَسِينٌ هَلْ تَأْلَفُ السِّجَارَةَ؟	كُنْتُ الْفُهْلَا لَكِنْ تَرَكْتُهَا مِنْذُ شَهْرٍ
(۲) أَحَسَنْتَ أَيْلَفَ الشَّيْءِ	نَعَمْ قَالَ لِي الدُّكْتُورُ "السِّجَارَةُ
وَأَيْلَفَ الْقَهْوَةِ لَكِنْ لَا تَأْلَفُ	مُضِرَّةٌ تَتَأَثَّرُ بِهَا الرِّئَةُ وَالْعَيْنُ"
السِّجَارَةَ	
(۳) وَاللَّهِ إِنَّكَ رَجُلٌ عَاقِلٌ، يَا أَخِي، الْأَحْسَنُ عِنْدِي أَنْ	

فَانَاكَ تَوَثَّرَ قَوْلُ الدُّكْتُورِ
عَلَى مَا لَوْ فَا تِكَ
لَا نَأَلَفَ الشَّيْءَ وَالْقَهْوَةَ اَيْضًا
بِلَا ضَرُورَةٍ

+

(۴) مَتَى يَأْتِي أَبُوكَ مِنْ دِهْلِي؟
يَوْمَلْ قُدُومُهُ عَدَا اِنْ شَاءَ
اللَّهُ تَعَالَى

+

(۵) هَلْ سَمِعْتُمْ خُطْبَةَ مُؤَلَّنَا نَعَمْ سَمِعْنَاهَا، اِنَّهَا كَانَتْ
أَبَى الْكَلَامِ فِي الْمُؤْتَمَرِ الْإِسْلَامِيِّ مُؤَثِّرَةً جَدًّا، قَدْ تَأَثَّرَ مِنْهَا
فِي دِهْلِي؟ جَمِيعُ الْمُحْضَرِّينَ

+

(۶) هَلْ اسْتَأْجَرْتَ هَذَا الدَّارِ لَا، اَنَا مَتَأَمِّلٌ فِي اسْتِجَارَاتِهَا
(۷) اسْتَأْجَرْتُ هَذَا الْاَجِيرَ الْاَمِينِ نَعَمْ اسْتَأْجَرْتُ بِسُرُورٍ فَخَنُ
فَاَنْ خَيْرٌ مِنْ اسْتَأْجَرْتَ فِي حَاجَةٍ اِلَى اَجِيرٍ قَوِيٍّ
الْقَوِيُّ الْاَمِينُ
اَمِينٌ

+

(۸) يَا عَلِيُّ! مَرَوْ لَدَكَ اَنْ
يَا خُذِ الْكِتَابَ وَيَقْرَأْ بَيْنَ
يَدَيَّ
خُذْ يَا بَنِي كِتَابَكَ وَاقْرَأْ
اِمَامَ الْاُسْتَاذِ

+

(۹) يَا اَخْتِي! مُرِّي بَنَاتِكَ نَعَمْ يَا اَخِي! سَامِرُهُنَّ بِالصَّلَاةِ

بِالصَّلَاةِ فَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُّوا
أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ إِذَا بَلَغُوا
سَبْعًا

(۱۰) هَلِ اخْتَذَيْتُمْ هَذَا الْبَيْتَ
نَعَمْ سَنَخِذْهُ مَسْجِدًا وَمَدْرَسَةً

(۱۱) سَلِّ هَذَا الشَّيْخَ هَلِ تَأْذَنُ
سَلِّوْنِي يَا أَوْلَادُ مَا شِئْتُمْ وَلَا

لَنَا أَنْ نَسْأَلَكَ بَعْضَ السَّائِلِ
نَسْتَغْفِرُ اللَّهَ يَا شَيْخُ لَا
تَغْضَبْ جُنَّاكَ لِأَنَّ اللَّهَ

أَثَرَكُ عَلَيْنَا فِي الْعِلْمِ
جَمِيعُ أُمُورِكُمْ

(۱۲) يَا أَبَانَا هَلِ عِنْدَكَ شَيْءٌ
خُذْ يَا أَوْلَادُ تِلْكَ السَّلَّةَ

لَنَا كُلُّ فَتْحٍ جُنَّامٍ مَسَافَةٍ
وَكُلُّوْا مِنَ الْفَوَاكِهِ مَا شِئْتُمْ
وَأَشْكُرُوا اللَّهَ عَلَى مَا رَزَقَكُمْ

بَعِيدَةٍ
(۱۳) نَحْمَدُ اللَّهَ وَنَشْكُرُكَ عَلَى
إِخْسَتُوا يَا أَشْرَارُ! مَا أَنْتُمْ
عَوَاطِفِكَ لَكِنْ يَا شَيْخُ
بِجَانِعَيْنِ هَلِ اخْتَذَيْتُمُونِي هَرَّةً

لَيْسَ فِيهَا خَبْرٌ وَلَا تَحْمُ بِنَبِّكُمْ؟
 (۱۵) الْعَفْوُ، لَا تَوَاحِدُ نَا بَا عَمَّا
 هَا بَعْنُ نَا كُلُّ التَّيْنِ وَالرُّطَبِ مَرِيئًا
 (۱۶) هَذَاكَ اللَّهُ وَبَارَكَ اللَّهُ
 فِيكَ، فَهَلْ تَسْمَحُ لَنَا لِنَسْأَلُكَ عَنِ الْمَسَائِلِ إِنَّمَا جِئْتُمْ
 بِأَشْيَخٍ أَنْ نَأْخُذَ مَعَاهِذَ لِلْأَكْلِ وَالِاسْتِهْزَاءِ
 السَّلَةُ لَنَا كُلِّ فِي الطَّرِيقِ
 (۱۷) أَيُّهَا الشَّيْخُ الْمُعَظَّمُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ إِنْ رَجِعُوا مِنِّي
 نَطْلُبُ مِنْكَ الْعَفْوَ لِنَا شِئْنٌ إِنْ كَانَتْ لَكُمْ حَاجَةٌ فِي
 فَعَلْنَا فِي حَضْرَتِكَ خِلَافَ فَهِيَ الْمَسَائِلِ، وَالسَّلَامُ
 الْآدَبُ وَالْإِحْتِرَامُ وَ
 نَسْأَلُكَ الْيَوْمَ لِلذَّهَابِ
 فَإِنَّا نُرِيدُكَ الْيَوْمَ غَضَبًا

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) وَأَمْرًا هَلَكَ بِالصَّلَاةِ (۲) يَا بَعْثِي خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ
 (۳) خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ
 (۴) كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا (۵) فَمَا مِنْهَا رَعْدًا

حَيْثُ شِئْتُمَا (۶) وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى
 (۷) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عِدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ
 أَوْلِيَاءَ (۸) فَاسْأَلُوا أَهْلَ الدِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ
 (۹) ثُمَّ لَتَسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ (۱۰) وَيُؤْتُونَ
 عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (۱۱) إِنَّ خَيْرَ
 مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ (۱۲) أَنْتُمْ أَنْشَأْتُمْ
 شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ (۱۳) وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ
 مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ
 (۱۴) قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ هَذَا قَالَ نَبَأَنِي الْعَلِيمُ الْحَبِيرُ

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو

يَتَّخِذُ أَحْمَدُ زَيْدًا صَدِيقًا (احمد زید کو دوست بناتا ہے)

اس کی تحلیل صرفی اس طرح کرو :-

(يَتَّخِذُ) فعل، مضارع، معروف، متعدی بہ

مفعول۔ یعنی اس کے دو مفعول آیا کرتے ہیں، مذکور غائب، ثلاثی

مزید از باب افْتَعَلَ، از قسم مہموز الفاء، در اصل يَتَّخِذُ

قاعدہ تخفیف نمبر (۴) کے مطابق ہمزه کو ت سے بدل کر ت

میں د غم کر دیا گیا

(أَحْمَدُ) اسم، علم، واحد، مذکر، غیر منصرف
[دیکھو درس ۱۰-۷] اسی لئے اس پر تنوین نہیں آئی ہے، مشتق،
اسم تفضیل از حِمْد، ثلاثی مجرّد

(زَيْدًا) اسم، علم، واحد، مذکر، مُنْصَرَف، جامد
ثلاثی مجرّد

(صَدِيقًا) اسم، نکرہ، واحد، مذکر، مُنْصَرَف،
مشتق، اسم صفت از صَدُق، ثلاثی مجرّد +
تحلیل نحوی اس طرح کرو:-

(يَتَخَذُ) فعل مضارع متعدّي، معرب، مرفوع،
(أَحْمَدُ) فاعل ہے اس لئے مرفوع ہے،

(زَيْدًا) مفعول اول اس لئے منصوب ہے،
(صَدِيقًا) مفعول ثانی ہے اسی لئے یہ بھی منصوب ہے

فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ
خبریہ ہوا +

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) حامد! کیا تو سگریٹ کا عادی	میں اس کا عادی تھا لیکن جب سے
ہے؟	(مُنْذُ) مجھے ڈاکٹر نے منع کیا میں نے

(۲) تم نے بہت اچھا کیا! سگریٹ + اے چھوڑ دیا
پھیل پھڑے اور آنکھ کے لئے نہیں پیتا ہوں۔

مُضر ہے

(۳) کیا آپ نے یہ مکان کرایہ سے لے لیا؟
+ اُن! میں نے یہ مکان کرایہ سے لے لیا ہے۔

(۴) کیا تم نے اس شخص کو مزدوری نہیں! ہم نے اسے مزدوری سے لگایا ہے؟
نہیں لگایا

(۵) اے میری بہن! تو اپنی لڑکی کو فاطمہ! تو کتاب لے اور اپنے ماموں
حکم کر کہ وہ اپنی کتاب میرے کے سامنے پڑھ۔
سامنے پڑھے

(۶) اے لڑکو! اپنی کتابیں لو اور + اُن جناب! ابھی ہم اپنی کتابیں
پڑھ لیتے ہیں۔

(۷) اے شریف عورت! تو اپنے + اُن بھائی! میں انھیں ضرور نماز کے
لڑکوں اور لڑکیوں کو نماز کا لئے حکم کرونگی۔
حکم کر۔

(۸) اس لڑکے سے پوچھو تیرا نام کیا میرے بھائیو! میرا نام سلیم ہے اور ہے اور تو کہاں کا [باشدہ] ہے؟ میں لاہور کا [رہنے والا] ہوں۔
 (۹) اے لڑکی! وہ میوہ جات کی چچا [اے میرے چچا] میں آپ کا ٹوکرہ لے اور اس میں جو پسند شکریہ ادا کرتی ہوں۔
 ہو کھالے

(۱۰) کیا ان لوگوں نے اس گھر کو مسجد بنالیا؟
 جی ہاں! انھوں نے اس گھر کو مسجد بنالیا۔

(۱۱) تو تم اپنے مکان کو مدرسہ بنا لو
 اچھا! ہم اپنے مکان کو مدرسہ بنالینگے۔

لے مِنْ آيْنِ اَنْتَ ؟ + لے اَنَا مِنْ لَاهُورِ +

لے اچھا کی جگہ عربی میں طَيِّبٌ يٰحَسَنٌ کہہ سکتے ہیں +

سوالات نمبر ۱۳

- (۱) فِعْل اور اسم اپنے ترکیبی چرک کے لحاظ سے کتنی قسم کے ہوتے ہیں؟
- (۲) فعل غیر سالم کسے کہتے ہیں؟ اس کے اقسام بیان کرو۔
- (۳) وہ شعر پڑھو جس میں فعل کی ساتوں قسمیں مذکور ہیں۔
- (۴) مہموز کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟
- (۵) لفظی ثقل دور کرنے کے لئے مہموز میں جو تصرف کیا جاتا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟
- (۶) مضاعف اور معتل کے تصرفات کو کیا کہتے ہیں؟
- (۷) مہموز میں لازمی تغیر کب ہوتا ہے اور اختیار کی کب؟
- (۸) اخَذَ، اَمَرَ اور اَكَل کا امر حاضر کیا ہوگا؟
- (۹) ان تینوں فعلوں کا امر حالت وصل میں کیسا پڑھا جائیگا؟
- (۱۰) ذیل کے الفاظ کے صیغے اور ان کی اصلیت بتاؤ۔ ان میں کیا تغیر کس قاعدے سے ہوا ہے کہاں وجوہاً اور کہاں جوازاً؟
- اَيَمَانٌ، اِلْفٌ (از باب اَفْعَلْ)، اَوْمِنَ، اِتَّخَذَ، مَرٌّ، اَيْتَمَرَ، سَلٌّ، اِلْفٌ (از باب فَاعِلٌ)، رَأْسٌ، مَيِّذَنَةٌ
- (۱۱) مشتق نمبر ۲ میں جتنے افعال و اسما مہموز کی قسموں انھیں لگ چکے ہیں اور ہر ایک کا صیغہ پہچانو؟

الذَّيْسُ وَالشَّامِحُ وَالْحَشُونُ

الْفِعْلُ الْمُضَاعَفُ

ماضي	مضارع مرفوع	مضارع مجزوم	امرحاضد
مَدَّ	يَمُدُّ	لَمْ يَمُدَّ بِالْمِ يَمُدُّ	
مَدَّا	يَمُدَّانِ	لَمْ يَمُدَّا	
مَدُّوا	يَمُدُّونَ	لَمْ يَمُدُّوا	
مَدَّتْ	تَمُدُّ	لَمْ تَمُدِّي بِالْمِ تَمُدُّ	
مَدَّتَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	
مَدُّدَنَ	يَمُدُّدَنَ	لَمْ يَمُدُّدَنَ	
مَدَدَتْ	تَمُدُّ	لَمْ تَمُدِّي بِالْمِ تَمُدُّ	مُدِّي يَا مُدُّدُ
مَدَدْتُمَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	مُدَّا
مَدَدْتُمْ	تَمُدُّونَ	لَمْ تَمُدُّوا	مُدُّوا
مَدَدِتِ	تَمُدِّينَ	لَمْ تَمُدِّي	مُدِّي
مَدَدْتُمَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	مُدَّا
مَدَدْتُنَّ	تَمُدُّدَنَ	لَمْ تَمُدُّدَنَ	أُمُدُّدَنَ
مَدَدْتُ	أَمُدُّ	لَمْ أَمُدِّي بِالْمِ أَمُدُّ	
مَدَدْنَا	نَمُدُّ	لَمْ نَمُدِّي بِالْمِ نَمُدُّ	

۱۔ مضاعف کی ماضی و مضارع کی گردانوں کو دیکھ کر تم سمجھ سکتے ہو کہ جن صیغوں میں لام کلمہ متحرک ہوا کرتا ہے وہاں مضاعف میں قاعدہ ادغام نمبر (۲) و نمبر (۳) کے مطابق ادغام ہو جاتا ہے اور جن صیغوں میں لام کلمہ ساکن ہوا کرتا ہے وہ صیغے بالکل فعل سالم کی طرح بغیر کسی تغیر کے بولے جاتے ہیں۔ ان میں ادغام ممنوع ہے

۲۔ جن صیغوں میں حرف جازم کی وجہ سے مضارع کا لام کلمہ ساکن کر دیا جاتا ہے یا امر کے جس صیغے میں قاعدے کے مطابق جزم کر دیا جاتا ہے وہاں ادغام بھی جائز ہے اور فک ادغام (ادغام کھول دینا) بھی جائز ہے۔ لیکن ادغام کی حالت میں آخر کے حرف ساکن کو کوئی سی حرکت دینے کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ آخر میں حرکت نہ ہو تو تلفظ ہی نہ ہو سکیگا۔ یہ حرکت اکثر زیر کی دی جاتی ہے۔ کبھی زبر بھی دیتے ہیں اور ماقبل مضموم ہو تو پیش بھی دے سکتے ہیں : لَمْ يَمْدُ يَا لَمْ يَمْدُ - مَدُّ يَا اُمْدُ +

تنبیہ ۱۔ اُمْدُ میں ادغام کے بعد ھمزۃ الوصل کی

ضرورت نہیں رہتی کیونکہ پہلا حرف متحرک ہو جاتا ہے +

۳۔ سبق ۲۷ میں تم نے ادغام کے تین قاعدے دیکھ لئے ہیں اب

مذکورہ بیان سے ایک نیا قاعدہ تم سمجھ سکتے ہو جو حسب ذیل ہے :-

قاعدہ ادغام نمبر (۴) حرف جازم کی وجہ سے مضارع کے جو صیغے مجزوم ہو جاتے ہیں، نیز امر کے وہ صیغے جن کے آخر میں جزم پڑھا جاتا ہے ان میں ادغام اور فَلَکِ ادغام دونوں جائز ہیں +

۴۔ ادغام کے مذکورہ قاعدے مضاعف سے متعلق تھے جو دو ہم جنس حروف میں ہوا کرتا ہے۔ اب چند ایسے قاعدے بتلائے جاتے ہیں جن کا تعلق دوسرے افعال سے ہے۔ یہ ادغام ہم جنس حروف میں نہیں بلکہ ہم مخرج یا قَرِیبُ الْمَخْرَجِ حروف میں ہوتا ہے (مخرج کا بیان آگے آتا ہے) +

قاعدہ ادغام نمبر (۵) بابِ اِفْتَعَلَ (۷) کاف کلمہ جب د، ذ یا ز ہو تو اِفْتَعَلَ کی ت کو انہی حروف سے بدل کر باہم ادغام کرنا لازم ہے: اِدْخَلَ سے اِدْخَلَ پھر اِدْخَلَ، یَدْخُلُ سے یَدْخُلُ پھر یَدْخُلُ۔ اِذْکَرُ، یَذْکُرُ سے اِذْکَرُ، یَذْکُرُ اور اِزْطَانُ، یِزْطَانُ سے اِزْطَانُ، یِزْطَانُ بن جاتا ہے +

تنبیہ ۲۔ اِذْکَرُ کو اِذْکَرُ بھی بولتے ہیں: فَهَلْ مِنْ مُدَّکِرٍ +

قاعدہ ادغام نمبر (۶) بابِ تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کاف کلمہ

لے دِخْل ہونا + لے نصیحت لینا + لے زینت دار ہونا + لے تو کیا ہے کوئی نصیحت لینے والا +

ان دس حرفوں (ث، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ) میں سے کوئی ایک ہو تو ابواب مذکورہ کی ت کو ان حرفوں سے بدکر باہم ادغام کر دینا جائز ہے (فروزی نہیں)۔ اس وقت ماضی اور امر کے شروع میں همزة الوصل بڑھانے کی ضرورت پڑتی ہے: **يَذْكُرُ** سے **اِذْكَرْ** **يَتَأَقَّلُ** سے **اِذَاقْ** اور **تَتَأَقَّلُ** سے **اِذَاقْ** +

قاعدہ ادغام نمبر (۷)۔ لام تعریف (آل) کو حروف شمسیہ (دیکھو درس ۲-۵) میں ادغام کرنا واجب ہے: **الْتَاءُ، التَّاءُ، الدَّالُ** وغیرہ

تنبیہ ۳۔ مخرج سے مراد منہ کے اندر کی وہ جگہ ہے جہاں سے

حروف کی آواز نکلتی ہے۔ مخرج کے لحاظ سے حروف کئی گروہ ہیں:-

(۱) حروف حَلْقِيَّةٌ جن کا مخرج حلق ہے: ح، خ، ع، غ،

ء اور ہ :

(۲) حروف لَهَوِيَّةٌ جن کا مخرج لہاء یعنی حلق کا کڑا ہے: ق، دارک،

(۳) حروف شَعْرِيَّةٌ جن کا مخرج وسط زبان ہے: ج، ش، اور ی

(۴) حروف نَظْطِيَّةٌ جن کا مخرج نالہ ہے: ط، ت اور د +

(۵) حروف اَسْلِيَّةٌ جن کا مخرج زبان کا برابر ہے: ص، ز اور س +

(۶) حروف سَفَوِيَّةٌ جن کا مخرج لب ہے: ب، و، م اور ف +

لے یا مکھڑا نصیحت لیا۔ سے بوجھل ہونا + سے شجر دونوں لکڑیوں کے بیچ کی جگہ۔ سے نَطْعُ یا نَطْعُ
نالہ ہے۔ جگہ جہاں زبان کا برابر گتا ہے، سے اَسْلَةُ زبان، سے شَفَا لب،

اسی طرح کل سولہ یا سترہ مخارج ہیں جن کی تفصیل بڑی کتابوں میں ملے گی۔
 فعل مضاعف ثلاثی مجرد کے تین بابوں (نَصَرَ، ضَرَبَ اور
 صَمِعَ سے اکثر آتا ہے اور باب گُزِرَ سے کتر۔ اور ابواب ثلاثی مزید
 کے آٹھویں اور نویں باب کے سوا باقی تمام ابواب سے آتا ہے۔ ذیل
 میں صرف صغیر دیکھ کر اچھی طرح سمجھ جاؤ گے :-

مِنَ الثَّلَاثِي الْجَزَرِ

مَدَّ (ن)	يَمُدُّ	مُدًّا يَا مُدِّدُ	مَادًّا	مَمْدُودٌ	مَدَّدُ لَ
فَرَّ (ض)	يَفِرُّ	فِرًّا يَا فِرِّرُ	فَارًّا	مَفْرُودٌ	فَرَّافِرٌ لَ
مَسَّ (س)	يَمْسُ	مَسًّا يَا مَسْسُ	مَاسًّا	مَمْسُوسٌ	مَسَّسٌ لَ
لَبَّ (ك)	يَلْبُ	لَبًّا يَا لَبِّبُ	لَبِيبٌ		لَبَّابَةٌ لَ

مِنَ الثَّلَاثِي الْمَزِيدِ

۱۔ اَمَدٌ	يُمِدُّ	اِمْدًا يَا اَمْدِدُ	مُمِدًّا	مُمَدَّدٌ	اِمْدَادُهُ
۲۔ مَدَدٌ	يُمَدِّدُ	مَدَدٌ	مُمَدِّدٌ	مُمَدَّدٌ	تَمْدِيدُهُ
۳۔ مَادٌّ	يُمَادُّ	مَادًّا يَا مَادِدُ	مُمَادًّا	مُمَادَّدٌ	مُمَادَّةُهُ
۴۔ تَمَدُّدٌ	يَتَمَدَّدُ	تَمَدَّدٌ	مَتَمَدَّدٌ	مَتَمَدَّدٌ	تَتَمَدَّدُهُ
۵۔ تَمَادُّ	يَتَمَادُّ	تَمَادًّا يَا تَمَادِدُ	مَتَمَادًّا	مَتَمَادَّدٌ	تَمَادُّهُ

لَ کہینا ۔ لَ جگنا ۔ لَ چرنا ۔ لَ مٹنا ۔ لَ درنا ۔ لَ پلنا ۔ لَ کہینا ۔ لَ کہنا ۔
 لَ ہم کہینا ۔ لَ ہم کہنا ۔

۶۔ اِنْشَقَّ	يَنْشَقُّ	اِشْقَىٰ اِلَ اِلْشَقِّ	مُنْشَقٌّ	مُنْشَقٌّ	اِنْشَقَّ
۷۔ اِمْتَدَّ	يَمْتَدُّ	اِمْتَدَّ اِلَ اِمْتَدِّ	مُمْتَدٌّ	مُمْتَدٌّ	اِمْتَدَّ
۱۰۔ اِسْتَمَدَّ	يَسْتَمِدُّ	اِسْتَمَدَّ اِلَ اِسْتَمَدِّ	مُسْتَمِدٌّ	مُسْتَمِدٌّ	اِسْتَمَدَّ

تنبیہ ۴۔ باب اِنْفَعَلَ سے مَد نہیں گردانا جاتا اس کے
مادہ بدلنا پڑا۔ اور باب اِفْعَلَ اور اِفْعَالَ سے مضاعف
نہیں آتا۔

تنبیہ ۵۔ گردان دیکھ کر سمجھ سکتے ہو کہ باب (۲) اور (۴) میں
کونئی تغیر نہیں ہوا ہے۔ انہیں بالکل صحیح کی مانند گردانا جاتا ہے۔

تنبیہ ۶۔ باب ۳، ۵، ۶ اور ۷ میں اسم فاعل اور اسم
مفعول اِذْغَام کی وجہ سے یکساں ہو گئے ہیں۔ مگر تم سمجھ سکتے ہو
کہ اصل میں الگ الگ ہونے چاہئیں۔ اسم فاعل میں ما قبل آخر
مکسور اور اسم مفعول میں مفتوح ہونا چاہئے پس مُمَادٌ
اگر اسم فاعل ہے تو اصل میں مُمَادٌ اور اسم مفعول ہے تو
مُمَادٌ ہے۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲

اَرْضِي (رِضِي) راضی کر لینا۔ خوش کرنا اِسْتَحَفَّ (۱۰) ہلکا یا ذلیل سمجھنا	اِتَّبَعَ (۷) پیروی کرنا
اِعْتَرَفَ (۷) اقرار کرنا	

اِغْتَرَّ (۱) دھوکا کھانا۔ مغرور ہونا	ذَلَّ (ض) ذلیل ہونا (۱) ذلیل کرنا
اِغْتَمَّ (۲) غنیمت جانا	رَدَّ (ن) لوٹا دینا (۴) تر و دیا پس پیش کرنا
اِحْسَ (۱) پہچاننا محسوس کرنا	سَخَّرَ (۲) تابع کرنا۔ مستخر کرنا
اَعْلَنَ (۱) ظاہر کرنا	سَرَّ (ن) خوش کرنا (۱) چھپانا
اِنْفَقَ (۲) کھل جانا	مُسَّرَّ (مجرول آتہ) خوش ہونا۔ خوش کیا جانا
تَاَخَّرَ (۳) دیر کرنا۔ پیچھے ہٹنا	اِنَّا قَلَّ (۵) اصل میں
تَحَوَّلَ (۴) بٹنا	تَشَا قَلَّ (۶) بوجھل ہونا
تَنَبَّهَ (۴) بیدار ہونا	سَقَطَ (ن) گرنا (۱) و (۳) گرانا
جَدَّ (ض) کوشش کرنا	سَعَى (یَسْعَى) کوشش کرنا
جَهَرَ (ن) ظاہر کرنا۔ آواز بلند کرنا	شَقَّ (ن) پھاڑنا (عَلَيْهِ) شاق گذرنا
حَاجَّ (۳) باہم حجت کرنا۔ مباحثہ کرنا	(۴) پھٹ جانا
حَقَّ (ض) ثابت ہونا (۱) ثابت کرنا	صَدَّ (ن) روکنا
(۲) تحقیق کرنا (۱۰) حقدار ہونا	طَمِعَ (س) طمع کرنا
دَقَّ (ن) الجھڑی گھنٹی بجانا	ظَنَّ (ن) گمان کرنا۔ خیال کرنا
دَقَّ الْبَابَ دروازہ کھٹکھٹانا	عَدَّ (ن) گینا (۱) تیار کرنا (۱۰) تیار ہونا
دَقَّ الدَّوَامَ دوپہنا۔ بار کی گنا	عَزَّ (ض) عزت دار ہونا۔ غالب ہونا
دَلَّ (ن) عَلَيْهِ يَالَيْدٍ بتلانا	(۱) عزت دینا

غَضَّ دَن) آواز یا نگاہ کو پست کرنا

قَصَّ دَن - عَلَیْہِ) قصہ سنانا - بیان کرنا

قَلَّ (ض) کم ہونا (۱۰) کم جانا خود مختار ہونا

قَبَّحَ (س) قباحت کرنا

لَبَّسَ (س) پہننا

مَرَّنَ (ن) پہا پہا علیہ) گذرنا کسی پر

مَسَّ (س) چھونا

مَنَّ (ن) عَلَیْہِ) احسان کرنا - احسان جملانا

نَفَرَ (ض) بھاگنا - لڑائی کے لئے نکلنا

هَزَّنَ (ن) ہلانا

حِیْنٌ (ج) اَحْیَانٌ) وقت

حِیْنًا مَّا کسی وقت

خَیْلٌ (اسم جمع) گھوڑے

دَرَقِیٌّ باریک پیسی ہوئی چیز - آٹا

دُونٌ سوا

رُؤْیَا خواب

رِبَاطٌ باندھنا

شَرِیْرٌ (ج) اَشْرَارٌ) شرارت کرنے والا

صُوفٌ اُون

سَاعَةُ الْعُسْرِ مشکل کی گھڑی

قَائِمَةٌ چپائے کا یا میز کرسی کا پاؤں

اٰخِرُ دوسرا

اِلَّا لیکن - مگر

بَرٌّ احسان کرنے والا

بَرٌّ سردی - ٹھنڈک

بَطِیْئَةٌ سُست رفتار

ثَمِیْنٌ قیمتی

جَارِیَةٌ خادمہ - لونڈی

جَرَسٌ گھنٹی

جَزَعٌ تنہ درخت کا

جَنِيٌّ تازہ چننا ہوا پھل

مُحْتَمِلٌ تپ (ج) مُحْتَمَلٌ مُتَبَعٌ ہے)

کاشف کھولنے والا

لِقَاءُ ملاقات

کَولَا اگر نہ ہوتا

لَا بَأْسَ کوئی مضائقہ نہیں

يَجِيئُ آنا

مُسَمَّارٌ بیل لوہے کی

مُلاَقِي ملنے والا

مشق نمبر ۲۹

تنبیہ۔ چونکہ سبق مضاعف کا ہے اس لئے ہر جملے میں مضاعف الفاظ کے استعمال کا خاص طور پر خیال رکھنا پڑا ہے۔ اگرچہ حسن عبارت کے لحاظ سے بعض مواقع میں دوسری قسم کے الفاظ زیادہ موزوں ہو سکتے تھے

(۱) دَقَّ الْجَرَسُ يَا حَامِدُ فَقَدْ قَدَّ دَقَّ الْجَرَسُ قَبْلَ مَجِيئِكُمْ يَا

قَرِيبُ وَقْتُ الْمَدْرَسَةِ

أُسْتَاذِي

(۲) مَن دَقَّ الْجَرَسُ؟

دَقَّقْتُهُ أَنَا يَا سَيِّدِي

(۳) كَيْفَ دَقَّقْتَ قَبْلَ الْوَقْتِ؟ السَّاعَةُ مُتَأَخِّرَةٌ (يَا بَطِيئَةً)

يَا سَيِّدِي

(۴) قَائِمَةُ الْكُرْسِيِّ تَحَرَّكَ، هُوَ يَنْظُرُ أَنَّهَا تَنْشَقُّ بِالسَّارِ

قُلْ لِلتَّجَارِ أَنْ يَدُقَّ مُسَمَّارًا

فِيهَا

لَعَلَّ الْجَارِيَةَ تَدُقُّ الْبَابَ

(۵) مَن يَدُقُّ الْبَابَ؟

(٦) يَا جَارِيَّةُ رُقِيَ الدَّوَاءُ جَيْدًا أَنْظِرِي أَسِيدِي! الدَّوَاءُ مَذْقُوقٌ

جَيْدًا كَالَّذِي تَقِي

(٧) إِلَى أَيْنَ تَفِرُونَ يَا أَوْلَادُ؟ نَحْنُ نَفِرُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ

(٨) فَفِرُوا وَلَا تَتَأَخَّرُوا هَذَا هُوَ مَطْلُوبُنَا

(٩) يَا خَلِيلُ! عِدَّ أَوْرَاقَ هَذَا قَدْ عَدَدْتُهَا فِيهِ خَمْسُونَ وَرَقَةً

الْكِتَابِ، كَمْ هِيَ

(١٠) يَا خَلِيلُ! هَلْ يَسْرُكُ الذَّهَبُ وَاللَّهُ يَسْرُنِي أَنْ أَتَعَلَّمَ وَقْتُ

إِلَى الْمَدْرَسَةِ أَمْ إِلَى الدَّرْسِ وَالْعَبَّ وَقْتُ اللَّعِبِ

مَيْدَانِ اللَّعِبِ؟

(١١) هَلْ يَسْرُ أَخَاكَ الدَّرْسُ يَا سَيِّدِي يَسْرُ اللَّعِبُ أَكْثَرَ مِنْ

أَمِ اللَّعِبِ؟ مَا يَسْرُ الدَّرْسُ

(١٢) أَظُنُّ أَنَّكَ نَاجِحٌ فِي الْإِمْتِحَانِ الْحَمْدُ لِلَّهِ قَدْ نَجَحْتُ وَقَدْ كُنْتُ

الْمَاضِي أَعْدَدْتُ لِلنَّجَاحِ مِنْ قَبْلُ

(١٣) صَدَقَ مَنْ قَالَ "مَنْ جَدَّ وَجَدَّ" وَقَالَ تَعَالَى "لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ

إِلَّا مَا سَعَى"

(١٤) لَكِنِّي أَسْأَلُكَ هَلْ أَعْدَدْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ أَعْدَدْتُ لَهُ وَأَرْجُو مِنْ

لَا مِثْحَانَ الْكَبِيرِ مِثْحَانِ رَبِّي الْفَلَاحُ وَالْجَحَاحُ فِي ذَلِكَ
الْآخِرَةِ؟
(۱۵) وَاللّٰهُ لَقَدْ سَرَّنِي كَلَامُكَ وَأَنَا سُرِرْتُ بِلِقَائِكَ يَا سَيِّدِي
يَا حَلِيلُ

(۱۶) يَا سَلِيمُ! هَلْ أَدُلُّكَ عَلَى عَمَلٍ دُلَّنِي عَلَيْهِ مِنْ فَضْلِكَ. لِيَكُونَ
يُعِزُّكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ مَا جَوْرًا. قَالَ دَلَّ عَلَى الْخَيْرِ
كَفَاعِلِهِ

(۱۷) كُنْ مُطِيعًا لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ وَاللّٰهُ يَاعِظُنِي دَلَّتْنِي عَلَى عَمَلٍ
رَبِّ ابْوَالِدَيْكَ وَمُتَوَدِّدًا جَامِعِ الْخَيْرِ كُلِّهِ. فَجَزَاكَ اللّٰهُ
إِلَى خَلْقِ اللّٰهِ تَكُنْ عَزِيزًا خَيْرَ الْجَزَاءِ
عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ النَّاسِ

(۱۸) أَلَا يُحْسِنُ بِالْبَرْدِ يَالَيْلِي كَيْفَ ظَنَنْتُ يَا سَيِّدِي! إِنِّي
فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ أَيَّامِ الْبَرْدِ لَمْ أُحْسِنِ بِالْبَرْدِ؟
وَالشَّاءِ
(۱۹) إِنِّي أَرَاكَ مَلْبُوسَةً فِي لَيْشَقٍ عَلَيَّ يَا سَيِّدِي لِبَاسُ

الصُّوفِ

لباس الصَّيْفِ

(۲۰) لَا بَأْسَ بِهِ، الْبَسْنِي لِبَاسَ
الصُّوفِ فِي الشِّتَاءِ لِي لَا

أُخْشِفَ بِأَسَدِي! أَنَا مُسْرُورٌ
وَمَمُونُهُ بِطَيْبِ عَوَاطِفِكَ

يَمْسِكُ الْحُمَى وَالزُّكَامُ

(۲۱) هَلْ تَمَرِّينَ خِيَامًا عَلَى
حَدِيقَةٍ وَتَنْظُرِينَ أَشْجَارَهَا

نَعَمْ أَكُنْتُ مَرَدَّتٍ بِالْبُسْتَانِ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَأَيْتُ شَجَرَةَ خَسَاءٍ

وَتُسْمِينَ أَزْهَارَهَا

فَهَزَزْتُ أَغْصَانَهَا وَشِمْتُ
أَزْهَارَهَا

(۲۲) لَا تَهْزِي الْأَغْصَانَ وَلَا
تَطْمِئِي فِي الْأَشْجَارِ، فَإِنَّ

صَدَقْتَ يَا أَسْتَازِي، أَكَانَتْ تَقُولُ
أُمِّي "عَزَمَنْ قِنِعَ وَذُلَّ مَنْ كَمِعَ"

الطَّمْعُ يَذِلُّكَ

(۲۳) أَلَمْ تَعْلَمُوا يَا إِخْوَانِي أَنَّ
أَهْلَ الْهِنْدِ كَانُوا يَسْتَحْفِقُونَ

أَهْلَ مِصْرَ قَدْ اسْتَقَلُّوا مِنْدُ
زَمَانٍ، فَلِمَ لَا يَسْتَقِلُّ

أَهْلُ الْهِنْدِ؟

تَتَبَّهُوا قَلِيلًا، فَالْيَوْمَ يُؤْمَلُ
مِنْهُمْ مَا كَانَ لَا يُؤْمَلُ بِالْأَمْسِ

(۲۴) قَدْ اعْتَرَفَ الْآنَ كَثِيرٌ مِنْ
نَعَمْ لَوْ لَا رِجَالُ الْهِنْدِ وَأَسْبَابُهَا

مِنْهُمْ مَا كَانَ لَا يُؤْمَلُ بِالْأَمْسِ

وَعَمَّا اِنْجَلَّتْ رَاٰنَ الْهِنْدَ لَمَّا انْفَحَّ اَبْدَالِ اِنْجَلَّتْ اَبَابُ الْفَتْحِ
 قَدْ اسْتَحَقَّتِ الْاِسْتِقْلَالَ فِي اَفْرِيقَتِهِ وَاِبْطَالِيَةِ وَفِي
 اِمْدَادِهَا التَّمِيْنَةِ فِي حُصُولِ شَرْقِ الْهِنْدِ وَلَا فِي اُورْدَا

الْفَتْحِ

(۲۵) وَهَكَذَا اَكْلُ مُمْلِكَةٍ مِنْ مَمَالِكِ صَدَقَتْ! فَيَجِبُ عَلَى الْبَرِطَانِيَّةِ
 الْاِسْلَامِ مَدَّتْ يَدَهَا اِلَى اَنْ تُرْضِيَ الَّذِيْنَ اَمَدَوْهَا فِي
 اِمْدَادِ الْبَرِطَانِيَّةِ فِي حُصُولِ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ فَمَنْ لَمْ يُخَيَّرْ

بِالْاِحْسَانِ قُلُوبَ الْاَصْدِقَاءِ لَا

الْفَتْحِ

يَنْتَشِرُ بِالْفَتْحِ عَلَى الْاَعْدَاءِ

(۲۶) تَرْجُو مِنْ عُقَلَاءِ الْبَرِطَانِيَّةِ هَكَذَا اَطْرُقَ يَا سَيِّدِي، مَعَ ذَلِكَ

اَنْهُمْ لَا يَغْتَرُونَ بِهَذَا الْفَتْحِ لَا تَغْتَرَّ بِوَعْدِهِمْ، فَإِنَّ الْحُرِّيَّةَ

وَلَا يَتَرَدَّدُونَ فِي اَعْطَائِهِ لَا تَوْهَبُ، بَلْ تُوَخَّذُ بِالْقُوَّةِ

الْهِنْدِ حَقًّا وَالْاِسْتِعْدَادِ

مِنْ الْقُرْآنِ

(۱) نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ (۲) يَا بُنَيَّ اِذْ رَاكَ
 بِاِسْمِ يَسَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَى اِخْوَتِكَ (۳) وَلَقَدْ يَسَّرْنَا
 الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدْكِرٍ (۴) وَقَالُوا لَنْ تَمْسَنَا

النَّارُ إِلَّا آتَا مَا مَعْدُودَةٌ (۵) وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا
 كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
 قَدِيرٌ (۶) قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَفْعُؤُا مِنْ أَبْصَارِهِمْ (۷) قُلْ
 لِلْمُؤْمِنَاتِ يَفْعُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ (۸) قُلْ إِنْ كُنْتُمْ
 تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ (۹) أَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ
 اجْهَرُوا بِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (۱۰) وَحَلَّجَهُ قَوْمُهُ
 قَالِ الْحَاجُّونِي [الْحَاجُّونِي] فِي اللَّهِ (۱۱) قُلْ إِنْ الْمَوْتُ
 الَّذِي تُفَرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَى عَالِمِ
 الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (۱۲) وَهِيَ
 إِلَيْكَ بِجَنَاحِ النَّخْلَةِ تُسَاقُ عَلَيْكَ رُطَبًا جَنِيًّا (۱۳) تَعْرِ
 مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ (۱۴) يَمْنُونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا
 قُلْ لَا تَمْنُوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُمْ بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَيْكُمْ
 لِلْإِيمَانِ (۱۵) وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ
 الْحَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ
 لَا تَعْلَمُونَهُمْ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ (۱۶) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ مَالَكُمْ إِذَا
 قِيلَ لَكُمْ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّا قَدْ أَخَذْنَا مِنْهُ بِالْحَيْوَةِ
 الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ؟

۱۔ جہان تک تم سے ہو سکے ۲۔ یہ کیا تم کو لڑائی ہو گئی۔ ۳۔ آخرت کے مقابلے میں۔

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

- (۱) مدرسہ کی گھنٹی کب بجائی گئی؟ ابھی آدھ گھنٹہ پیشتر بجائی گئی
 (۲) کس نے [اُسے] بجایا؟ شاید حامد نے بجائی
 (۳) مینے کے پاتے میں ایک کیل ٹھوک جاب! میں خیال کرتا ہوں کہ وہ کیل سے پھٹ جائیگا
 (۴) دیکھو! دروازہ کون کھٹکھٹا رہا؟ شاید حامد دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے
 (۵) اے لڑکے! یہ اچھی طرح کوٹ لے جاں جاب! ابھی وہ کوٹ دیتا ہوں
 (۶) لکھو! تم کہاں بھاگی جا رہی چھوڑیے جاب! ہم مدرسہ کی طرف دوڑ رہے ہیں
 (۷) ابھی مدرسہ کی گھنٹی نہیں بجی؟ جاب! گھنٹی بج گئی
 (۸) تو بھاگو دیر مت کرو یہی تو ہمارا مطلب ہے

- (۹) کیا تجھے تیرے باپ کے خط نے مسرور نہیں کیا؟ واللہ! میں اپنے والد کے خط سے بہت ہی خوش ہوا
 (۱۰) آپ مجھے براہ مہربانی ایسی کتاب کا پتہ دینگے جس سے [یہ] پتہ دوں گا جو عربی سمجھنے میں تمہیں مدد

میرے لئے عربی سمجھنا آسان
ہو جائے

(۱۱) رشید! کیا تمہیں سردی محسوس
جواب مجھے سردی محسوس ہوتی ہے

نہیں ہوتی؟
(۱۲) حمید! تم نے اپنا قمیص کیسے
جواب میں نے نہیں پھاڑا بلکہ اس
پھاڑا؟
شریر لڑکے نے پھاڑ ڈالا

(۱۳) کیا تمہارے استاد تمہیں تاریخی
جی ہاں اودہ میں ہر روز ایک تاریخی
قہقہے سناتے ہیں؟
قہقہے سناتے ہیں



سوالات نمبر ۱۴

- | | |
|--|--|
| <p>قاعے سے ان میں تغیر ہوا ہے؛
 دَلَّ، دُلَّ، دُلِّ، دُلُّ،
 دُلُّوا، يَدُلُّونَ، لَمْ يَدُلُّوا،
 دَالَّ، اَدُلَّ، اَدُلُّ، مُمَادَّ،
 اِذْكَرَ، مَقْلَهَرٌ، اِذْخَلَ،
 (۸) ثلاثی مجرد کے اور ثلاثی
 مزید کے کون کون سے ابواب
 سے مضاعف نہیں آتا۔
 (۹) مَدَّ سے مضارع مؤکد
 کی گردان کرو۔</p> | <p>(۱) فعل مضاعف کی تعریف کرو
 (۲) ادغام کسے کہتے ہیں؟
 (۳) کون سی صورت میں ادغام اور
 فَلَّكَ ادغام دونوں جائز ہیں؟
 (۴) سَبَبٌ میں ادغام کا قاعدہ
 پایا جاتا ہے یا نہیں؟ اگر پایا
 جاتا ہے تو ادغام کیوں نہیں ہوا؟
 (۵) مضاعف سے امر کے صیغہ
 واحد مذکر میں کتنی صورتیں جائز
 ہیں؟</p> |
| <p>(۱۰) مشتق نمبر ۲۹ میں مضاعف
 کی قسم کے افعال چُن کر لکھو۔
 (۱۱) ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی
 و نحوی کرو:-
 تَقْصُّ عَلَيَّ اَنْتِ تَصْصًا عَجِيبَةً</p> | <p>(۶) ماضی و مضارع و امر کے
 کون کون سے صیغوں میں
 ادغام ممنوع ہے؟
 (۷) ذیل کے صیغے پہچاننا اور بتانا
 کہ وہ اصل میں کیا ہیں اور کس</p> |

(۱۲) ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو :-

یا اولاد! قد دق جرس المدرسة ففرّوا اليها ولا
تتأخروا عن الوقت . واجتهدوا في تحصيل الفلاح
واستعدّوا للنجاح . ولا تكسلوا ، اما سمعتم ؟
”عزّ من جدّ وذلّ من كسل“

الدَّرْسُ الثَّلَاثُونَ

الْمُعْتَلُّ

۱۔ معتل کی تعریف اور اُس کی تین قسمیں درس ۲۶ میں تم سمجھ چکے ہو۔ یہاں معتل کی پہلی قسم یعنی معتل الفاء یا مثال کی قسم کے افعال کے تغیرات بتلائے جاتے ہیں

۲۔ فاء کلمہ کی جگہ واو ہو تو مثال واوی اور ی ہو تو مثال یائی کہتے ہیں +

۳۔ ذیل کے جملوں میں مثال واوی کے تغیرات میں غور کرو :-

ماضي	مضارع	امر
(۱) وَكَانَ زَيْدٌ خَاتَمَهُ	هُوَ يَزِينُ خَاتَمَهُ	زِنْ خَاتَمَكَ
(۲) وَجَلَّ الطِّفْلُ مِنَ الْهَرَّةِ	هُوَ يَوْجِلُ مِنَ الْهَرَّةِ	اِجْلُ مِنَ الدِّئِبِ

ماضی	مضارع	امر
(۳) وَضَعَ زَيْدٌ كِتَابَهُ	هُوَ يَضَعُ كِتَابَهُ	ضَعْ كِتَابَكَ
(۴) اِتَّصَلَ الْحَدِيثُ بِالْبَيْتِ	يَتَّصِلُ الْبَيْتُ بِالنَّجْدِ	اِتَّصِلْ بِأَخْوَانِكَ

پہلے ہر ایک فعل پر نظر ڈال کر معلوم کرو کہ یہ افعال کس قسم کے ہیں۔ اوپر کی تین سطروں میں ہر ایک ماضی کو دیکھ کر فوراً سمجھ جاؤ گے کہ یہ مثال واوی کی قسم کے ہیں۔ جب ماضی مثال واوی ہے تو اس کا مضارع اور امر بھی اسی قسم میں شامل ہونا چاہئے اگرچہ بعض میں واو نظر نہیں آتا۔

چوتھی سطر میں اِتَّصَلَ تو تمہارا جانا بوجھال ہے۔ تم نے سبق ۲۷ قاعدہ تعلیل نمبر (۱۱) میں سمجھ لیا ہے کہ اَوْتُصَلَ (برزن اِتَّصَلَ) سے اِتَّصَلَ بن جاتا ہے اس لئے یہ بھی مثال واوی ہے۔

اچھا اب مذکورہ مثالوں پر ایک بار اور نظر ڈالیں اور دیکھیں کسی فعل میں کیا تغیر ہوا ہے۔ دیکھو اوپر کی تین سطروں میں ماضی میں کوئی تغیر نہیں معلوم ہوتا۔ ہاں پہلی سطر میں مضارع یَزِنُ اور امر یَزِنْ سے واو غائب ہے۔ ہونا چاہئے تھا یُوَزِنُ اور اُوَزِنُ۔ پھر دوسری سطر میں مضارع کا واو موجود ہے۔ آخر دونوں میں فرق کیا ہے؟ ذرا غور کرو تو سمجھ جاؤ گے کہ یُوَزِنُ میں عین

کلمہ مکسور ہے اور یُوَجَلُّ میں مفتوح ہے۔ اس سے تم نتیجہ نکال سکتے ہو کہ مثال واوی کے مضارع میں جب عین کلمہ مکسور ہو تو واو حذف کر دیا جاتا ہے اس لئے یُوَزِنُّ سے یَزِنُّ بن گیا۔ چونکہ امر مضارع سے بنایا جاتا ہے اس لئے یَزِنُّ کا امر یَزِّنْ ہی ہو سکتا ہے (دیکھو درس ۲۱ - تنبیہ ۱)۔

اب دوسری سطر کے امر یُجَلُّ میں واو کی جگہ ی دیکھ کر سمجھ جاؤ گے کہ قاعدہ تعلیل نمبر (۲) کے مطابق واو کو ی سے بدل دیا گیا ہے۔

ہاں تیسری سطر میں مضارع کا واو غائب دیکھ کر تمہیں ضرور تعجب ہو گا۔ کیونکہ تم سمجھ گئے ہو گے یَضَعُ اصل میں یَوْضَعُ ہونا چاہئے پھر جبکہ یُوَجَلُّ سے واو حذف نہیں ہوا تو یَوْضَعُ سے کیونکر حذف ہوا؟ اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ یُوَجَلُّ میں کوئی حرف حلقی نہیں ہے اور یَوْضَعُ میں ع حرف حلقی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ واو ساکن کا ماقبل مفتوح ہو تو اس کے بعد حرف حلقی کی آواز ٹھیک نہیں لگتی اس لئے واو حذف کر دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مثال واوی کے مضارع مفتوح العین میں جب حرف حلقی ہو تو واو حذف کر دیا جاتا ہے مگر واو کا ماقبل مضموم ہو تو واو نہیں حذف ہوتا؛ یَوْضَعُ میں جو

يَضَعُ کا مجہول ہے واو نہیں حذف ہوگا۔

اب چوتھی سطر پر نظر ڈالو۔ یہ تو معلوم ہو چکا کہ اِثَّصَلَ اِثَّصَلَ میں
اِثَّصَلَ ہے۔ قیاس چاہتا ہے کہ اِثَّصَلَ کی طرح اس میں بھی واو کو
ی سے بدل کر اِثَّصَلَ بنا دیا جاتا۔ مگر باب اِفْعَلَ کی خصوصیت معلوم
ہوتی ہے کہ اس میں واو کو ت سے بدل کر تاء اِفْعَلَ میں مدغم کر دیا
جاتا ہے دیکھو قاعدہ تعلیل (نمبر ۱۱)

۴۔ ان تمام بیانات سے تعلیل کے دو نئے قاعدے مستنبط
ہوتے ہیں (تعلیل کے تیسرے قاعدے درس ۲۷ میں لکھے گئے)
قاعدہ تعلیل نمبر (۱۴) مثال واوی میں مضارع مکسور
العين ہو تو مضارع اور امر سے واو حذف کر دیا جاتا ہے: يُوْزِنُ
سے يَزِنُ، زِنُ +

قاعدہ تعلیل نمبر (۱۵) مضارع مفتوح العين میں
حرف حلقی ہو تو اس کا بھی واو حذف کر دیا جاتا ہے: يُوْضَعُ
سے يَضَعُ، ضَعُ +

تنبیہ ۱۔ مَرُوْذَرٌ، يَذَرُ، ذَرُّ میں واو ظلاف قیاس
حذف کر دیا جاتا ہے۔ کیونکہ نہ تو اس کا مضارع مکسور
العين ہے نہ اس میں کوئی حرف حلقی ہے +

۲۔ وَصَلَ	يُوصِلُ	وَصِلَ	مَوْصِلٌ	مَوْصِلٌ	تَوْصِيلُهُ
۳۔ وَاصِلٌ	يُوَاصِلُ	وَاصِلٌ	مُوَاصِلٌ	مُوَاصِلٌ	مُوَاصَلَتُهُ
۴۔ تَوَصَّلَ	يَتَوَصَّلُ	تَوَصَّلَ	مُتَوَصِّلٌ	مُتَوَصِّلٌ	تَوَصُّلُهُ
۵۔ تَوَاصَلَ	يَتَوَاصَلُ	تَوَاصَلَ	مُتَوَاصِلٌ	مُتَوَاصِلٌ	تَوَاصُّلُهُ
۶۔ اِتَّصَلَ	يَتَّصِلُ	اِتَّصَلَ	مُتَّصِلٌ	مُتَّصِلٌ	اِتِّصَالُهُ
۸۔ اِسْتَوْصَلَ	يَسْتَوْصِلُ	اِسْتَوْصَلَ	مُسْتَوْصِلٌ	مُسْتَوْصِلٌ	اِسْتِصْصَالُهُ

تنبیہ ۲۔ دیکھو ثلاثی مزید کے باب (۱۱) اور (۸) کے حصہ
 میں حسب قاعدہ تخیل نمبر (۳) واوکوی سے بدلا گیا ہے۔ اور باب
 اِفْعَلَ کے تمام شغفات میں واوکوت سے بدلا گیا ہے۔ باقی
 کس میں تغیر نہیں ہوا ہے +

تنبیہ ۵۔ یَزِنُ میں لام تاکید و نون ثقیلہ لگائیں تو
 لَیْزِنَنَّ، لَیْزِنَانِ، لَیْزِنَنَّ الخ اور یَزِنُ میں نون
 تاکید لگائیں تو یَزِنَنَّ، یَزِنَانِ، یَزِنَنَّ، یَزِنَنَّ
 یَزِنَانِ پڑھیں گے +

لے جوڑنا + لے باہم لٹنا + لے لٹنا + لے لٹنا + لے دراصل
 اِسْتِصْصَالَ وصال چاہنا۔ اس کا مادہ وَصَلَ ہے۔ ایک اِسْتِصْصَالَ (در اصل
 اِسْتِصْصَالَ) مہموز الفاء ہے آتا ہے اس کے معنی میں جڑ سے اکھیر دینا اس کا مادہ اَصَلَ (جڑ) ہے
 اس میں تغیر ضروری نہیں ہے بلکہ ہمزہ قائم رکھ سکتے ہیں +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۸

وَنَزَدَ (بِزُرْ) بوجہ اٹھانا	اَفْهَمَ (۱) فہم سمجھانا
وَصَفَّ (يَصِفُ لَهُ) بیان کرنا	تَوَكَّلَ (۲) عَلَیْہِ سونپ دینا بھروسہ کرنا
وَصَلَ (يَصِلُ إِلَيْہِ) پہنچنا (یہ) ملنا	خَسِرَ (۱) ٹوٹا پانا کم کرنا
وَقَفَ (يَقِفُ) ٹھہرنا۔ واقف ہونا	خَضَلَ (يَضِلُّ) گمراہ ہونا (۱) گمراہ کرنا
وَلَدَ (يَلِدُ) جنم	عَاوَنَ (۲) باہم ایک دوسرے کی مدد کرنا
وَهَنَ (يَهِنُ) ہوا اور کمزور ہونا	كَثُرَ (۲) زیادہ کرنا
يَلِئْسَ (يَلِئْسُ) نا اُمید ہونا	مَا طَلَ (۳) ٹالنا۔ دیر لگانا
يَقِظُ، تَقِظُ اور اِسْتَقِظَ جاگنا	وَتَّقَ (يَتَّقُ) بھروسہ کرنا۔ اعتماد کرنا
أَيْقَظَ (يُوقِظُ) جگانا۔ بیدار کرنا	وَجَدَ (يَجِدُ) پانا (۱) اس کا استعمال نہیں ہے
يَسَّرَ (۲) آسان کرنا (۴) آسان ہونا	وَدَعَ (يَدَعُ) چھوڑنا۔ کرنے دینا
میسر ہونا	(اس کا اردع بہت مستعمل ہے)



أَهْلًا وَسَهْلًا خوش آمدید	أُخْرَى دوسری (ج اُخْرُ)
(اس کی تشریح چوتھے حصے میں آئیگی)	أَذَى تکلیف
دَيَّارُ مکان میں رہنے والا	أَعْلَى (ج اَعْلَوْنَ) سب سے بلند و برتر
رَوْحُ رحمت، مدد	أَوْ رَبَّآ یورپ

مَائِدَةٌ (ج مَوَائِدُ) مینر۔ وسترخان
 مَرَّةٌ (ج مِرَارًا) ایک بار
 مِثْقَالٌ (ج مِثَاقِلُ) وزن ۳۱۴ ماشہ
 مُسْتَقِيمٌ سیدھا
 وَزْرٌ (ج أَوْزَارُ) بوجھ۔ گناہ

سَيَّوَارٌ (ج أَسَاوِرُ) کنگن
 حَمْدٌ بے نیاز جس کے سب محتاج ہوں
 فَاجِرٌ (ج فُجَّارٌ) بدکار
 قِسْطَاسٌ ترازو
 كَفَّارٌ بُرَّانَا شکر۔ بُرَّاکافر

مشق نمبر ۳۰

لَا يَاسِيدِي! بَلْ أَرِنُهُ الْيَوْمَ
 لَا أَعْلَمُ كَيْفَ يُوزَنُ - دَعْنِي أَرِنُهُ
 فِي الْبَيْتِ
 طَيِّبٌ؛ فَأَفْعَلُ هَكَذَا
 إِنَّمَا وَزَنُهُ مِثْقَالَانِ
 أَحْسَنُ يَاسِيدِي! قَدْ قَرَأْتُ فِي
 الْقُرْآنِ نَزَلُوا بِالْقِسْطَاسِ
 الْمُسْتَقِيمِ

(۱) هَلْ وَزَنْتَ خَاتَمَكَ يَا أَحْمَدُ
 (۲) زِنُهُ الْآنَ بِذَلِكَ الْمِيزَانِ
 (۳) ضَمِخَ الْخَاتَمَ فِي كَفَّةٍ وَالْوَدْنَ
 فِي كَفَّةٍ أُخْرَى
 (۴) مَا هُوَ وَزَنُ الْخَاتَمِ
 (۵) اِسْمَعْ يَا أَحْمَدُ! إِذَا وَزَنْتُمْ
 شَيْئًا لِأَحَدٍ فَلَا تُخْسِرُوا
 فِي الْمِيزَانِ

سَاهَبُ لَكَ كِتَابِي هَذَا إِنَّ تَقِفُ

(۶) هَلْ تَهَبُ لِي كِتَابَكَ هَذَا

يَا عَمِّي؟ فَإِنِّي أَحَدُهُ كِتَابًا عِنْدَ نَاشِرِهِ إِلَّا فَهِمْتُكَ مَطَالِبَهُ
نَافِعًا

(۷) نَعَمْ سَاقِفٌ عِنْدَكُمْ يَا عَمِّي فَخُذْ يَا وَلَدِي هَذَا الْكِتَابَ وَاقْرَأْ
(۸) هَلْ يَتَيْسَّرُ لِي فَهْمُ هَذَا اجْتَهِدْ وَثِقْ بِاللَّهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ
الْكِتَابُ؟



(۹) مَالِي مَا رَأَيْتُكَ مُنْذُ زَمَانٍ يَا خَلِيلُ! كُنْتُ سَافَرْتُ إِلَى بِلَادٍ
يَا صَدِيقِي؟ فَتَشْتُ عَنْكَ مِصْرًا وَأُورَشَلِيمًا
مَرَارًا وَلَمْ أَحْذَكَ
(۱۰) أَهْلًا وَسَهْلًا يَا صَدِيقِي وَصَلْتُ إِلَى بَيْتَانِي بِالْأَمْسِ فَقَطُّ
مَتَى جِئْتَ هُنَا؟

(۱۱) هَلْ تَصِفُ لِي مَا رَأَيْتَ مِنْ كَيْفَ أَصِفُ لَكَ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى
الْعَجَائِبِ؟
الدُّكَّانِ

(۱۲) هَلْ تَعِدُنِي أَنْ تَصِفَ لِي لَا أَعِدُّكَ الْيَوْمَ - لِأَنِّي الْيَوْمَ
أَحْوَالَ السَّفَرِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ مَشْغُولٌ
فَاحْضَرْ عِنْدَكَ؟

(۱۳) أَفَلَا أَظُنُّ أَنَّكَ تُسَاطِلُنِي؟ لَا تَيْأَسُ يَا أَخِي! لَا أَصِفَنَّ لَكَ

تِلْكَ الْأَحْوَالُ الْعِجَبَةُ عِندًا
إِنْ شَاءَ اللَّهُ

(۱۴) اَلَمْ يَصِلْ اِلَيْكَ مَكْتُوبٌ
مِنْ مِصْرَ وَمِنْ لُذُنْ

(۱۵) هَلْ تَقْظُ صَبَاحًا كُلَّ يَوْمٍ
يَا خَالِدُ؛

(۱۶) فَمَنْ يَقْظُكَ الْيَوْمَ؟
(۱۷) دَعْنِي اَنَا اَوْ قْظُكَ وَقْتُ

الصَّلَاةِ
(۱۸) لَا اُؤْمِنُ عَلَيْكَ - بَلْ يَجِبُ

عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يُعَاوِزَ
اَخَاهُ عَلَى الْخَيْرِ

(۱۹) صَدَقَ اللَّهُ ظَنُّكَ وَحِيلَنِي
وَاَيَاكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ الصَّادِقِينَ

مِنْ الْقُرْآنِ
(۱) اللَّهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ (۲) لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ
وِزْرًا أُخْرَى (۳) دَعُ اٰذْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ (۴) رَبِّ

هَبْ لِي وَلِيًّا يَرْثَنِي وَيَرْثِ آلَ يَعْقُوبَ (۵) وَقَالَ نُوحٌ
 رَبِّ لَا تَذَرْنِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا - إِنَّكَ إِن تَذَرْنِي
 يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا (۶) وَذُرُّوا ظَاهِرَ
 الْأَيْثِمِ وَبَاطِنَهُ (۷) لَا تَيْتَسُّوا [اس کو لَا تَيْتَسُّوا بھی لکھتے ہیں] مِنْ
 رُوحِ اللَّهِ - إِنَّهُ لَا يَيْتَسُّ [اس کو لَا يَيْتَسُّ بھی لکھتے ہیں] مِنْ رُوحِ
 اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ (۸) لَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمْ الْأَعْلَنَ
 إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ +

ذیل کے جملے کی تحلیل صرنی و نحوی کرو

زِنُوا بِالْقِسْطِ أَيْ الْمُسْتَقِيمِ

تحلیل صرنی اس طرح :-

(زِنُوا) فعل امر حاضر متعدی، صیغہ جمع مذکر مخاطب

اس میں واو جمع مخاطب کی ضمیر مرفوع متصل ہے۔ یہ فعل از قسم
 مثال واوی ہے۔ اصل میں اِزِنُوا ہے۔ چونکہ اس کے مضارع يَزِنُ
 سے حسب قاعدہ تعلیل نمبر (۱۳) واو حذف کر دیا گیا ہے اس لئے امر
 سے بھی حذف ہو گیا کیونکہ يَزِنُ اگر مضارع ہے تو اس سے علامت
 مضارع حذف کرنے کے بعد يَزِنُ کے سوا اور کیا بن سکتا ہے؟ (دیکھو

سبق ۲۱ تنبیہ) +

(د) حرف جاز (الْقِسْطَاس) اسم، معرف باللام، واحد، مذکر، جامد، معرب،

(الْمُسْتَقِيم) اسم، معرف باللام، واحد، مذکر، مشتق اسم فاعل ہے اِسْتَقَامَ [سیدھا ہونا] سے، معرب، تحلیل نحوی اس طرح :-

(نیز تُو) فعل امر، متعدی اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل ہے جو فاعل ہے۔ اس کا مفعول (شَيْئًا مُؤَرَّوْنَا) مقدر ہے یعنی فرض کر لیا گیا ہے کیونکہ فعل متعدی کا مفعول تو ہونا ہی چاہیے اس لئے جب لفظ نہ ہو تو موقع کے لحاظ سے کسی مناسب لفظ کو مفعول مانا پڑتا ہے۔

(د) حرف جاز (الْقِسْطَاس) مجرور، پیر موصوف ہے (الْمُسْتَقِيم) صفت، وہ بھی موصوف کی وجہ سے مجرور ہے جاز مجرور کر متعلق فعل، فعل، فاعل، مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ جس جملے میں استفہام، امر یا نہی ہو اسے جملہ انشائیہ کہتے ہیں۔ اس کی تفصیل آگے آئیگی + ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو نیچے لکھے ہوئے (محموز، مضاعف اور مثال واوی کے قسم کے)، الفاظ میں سے کسی ایک لفظ سے پُر کرو :-

مُرْ، مُرِنِ، سَامُرْ، کَلَّا، شَتُّمًا، سَلْ، ثِقْ، لَا تَتَّخِذْ
زِنَنَ، زِرْنِ، ضَعُوا، هَبْ، عُدِّي، دَلْ، آدُلْ، لَا تَهْزُرَا،
يَسْرُ، أَحِبْ، تُحِبْ، تَوْكَلْ، تَفِرُّونَ

..... لِیَ یَا أَبَتِ سَاعَةً۔ هَذَا الشَّيْخُ مِنْ أَيْنَ هُوَ؟

..... خَاتَمَكَ۔ سِوَارَكَ یَا لَطِيفَةً۔ عُدُّوكَ وَلِيًّا۔

..... بِنْتُكَ بِالصَّلَاةِ۔ هُنَّ بِالصَّلَاةِ۔ هَلْ كَ

عَلَى بَيْتِ الْوِزْرِ۔ نَعَمْ نِیَ عَلَيْهِ مِنْ فَضْلِكَ۔

كُتِبَكُمْ عَلَى الطَّوَالَةِ۔ إِلَى أَيْنَ يَا أَوْلَادُ؟ أَغْصَانِ

الْأَشْجَارِ يَا أَوْلَادُ۔ أَوْرَاقَ الْكِتَابِ يَا مَرِيْمُ۔ هَلْ

كَ الْلَعِبِ أَمْ التَّعَلُّمِ؟ نِیَ اللَّعِبِ وَالتَّعَلُّمِ كِلَاهُمَا۔

هَلْ اللَّعِبِ أَمْ التَّعَلُّمِ؟ اللَّعِبِ وَالتَّعَلُّمِ كِلَاهُمَا۔

..... بِاللهِ وَ..... عَلَيْهِ۔ إَجْلِسَا انْتِصَاعًا عَلَى الْمَائِدَةِ وَ.....

مِنْ الطَّعَامِ مَا.....

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) آبا جان [یا أَبَتِ] کیا آپ

میرے پیارے بیٹے [یا بُنْتِیَ]

مجھے عید کے روز ایک گھڑی میں تجھے ضرور ایک چاندی کی گھڑی

دو لگا۔

عطا فرمائینگے؟

(۲) جناب آپ اس کتاب کو کیسی ہم اسے ایک فائدہ مند کتاب پاتے

پاتے ہیں؟

(۳) کیا یہ کتاب کتب خانوں میں ملتی ہے؟ نہیں آج کل یہ کتاب کتب خانوں میں

نہیں پائی جاتی

(۴) اے میری بہن تو نے اپنا کنگن

تو لیا ہے؟ ہاں میں نے اپنا کنگن تو لا تو اسے

میں شغال پایا

(۵) ابھی میرے سامنے دوبارہ تول لے

اچھا میں آپ کے سامنے تولتی ہوں

(۶) میرا خط تھیں ملا؟

(۷) کیا تم ہمارے ہاں مٹی میں ٹھیر گئے؟ ہاں! ہم ایک مہینہ تمہارے پاس

ٹھیریں گے

(۸) میں پارسال آپ کے ہاں بی بی میں

یہ آپ کی مہربانی ہے

ٹھیرا تھا

(۹) جناب! کیا آپ اپنے سفر کا حال

ہمارے سامنے بیان فرمائیں گے؟ ہاں میں خوشی کے ساتھ تمہارے سامنے

اپنے سفر کے حالات بیان کروں گا

(۱۰) میں اپنی کتاب کہاں رکھوں؟

تم اپنی کتاب میز پر رکھ دو

(۱۱) مجھے اپنی کتاب صندوق میں رکھنے

کوئی مضائقہ نہیں۔ تم اپنی کتاب صندوق

دیکھئے (مجھے چھوڑ دیں کہ میں اپنی

میں رکھ دو۔

کتاب صندوق میں لکھ دوں

(۱۲) تم صبح کب بیدار ہوتے ہو؟ ہم صبح نماز فجر کے وقت بیدار ہوتے ہیں

(۱۳) آج تمہیں کس نے جگایا؟ آج صبح میں بیدار نہ ہوا تو میرے والد

نے مجھے جگایا

الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْثَلَاثُونَ

الْفِعْلُ الْأَجَوْفُ

الْأَجَوْفُ الْيَائِيُّ

الْأَجَوْفُ الْوَارِيُّ

الْمَاضِي	الْمُضَارِعُ	الْأَمْرُ	الْمَاضِي	الْمُضَارِعُ	الْأَمْرُ
قَالَ	يَقُولُ		بَاعَ	يَبِيعُ	
قَالَا	يَقُولَانِ		بَاعَا	يَبِيعَانِ	
قَالُوا	يَقُولُونَ		بَاعُوا	يَبِيعُونَ	
قَالَتْ	تَقُولُ		بَاعَتْ	تَبِيعُ	
قَالَتَا	تَقُولَانِ		بَاعَتَا	تَبِيعَانِ	
قُلْنَ	يَقُلْنَ		بِعْنَ	يَبِيعْنَ	
قُلْتَ	تَقُولُ	قُلْ	بِعْتَ	تَبِيعُ	بِعْ
قُلْتُمَا	تَقُولَانِ	قُولَا	بِعْتُمَا	تَبِيعَانِ	بِيعَا

* نہیں معلوم ہے کہ امر حاضر معروف کے صرف چھ صیغے آتے ہیں +

الْمَاضِي	الْمُضَارِعُ	الْأَمْرُ	الْمَاضِي	الْمُضَارِعُ	الْأَمْرُ
قُلْتُمْ	تَقُولُونَ	قُولُوا	بِعْتُمْ	تَبِيعُونَ	يَبِيعُوا
قُلْتِ	تَقُولِينَ	قُولِي	بِعْتِ	تَبِيعِينَ	يَبِيعِي
قُلْتُمَا	تَقُولَانِ	قُولَا	بِعْتُمَا	تَبِيعَانِ	يَبِيعَا
قُلْتُنَّ	تَقُلْنَ	قُلْنَ	بِعْتُنَّ	تَبِيعْنَ	يَبِيعْنَ
قُلْتُ	أَقُولُ		بِعْتُ	أَبِيعُ	
قُلْنَا	نَقُولُ		بِعْنَا	نَبِيعُ	

۱۔ اجوف واوی اور یائی کے ماضی، مضارع اور امر کی گردانوں میں غور کرو کہ کہاں تغیر ہوا ہے اور کیسا تغیر ہوا ہے؟
 اول سے آخر تک دیکھ جاؤ گے تو معلوم ہو گا کہ ایسا کوئی لفظ نہیں جو تغیر سے بچا ہو۔

پہلا تغیر تو تمہیں ہر ماضی کے ابتدائی پانچ صیغوں میں قاعدۂ تعلیل نمبر (۱) کے مطابق نظر آئیگا کہ واو اور ی کو الف سے بدل یا گیا ہے۔
 مضارع کے اکثر صیغوں میں قاعدۂ تعلیل نمبر (۴) اور نمبر (۵) کے مطابق تغیر نظر آئیگا (دیکھو سبق ۲۷)

امر کے بارے میں تم جانتے ہو کہ وہ اپنے مضارع کا ماتحت ہوتا ہے کیونکہ اسی سے بنایا جاتا ہے۔

۲۔ اب پوری گردان پر دوبارہ نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ماضی مضارع اور امر کی گردانوں میں جن صیغوں کا لام کلمہ عام طور پر ساکن ہوا کرتا ہے ان صیغوں میں اجوف کا حرف علت گرا دیا گیا ہے جیسے ماضی میں قُلْنَ اور بَعْنَ سے آخر تک الف گرا دیا گیا ہے۔ اور مضارع میں صرف جمع مؤنث غائب اور مخاطب یعنی یَقُلْنَ اور تَقُلْنَ میں واو حذف کر دیا گیا ہے، اسی طرح یَبْعْنَ اور تَبْعْنَ میں ی گرا دی گئی ہے۔ امر کے پہلے اور آخری صیغے میں بھی یہی تغیر نظر آ رہا ہے: قُلْ اور قُلْنَ اس سے تعلیل کا ایک نیا قاعدہ بنا سکتے ہو۔ تعلیل کے ۱۳ قاعدے درس ۲۷ میں اور دو قاعدے درس ۳ میں لکھے گئے ہیں قاعدہ تعلیل نمبر (۱۶) اجوف کے ماضی، مضارع اور امر میں جہاں کہیں گردان کی وجہ سے یا حالت جزمی کی وجہ سے لام کلمہ ساکن ہو جائے وہاں سے درمیانی حرف علت حذف کر دیا جاتا ہے: قُلْنَ، یَقُلْنَ، بَعْنَ، یَبْعْنَ، قُلْ، لَمْ یَقُلْ۔

۳۔ ہاں تم خیال کرو گے کہ قَالَ سے قُلْنَ اور بَاع سے بَعْنَ کیسے بن گیا؟ بظاہر قُلْنَ اور بَعْنَ ہونا چاہتے تھا بیشک ہے تو خلاف قیاس۔ مگر اس کے لئے بھی صرفیوں نے ایک قاعدہ مستنبط کر لیا ہے جو حسب ذیل ہے:-

قاعدہ تعلیل نمبر (۱۷) اجوف واوی کا ماضی مفتوح العین یا مضموم العین ہو تو جن صیغوں میں واو حذف کیا جائے ان کے ف کلمہ کو ضمہ پڑھا جائے اور ماضی مکسور العین ہو تو کسرہ پڑھا جائے: قَالَ (- قَوْلَ) سے قُلْنَ، طَالَ (- طَوْلَ) سے طُلْنَ، خَفَا (- خَوْفَ) سے خِفْنَ۔ مگر اجوف یائی میں ہمیشہ کسرہ ہی پڑھنا چاہئے: بَاعَ (- بَيْعَ) بَعْنَ +

تنبیہ ۱۔ یہ صیغے ماضی مجہول میں بھی معروف کی طرح

قُلْنَ، بَعْنَ، خِفْنَ پڑھے جاتے ہیں +

تنبیہ ۲۔ اب یہ مذکورہ صیغے تین گرواؤں میں نہیں یکساں

نظر آئیگے۔ ماضی معروف میں ماضی مجہول میں اور امر

حاضر میں۔ مگر اصلیت میں الگ الگ ہونگے یعنی ماضی معروف

ہوں تو اصل میں قَوْلُنْ، خَوْفُنْ اور بَيْعُنْ ہونگے ماضی

مجہول میں تو اصل میں قُولُنْ، خُوفُنْ اور بُيْعُنْ ہونگے

اور امر میں تو اصل میں اَقُولُنْ، اِخْوَفُنْ اور اِبْيَعُنْ سمجھنا

چاہئے۔ عبارت میں موقع دیکھ کر معنی کرتے جاتے ہیں +

۴۔ قَالَ سے ماضی مجہول کی گردان: قِيلَ، قِيلَا، قِيلُوا،

قِيلَتْ، قِيلَتَا، قُلْنَ، قُلْتَ الخ ہوگی اور خَافَ سے خِيفَ، خِيفَا

خِيفُوا الخ اور بَاعَ سے يَبِيعُ، يَبِيعَا الخ

۵۔ يَقُولُ سے مضارع مجہول: يُقَالُ، يُقَالَانِ، يُقَالُونَ

تُقَالُ، تُقَالَانِ، يُقْلَنُ الخ يَخَافُ سے يَخَافُ، يَخَافَانِ،

يَخَافُونَ، يُخَافُ، يُخَافَانِ، يُخَفَّنُ الخ۔ يَبِيعُ سے يَبِيعُ،

يَبِيعَانِ، يَبَاعُونَ، تُبَاعُ، تُبَاعَانِ، يُبَعَنُ الخ

۶۔ مضارع منفی بلم: لَمْ يَقُلْ، لَمْ يَقُولَا، لَمْ يَقُولُوا،

لَمْ تَقُلْ، لَمْ تَقُولَا، لَمْ يَقْلُنْ، لَمْ تَقُلْ، لَمْ تَقُولَا، لَمْ تَقُولُوا،

لَمْ تَقُولِي، لَمْ تَقُولَا، لَمْ تَقْلُنْ، لَمْ أَقُلْ، لَمْ نَقُلْ +

۷۔ اسم فاعل: قَالَ سے قَائِلٌ (در اصل قَائِلٌ) بَاعَ سے بَائِعٌ

(در اصل بَائِعٌ) +

۸۔ اسم مفعول: مَقُولٌ (در اصل مَقُولٌ) يَبِيعُ (در اصل يَبِيعُ)

يَخَوْفُ (در اصل يَخَوْفُ) +

تنبیہ ۳۔ باقی تمام گردانیں فعل صحیح کی صرف کبیر کو

دیکھ کر تم خود کر سکتے ہو، حصہ دوم میں سب گردانیں تم نے پڑھ لی ہیں

ذیل میں اجوف سے ثلاثی مزید کی صرف صغیر لکھی جاتی ہے

صرف کبیر تم بناؤ۔

الْمَاضِي	الْمَصْرُوعُ	الْأَمْرُ	اسْمُ الْفَاعِلِ	اسْمُ الْمَفْعُولِ	الْمَصْدَرُ
۱۔ اَدَارَ	يُدِيرُ	اِدِرْ	مُدِيرٌ	مُدَارٌ	اِدَارَةٌ
۲۔ دَوَّرَ	يُدَوِّرُ	دَوِّرْ	مُدَوِّرٌ	مُدَوَّرٌ	تَدْوِيرٌ
۳۔ دَاوَرَ	يُدَاوِرُ	دَاوِرْ	مُدَاوِرٌ	مُدَاوَرٌ	مَدَاوِيرٌ
۴۔ تَدَوَّرَ	يَتَدَوَّرُ	تَدَوَّرْ	مُتَدَوِّرٌ	مُتَدَوَّرٌ	تَدْوِيرٌ
۵۔ تَدَاوَرَ	يَتَدَاوَرُ	تَدَاوَرَ	مُتَدَاوِرٌ	مُتَدَاوَرٌ	تَدَاوِيرٌ
۶۔ اِنْقَادَ	يَنْقَادُ	اِنْقَدْ	مُنْقَادٌ	مُنْقَادٌ	اِنْقِيَادٌ
۷۔ اِقْتَادَ	يَقْتَادُ	اِقْتَدْ	مُقْتَادٌ	مُقْتَادٌ	اِقْتِيَادٌ
۸۔ اِسْوَدَّ	يَسْوَدُّ	اِسْوَدْ اِسْوَدْ	مُسْوَدٌّ	مُسْوَدٌّ	اِسْوَدَادٌ
۹۔ اِسْوَادَ	يَسْوَادُ	اِسْوَادِ اِسْوَادِ	مُسْوَادٌ	مُسْوَادٌ	اِسْوِيْدَادٌ
۱۰۔ اِسْتَدَارَ	يَسْتَدِيرُ	اِسْتَدِرْ	مُسْتَدِيرٌ	مُسْتَدَارٌ	اِسْتِدَارَةٌ

تنبیہ ۳۔ باب ۶، ۷، ۸ اور ۹ میں اسم فاعل

اور اسم مفعول بظاہر یکساں ہیں، لیکن اصل میں الگ

ہیں: مُنْقَادٌ اگر اسم فاعل ہے تو اصل میں مُنْقَوْدٌ ہے

اور اسم مفعول ہے تو مُنْقَوْدٌ ہوگا۔

۱۔ پھرانا۔ انتظام کرنا ۲۔ گول بنانا ۳۔ کسی کے ساتھ چکر کھانا ۴۔ گول ہونا ۵۔ کسی کے

ساتھ گول گول پھرنا ۶۔ طبع ہونا ۷۔ طبع ہونا ۸۔ سیاہ ہونا ۹۔ سیاہ ہونا ۱۰۔ گول ہونا

تنبیہ ۵۔ دیکھو آد امر کا مصدر اِدَامَرُ اور اِسْتَدَامَرُ
 کا اِسْتَدَامَرُ آیا ہے جو اصل میں اِدَامَرُ بروزن اِفْعَال
 اور اِسْتَدَامَرُ بروزن اِسْتِفْعَال ہے۔ اجوف سے
 باب اَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر اسی طرح آیا کرتا ہے
 اَفَادَ سے اِفَادَةُ، اِسْتَفَادَ سے اِسْتِفَادَةُ +

تنبیہ ۶۔ اجوف یا ئی کی گرد نہیں بظاہر واوی کی طرح
 ہوگی۔ اصل میں فرق ہوگا: اَغَارُ، اَغْيَرُ، اِسْتَغَارُ، اِسْتَغْيَرُ
 سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۹

تنبیہ ۷۔ بعض افعال کے سامنے قوس میں واوی لکھی
 ہے اس سے اجوف واوی اور یا ئی کی طرف اشارہ ہے (دیکھو

ہدایات نمبر ۵) +

اَفَادَ (۱۔ ی) فائدہ دینا۔ اطلاع دینا	اَرَادَ (۱۔ و) ارادہ کرنا۔ چاہنا
(۱۰) فائدہ لینا	اَضَاعَ (۱۔ ی) ضائع کرنا
اَعَانَ (۱۱) مدد کرنا (۱۰۔ و) مدد چاہنا	اَطَاعَ (۱۔ و) اطاعت کرنا (۱۰۔ و) کرکنا
بَاتَ (ض۔ ی) رات گزارنا	طَاقَتَ رکھنا
جَالَ (ن۔ و) تگ و دو کرنا	اَطَالَ (۱۔ و) دراز کرنا
مَالَ (ض۔ ی) [اَلْبَيْتُ] کسی کی طرف مائل ہونا۔ [عَنْهُ] کسی کی طرف سے نہیں پھیر لینا	اَصَابَ (۱۱) مصیبت آنا۔ لگ جانا بد قسمت کھانا یا کرنا

لے غیرت دلانا لے بہتری چاہنا +

فَارَزَ (ن-و) (پیدا) حاصل کر لینا۔ کامیاب ہونا
فَسَدَ (ن) بگڑ جانا۔ خراب ہو جانا
(۱) بگاڑنا۔ فساد پھیلانا
قَامَ (ن-و) کھڑا ہونا۔ تیار ہونا
(۱) قیام کرنا۔ ٹھہرنا (۱۰) ثابت
قدم رہنا۔ ٹھیک سیدھا ہو جانا
نَدِمَ (س) شرمندہ ہونا

فَالَ (س-ی) پانا۔ حاصل کرنا
فَالَ (س-۳) دینا۔ ہاتھ بڑھا کر دینا
نَامَ (س-و) سونا
حَاشَ لِلّٰہِ ایک طرح کی قسم ہے

خَانَ (ن-و) خیانت کرنا
شَاءَ (ف-ی) چاہنا
شَاعَ (ض-ی) شائع ہونا (۱) شائع کرنا
شَافَ (ن-ی) دیکھنا (عوام میں یہ لفظ اور
اس کے مشتقات بہت مستعمل ہیں
اَنْظُرْ کی جگہ شَفَّ عام طور پر
بولا جاتا ہے)

شَعَرَ (ن) معلوم یا محسوس کرنا
صَلَحَ (ك) سُدھرنا (۱) سُدھارنا
صَانَ (ن-و) بچانا
عَادَ (ن-و) لوٹنا (۱) لوٹانا۔ دہرانا

303

حَرًّا حَرَارَةً گرمی
حَسَنَةً نیکی
حِصَانٌ گھوڑا (خاص کر کے لئے)
الدَّارُ الْآخِرَةُ دوسری دنیا
ذُو بَالٍ اہمیت والا

اَللّٰہُ اکہ۔ ہتھیار
اُولُو الْأَمْرِ (اُولُو مَجِیْدٍ دُورِ)
حکومت والے (اُولِی الْأَمْرِ
حالت نفسی و جری میں)
بَقَاءٌ زندگی

گِذِبْ جھوٹ۔ جھوٹی بات
مُنْيَةٌ (جمنی) آرزو
مِقْيَاسُ اندازہ کرنے کا آلہ
يُسْرُ آسانی۔ فراخی

سَلْطَةُ غلبہ۔ حکومت
عَرَضُ آبِرو
عُسْرُ سختی۔ تنگی
كَاسُ گلاس۔ پیالہ

مشق نمبر ۳۱

(۱) مَتَى جِئْتَ هَهُنَا؟ (۲) رِحْتُ مِنْذُ سَاعَتَيْنِ (۳) جِئْتَ بِأَخِيكَ
فَإِنِّي مُشْتَاتٌ إِلَى رُؤْيَيْتِهِ (۴) جِئْنَاكَ أَمْسٍ بِهِ وَلَمْ نَجِدْكَ
(۵) يَا أَحْمَدُ هَلْ شَفْتَ هَذَا الْكِتَابَ (۶) لَا مَا شَفْتُهُ
سَأَشُوفُهُ الْيَوْمَ (۷) شَفَّ وَاقْرَأْ وَرُدِّهِ عَلَيَّ غَدًا (۸) هَلْ
بَعَثَ حَصَانَكَ الْأَبْيَضَ؟ (۹) لَمْ أَبْعُهُ وَلَكِنْ أَبِيعُهُ (۱۰) هَلْ
تُرِيدُ أَنْ أَقُولَ لَكَ الْحَقَّ؟ (۱۱) أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ سَتُفْلِحُ
فِي مُرَادِكَ؟ (۱۲) أَعِدْ سُؤَالَكَ لِأَفْهَمَ مَا تَقُولُ (۱۳) فِي
الْإِعَادَةِ اسْتِفَادَةٌ (۱۴) أَقْدَسًا إِفَادَةٌ عَظِيمَةٌ (۱۵) مَنْ
جَالَ نَالَ (۱۶) مَا نَدِمَ مَنْ اسْتَحَارَ (۱۷) هَذِهِ أَلَةٌ يُقَاسُ بِهَا
دَرَجَاتُ الْحَرَارَةِ وَيُقَالُ لَهَا مِقْيَاسُ الْحَرَارَةِ (۱۸) نَمَّا قَوْلُ
اللَّيْلِ وَتَيَقُّظُ أَوَّلِ الصَّبَاحِ (۱۹) لَا تَنْتَمِ بَعْدَ الْعَصْرِ (۲۰) أُرِيدُ
أَنْ أَقِيمَ فِي بَلَدِكُمْ هَذَا تَحْوَسَنَةً (۲۱) هَذَا الرَّجُلُ مُدِيرُ الْجَرِيدَةِ

(۲۲) اِخْوَانِي! اِنْ اَرَدْتُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَكُمْ سُلْطَةُ فِي الْوَطَنِ فَاتَّحِدُوا
وَاَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ فِي جَمِيعِ الْأُمُورِ لِيَسْتَخْلِفَكُمْ اللَّهُ فِي الْأَرْضِ
نَصِيحَةً مِنَ الْوَالِدِ لَوْلَدِهِ

(۲۳) أَيُّهَا الْوَلَدُ الْيَحْيَى! أَمِنْ بِاللَّهِ وَاسْتَقِمَّ وَأَطِعْهُ فِي
جَمِيعِ الْأَحْوَالِ وَاصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ فِي سَبِيلِهِ وَاسْتَعِثْهُ
عَلَى الْخَيْرِ وَاسْتَعِذْ بِهِ مِنَ الشَّرِّ وَكُنْ صَادِقًا فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ
وَاحْفَظْ لِسَانَكَ، اِنْ صُلَّتْهُ صَانُكَ وَإِنْ خُنَّتْهُ خَانُكَ، وَدُمَّ
مَا بِلَا إِلَى الْعُلُومِ النَّافِعَةِ وَكُنْ مَا بِلَا عَنِ الْجَهْلِ وَالْكُفْلِ لَتَقُوْذَ
الْمَعْنَى وَتَنَالَ الْعُلَى، أَطَالَ اللَّهُ بَقَاءَكَ لِطَاعَتِهِ وَخِدْمَتِهِ عِبَادِهِ
وَلَقَدْ نَصَحْتُكَ إِنْ قِيلَتْ نَصِيحَتِي، وَالتَّضَمُّ أَوْلَى مَا يَبَاعُ وَيُوهَبُ
مِنَ الْقَرَانِ

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ (۲) قُلْنَا
يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ (۳) قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ
مَا هَذَا بَشَرًا (۴) قَالَ الزَّاقِلُ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا
(۵) وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ
(۶) قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ (۷) وَلَا تَقُولُوا
لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَكِنْ

لَا تَشْعُرُونَ (۸) يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ
 (۹) إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْحَسِنِينَ (۱۰) لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى
 تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ (۱۱) أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ
 الْمُسْرِكِينَ (۱۲) أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ
 مِنْكُمْ (۱۳) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ
 (۱۴) إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ (۱۵) لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ
 الْأَعْلَى (۱۶) إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفَ
 عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ +

عربی میں ترجمہ کرو

- (۱) اگر تو تنگ و دُور گیا تو کامیاب ہوگا (۲) وہ اپنی کتاب بیچتا ہے
- (۳) وہ لڑکی گیند پھرا رہی ہے (۴) میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے حق
- [سچی بات] کہیں (۵) کیا ہم نے تمہیں نہیں کہا کہ وہ آج ہرگز نہیں
- آئیگا (۶) اس نے اپنے سوال کو دہرایا کہ وہ جو کچھ کہتا ہے میں سمجھ
- لوں (۷) ہم اللہ سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے
- (۸) مسلمان موت سے نہیں ڈرتا (۹) جب اس سے کہا گیا فساد
- نہ کر اس نے کہا میں تو صرف اصلاح کرنے والا ہوں (۱۰) ہم ان
- کے ساتھ آسانی کا ارادہ رکھتے ہیں اور وہ ہمارے ساتھ سختی کا ارادہ

رکھتے ہیں (۱۱) کیا آپ کے پاس میرا بھائی آیا تھا، (۱۲) نہیں! میرے
 پاس تمہارا بھائی نہیں آیا (۱۳) اپنی آبرو کو بچاؤ اگرچہ تمہارا مال
 ضائع ہو جائے (۱۴) تو اپنی اس گائے کو مت بیچ کیونکہ اس کا دودھ
 تیرے لئے فائدہ مند ہے (۱۵) اے میری بہنو! اگر تم ارادہ رکھتی ہو کہ
 وطن پر تمہاری اولاد کی حکومت ہو تو اللہ اور رسول کی اطاعت کرو (۱۶) اے
 ایمان والو! مصیبت کے وقت صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کیا
 کرو (۱۷) اے مسلمان لڑکی! تو وہ کیوں کہتی ہے جو کرتی نہیں (۱۸) جانلو
 کی اطاعت مت کرو (۱۹) ہم نے اس مسئلہ میں علماء سے رائے طلب کی
 ذیل کے الفاظ سے نیچے لکھے ہوئے جملوں میں خالی جگہ کو پُر کرو
 بَاعَ ، ذُرْتُ ، جَاءَنِي ، تَشِيعُ ، قُمْتُ ، بَقْنَا ، فَاسْتِخِرْ ،
 دَوَّرْتُ ، لَا أَقُولُ ، أَعَادْتُ

..... الْبَارِحَةَ عِنْدَ عَمَّتَانِي حَبْدْرَابَادَ إِلَّا الْحَقَّ
 مِنْ أَيْنَ هَذِهِ الْجَرِيدَةُ إِذَا ارْتَدَتْ أَمْرًا ذَا بَالٍ
 بِاللَّهِ مَكْتُوبٌ مِنْ أُمِّي فَكَتَبْتُ جَوَابَهُ
 جَاءَنِي الْأُسْتَاذُ احْتِرَامًا لَهُ سُؤَالَهَا لَأَنَّهُمْ
 مَا يَقُولُ أَخِي حَصَانًا أَحْمَرَ اللَّوْنِ أَخِي
 الدَّوَامَةَ قَدَارَتْ سَرِيعًا حَوْلَ الْكَعْبَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو
لَا تَبِعْ حِصَانَكَ الْآبَيْضَ

تحلیل صرفی :

(لَا تَبِعْ) فعل نفی حاضر، صیغہ واحد مذکر مخاطب از
قسم اجوف یا ثی، آخر میں جزم آنے کی وجہ سے ی حذف کر دی گئی،
مبنی ہے جزم پر، متعدی،

(حِصَان) اسم نکرہ، واحد، مذکر، معرب، جامد،
(كَ) اسم ضمیر مجرور متصل واحد مخاطب، معرفہ، مبنی

ہے فتحہ پر،

(الْآبَيْضُ) اسم صفت معرف باللام، واحد مذکر معرب

مشتق :

تحلیل نحوی :

(لَا تَبِعْ) فعل، اس میں اَنْتَ کی ضمیر مُسْتَتِرِ یعنی پوشیدہ
ہے، وہ ضمیر اس کی فاعل ہے، فعل نفی حالت جزمی میں ہے اور
اس کا فاعل حالت رفع میں سمجھا جائیگا، (حِصَان) مفعول ہے اس
لئے منصوب ہے، (كَ) مضاف الیہ ہے اس لئے حالت جزی
میں سمجھا جاتا ہے۔ (الْآبَيْضُ) مفعول کی صفت ہے اس لئے وہ بھی منصوب

ہے۔ فعل، فاعل اور مفعول مگر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔
کیونکہ امر اور نفی کا جملہ انشائیہ کہلاتا ہے +

الدَّرْسُ الثَّانِي وَالْثَلَاثُونَ

الفعل الناقص

۱۔ تم پڑھ چکے ہو کہ فعل ناقص وہ ہوتا ہے جس کے لام کلمہ کی جگہ حرف علت ہو۔ گردانیں دیکھو۔

تَصْرِيفُ الْفِعْلِ لِمَا ضَمِيَ مِنَ النَّاكِصِ

الواوِيَّ	اليائيَّ	الواوِيَّ	اليائيَّ	الواوِيَّ	اليائيَّ
دَعَا (ن)	سَرَعَى (ض)	سَرَعَوْا (ك)	لَقِيَ (س)	اِرْتَضَى (ع)	اِلْتَقَى (ع)
دَعَوَا	سَرَعَيَا	سَرَعُوا	لَقِيَا	اِرْتَضَيَا	اِلْتَقَيَا
دَعَوَا	سَرَعَوْا	سَرَعُوا	لَقُوا	اِرْتَضَوْا	اِلْتَقَوْا
دَعَتْ	سَرَعَتْ	سَرَعَتْ	لَقِيَتْ	اِرْتَضَتْ	اِلْتَقَتْ
دَعَتَا	سَرَعَتَا	سَرَعَتَا	لَقِيَتَا	اِرْتَضَتَا	اِلْتَقَتَا
دَعَوْنَ	سَرَعَيْنَ	سَرَعُونَ	لَقَيْنَ	اِرْتَضَيْنَ	اِلْتَقَيْنَ
دَعَوْتُ	سَرَعَيْتُ	سَرَعْتُ	لَقَيْتُ	اِرْتَضَيْتُ	اِلْتَقَيْتُ
دَعَوْتُمَا	سَرَعَيْتُمَا	سَرَعْتُمَا	لَقَيْتُمَا	اِرْتَضَيْتُمَا	اِلْتَقَيْتُمَا
دَعَوْتُمْ	سَرَعَيْتُمْ	سَرَعْتُمْ	لَقَيْتُمْ	اِرْتَضَيْتُمْ	اِلْتَقَيْتُمْ

لے اس نے بلایا کہ اس نے پھینکا لے وہ شریف ہوا کہ اس نے ملاقات کی وہ اس نے پسند کیا لے آئے سامنے ہوا

آخر تک صحیح کے جیسی گردان کر لو: دَعَوْتُ، دَعَوْتُمْ، دَعَوْتُمْ، دَعَوْتُمْ، دَعَوْتُمْ، دَعَوْتُمْ۔ اسی طرح دوسری گردانیں کر لو +

تنبیہ ۱۔ اوپر تین گردانیں ناقص واوی کی ہیں اور تین یائی کی ہیں۔ ہر ایک کی اصلیت پہچان کر تغیرات میں غور کرو۔
اِرتَضٰی اصل میں اِرتَضَوْ ہے مگر ثلاثی مزید میں ناقص واوی اور یائی کی گردان یکساں ہو جاتی ہے +

ماضی ناقص کے تغیرات

۲۔ مذکورہ گردانیں دیکھ کر سمجھ جاؤ گے کہ ناقص کی ماضی میں صرف غائب کے چار صیغوں یعنی واحد، جمع مذکر اور واحد مؤنث و تشبیہ مؤنث میں تغیر ہوا ہے +

مگر سُرُو اور لُتْقٰی کی گردانوں میں تو صرف ایک جمع مذکر غائب میں تغیر ہوا ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے :-

(۱) واحد مذکر غائب کے صیغے میں حسب قاعدۃ تعلیل

نہر (۱) واو ادوری کو الف سے بدل دیا گیا ہے: دَعَوَسَ دَعَا، سَرَحٰی سے سَرَحٰی وغیرہ +

تنبیہ ۲۔ ماضی ناقص میں واو کو الف سے بدلیں

تو ثلاثی مجرد میں اسے الف ہی کی شکل میں لکھا جاتا ہے:

دَعَا عَفَا۔ اور مزید میں ی کی شکل میں: اِرْتَضَى اور ی
کو الف سے بدلیں تو ہر جگہ ی کی شکل میں لکھے ہیں: رَضِيَ، اِنْتَقَى
مگر ضمیر منصوب متصل لاحق ہر تو الف ہی کی شکل میں لکھے
ہیں: سَرَمَاهُ (اس نے اس کو پسند کیا) اِرْتَضَاكَ (اس نے تجھے پسند کیا)۔

(۲) جمع مذکر غائب میں واو اور ی کو حسب قاعدۂ تعلیل

نمبر (۶) و (۷) حذف کر دیا گیا ہے: دَعَوْا سے دَعَوَا، سَرَمُوا سے
سَرَمُوا، سَرَمُوا سے سَرَمُوا، لَقُوا سے لَقُوا، اِرْتَضَوْا سے اِرْتَضَوْا
اِنْتَقَوْا سے اِنْتَقَوْا۔

(۳) واحد اور تثنیہ مؤنث میں الف گر ادیا جاتا ہے:

دَعَتْ، دَعَتَا۔

(۴) ماضی مجہول میں واو کے ماقبل کسرہ آجاتا ہے اس لئے

واو کو ی سے بدل دیا جاتا ہے: دُعِيَ سے دُعِيَ، دُعِيَا، دُعُوا،
دُعِيَتْ، دُعِيَتَا، دُعِيْنَ، دُعِيَتْ الخ اسی طرح رُمِيَ سے رُمِيَا،
رُمُوا، رُمِيَتْ الخ۔ دیکھو مجہول میں ناقص راوی اور یائی ہر شکل ہو جاتے ہیں۔

يَصْرِفُ الْمَضَاعِ الْمَعْرُوفِ مِنَ النَّاقِصِ

الواوی	الیائی	الواوی	الیائی	الواوی	الیائی
يَدْعُو	يَرْمِي	يَسْرُو	يَلْتَقِي	يَرْتَضِي	يَلْتَقِي

الواوی	البائی	الواوی	البائی	الواوی	البائی
یَدْعُوَانِ	یَرْمِیَانِ	یَسْرُوَانِ	یَلْقَیَانِ	یَرْتَضِیَانِ	یَلْتَقِیَانِ
یَدْعُوْنَ م	یَرْمُوْنَ	یَسْرُوْنَ م	یَلْقَوْنَ	یَرْتَضُوْنَ	یَلْتَقُوْنَ
تَدْعُوْ	تَرْمِیْ	تَسْرُوْ	تَلْقِیْ	تَرْتَضِیْ	تَلْتَقِیْ
تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقَیَانِ	تَرْتَضِیَانِ	تَلْتَقِیَانِ
یَدْعُوْنَ م	یَرْمِیْنَ	یَسْرُوْنَ م	یَلْقَیْنَ	یَرْتَضِیْنَ	یَلْتَقِیْنَ
تَدْعُوْ	تَرْمِیْ	تَسْرُوْ	تَلْقِیْ	تَرْتَضِیْ	تَلْتَقِیْ
تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقَیَانِ	تَرْتَضِیَانِ	تَلْتَقِیَانِ
تَدْعُوْنَ م	تَرْمُوْنَ	تَسْرُوْنَ م	تَلْقَوْنَ	تَرْتَضُوْنَ	تَلْتَقُوْنَ
تَدْعِیْنَ	تَرْمِیْنَ م	تَسْرِیْنَ	تَلْقِیْنَ م	تَرْتَضِیْنَ م	تَلْتَقِیْنَ م
تَدْعُوَانِ	تَرْمِیَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقَیَانِ	تَرْتَضِیَانِ	تَلْتَقِیَانِ
تَدْعُوْنَ م	تَرْمِیْنَ	تَسْرُوْنَ م	تَلْقِیْنَ م	تَرْتَضِیْنَ م	تَلْتَقِیْنَ م
اَدْعُوْ	اَرْمِیْ	اَسْرُوْ	اَلْقِیْ	اَرْتَضِیْ	اَلْتَقِیْ
تَدْعُوْ	نَرْمِیْ	نَسْرُوْ	نَلْقِیْ	نَرْتَضِیْ	نَلْتَقِیْ

تنبیہ ۳-۱۰ پر کی گزراؤں میں بعض الفاظ باہم متشابه ہیں
ان کے سامنے م لکھ دیا ہے۔ بعض میں تفریق ہے بعض اپنی اصلیت
پر قائم ہیں۔ تفریق اصلیت ٹھیک پہچانو +

مضارع ناقص کے تغیرات

۲۔ مضارع ناقص کی گردانوں میں غور کرو۔ معلوم ہوگا کہ چاروں تشبیہ اور دونوں جمع مؤنث کے سوا باقی تمام صیغوں میں تغیر ہوا ہے (۱) دیکھو مضارع مفتوح العین کے پہلے صیغے میں واو اور ی کو حسب قاعدہ تعلیل (نمبر ۱) الف سے بدل دیا گیا ہے اور مکسور العین و مضموم العین میں ساکن کر دیا گیا ہے: یَلْقَى سے یَلْقَى، یَرْضَوْ سے یَرْضَى، یَدْعُو سے یَدْعُو اور یُرْمِی سے یُرْمِی یہی تغیر ان تین صیغوں میں ہوا ہے جو ضمیر بارز سے خالی ہیں: نَدْعُو، اَدْعُو، تَدْعُو۔ تَرْمِی، اَرْمِی، نَرْمِی۔ تَلْقَى، اَلْقَى، نَلْقَى + تنبیہ ۲۔ یَرْضَى کی گردان یَلْقَى کے جیسی ہوتی ہے +

(۲) جمع مذکر غائب و حاضر میں آخر کا حرف علت حذف کر دیا گیا ہے۔ حسب قاعدہ تعلیل (نمبر ۱)، (نمبر ۶): یَدْعُوْنَ سے یَدْعُوْنَ، تَدْعُوْنَ سے تَدْعُوْنَ، یُرْمِیُوْنَ سے یُرْمِیُوْنَ، یَلْقِیُوْنَ سے یَلْقِیُوْنَ +

(۳) واحد مؤنث حاضر میں اُوی اور اِی سے اِی بن گیا

لہ فعل کے آخر میں جو حرف صیغوں کا اختلاف بتلانے کے لئے لکھے ہیں وہ سب ضمیر بارز (ظاہر) کہلاتے ہیں اور جن صیغوں کے آخر میں کوئی علامت نہیں لگی ہے ان میں ضمیر مستتر (پہنچا) فرض کر لیا جاتا ہے

ہے اور آئی سے آئی ہو گیا ہے : تَدْعُوْنِ سے تَدْعِيْنَ، تَرْمِيْنِ سے تَرْمِيْنَ، تَلْقِيْنِ سے تَلْقِيْنَ، تَرْتِيْضِيْنِ اور تَلْتَقِيْنِ سے تَرْتِيْضِيْنَ، تَلْتَقِيْنَ +

(۳) مجھول میں ناقص واوی اور یائی، مشکل ہو جاتے ہیں
يُدْعِيْ، يُدْعِيَانِ، يَدْعُوْنَ، تَدْعِيْ، تَدْعِيَانِ، يَدْعِيْنَ الخ
اسی طرح یُونِی وغیرہ ہے +

سلسلہ الالفاظ نمبر ۳۰

آئی (ضی) آنا (۱- آئی) دینا	خَفَّ (۲) ہلکا کرنا
أَجَابَ (۱- و) جواب دینا۔ قبول کرنا	خَلَّانَ (۱- و) خالی ہونا [۔ اَلَيْهِ، بِہ
أَصَابَ (۱- و) پہنچنا۔ لگ جانا۔ اُڑنا	مَعَهُ کسی سے تنہائی میں ملنا
اشْتَرَى (۲- ی) خریدنا	دَمَرَى (ضی) جانا (۱) بٹلانا
أَعْطَى (۱- ی) دینا۔ عطا کرنا	دَعَانِ (و) بلانا [۔ لَدُ کسی کے لئے
بَقِيَ (ضی) باقی رہنا (۱) باقی رکھنا	وَعَانِ خیر کرنا [۔ عَلَيَا بد دعا کرنا
بَكَى (ضی) رونا (۱) رُلانا	رَضِيَ (ضی) راضی ہونا (۱) راضی کرنا
بَلَّانَ (و) مبتلا کرنا۔ آزمانا	سَقَى (ضی) پلانا
بَنَى (ضی) بنانا کرنا۔ تعمیر کرنا	سَمَّى (۲- و) نام رکھنا
خَشِيَ (س) ڈرنا	عَفَانِ (و) مٹ جانا [۔ عَنْہُ معاف کرنا
	كَفَى (ضی) کافی ہونا۔ بچا لینا

طھوڑ بہت پاک	بندوق گولی (بندوق کی)
قص (۱) قصص) مگینہ	مرغب دھاک - دبدبہ
قنبلة (۱) قنابل) بم گولے	سہم تیر حصہ
مزرعة (۱) مزارع) کھیتی	ششی متفرق مختلف

مشق نمبر ۳۲

- (۱) دَعَا الرَّشِيدُ أَبَا الْفَضْلِ فَأَتَاهُ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَأَتَاهُ خَاتَمًا
 فِي قِصَّةِ الْمَاسِ (۲) كُنْتُ دَعَوْتُ الْأُسْتَاذَ إِلَى الطَّعَامِ فَمَا
 أَجَابَ (۳) أَرْضَى حَامِدٌ أَبَاهُ بِخِدْمَتِهِ فَدَعَا لَهُ (۴) مَا كَانَتْ
 أُمُّ جَعْفَرٍ رَاضِيَةً عَنْهُ فَدَعَتْ عَلَيْهِ (۵) رَمَى هَاشِمٌ السَّهْمَ
 إِلَى الْأَسَدِ فَأَصَابَهُ وَمَاتَ حَالًا (۶) لِمَاذَا تَبْكِينَ يَا بِنْتُ مَا أَبْكَاكِ
 (۷) كَانَ الْوَلَدُ يَرْمِي الْحَجَارَةَ فِي جِهَاتٍ شَتَّى وَإِذَا [الْأَكْلَانِ] أَصَابَتْ
 حَجَرَهُ أَخَاهُ الصَّغِيرَ فَقَعَدَ يَبْكِي (۸) مَا بَقِيَ لَهُ عُدُّ (۹) مَا
 [اسْتَهَامَا] أَبْقَيْتَ لِنَفْسِكَ (۱۰) كَفَانِي مَا [مُرُورًا] أَعْطَانِي
 اللَّهُ مِنَ الْمَالِ (۱۱) بَقِيَتِ الْأُمُورُ عَلَى حَالِهَا (۱۲) عَفَتِ الدِّيَارُ
 فِي أَوْرُبَا بِالْقَنَابِلِ النَّارِيَةِ (۱۳) عَفَوْنَا عَنْهُ (۱۴) عَفَا اللَّهُ
 عَنْكَ (۱۵) عَفَى عَنْهُ (۱۶) أَنَا أَنَا خُوكُ فَأَتَيْتَا كِتَابًا وَمُحِبَّرَةً
 (۱۷) تِلْكَ الْبَسَاتِينُ تَشْفِي مِنْ مَاءِ النَّهْرِ (۱۸) هَلْ تَذَرِي كَمْ

يَوْمًا مَضَى مِنْ أَيَّامِ هَذَا الشَّهْرِ (۱۹) لَا أَدْرِي بِأَسْتَدِي لِكَيْتِي
أَطْنُ أَنْ الْيَوْمَ يَكُونُ الثَّانِي عَشَرَ الْعَاشِرُ (۲۰) دُعَيْتِ الْيَوْمَ إِلَى
الْأَمِيرِ (۲۱) سَمِعْتِ بِنْتَهُ بَرْزَيْبَ (۲۲) أَحْسَنُ الْمَسَاجِدِ فِي الْمَدِينَةِ
الْجَامِعُ الَّذِي بَنَى بِأَمْرِ السُّلْطَانِ شَاهِ جِهَانَ فِي دِهْلِي وَمِنْ
عَجَائِبِ الدُّنْيَا الْعِمَارَةُ الْمُسَمَّاءُ بِالسَّاجِ مَحَلٌّ فِي الْكَرَةِ
الَّتِي بَنَاهَا السُّلْطَانُ الْمَوْصُوفُ [رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى]

(۲۳) رَضِينَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِينَا • لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجَهَالِ مَالٌ
فَإِنَّ الْمَالَ يَفْنَى عَنْ قَرِيبٍ • وَإِنَّ الْعِلْمَ يَبْقَى لَا يَزَالُ

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) وَسَفَهُمُ رَبُّهُمْ شَرًّا بَاطِلُهُورًا (۲) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
وَرَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ (۳) إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ
الْعُلَمَاءُ (۴) سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ (۵) وَإِذَا
لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنُوا وَإِذَا خَلَوْا إِلَى شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا
إِنَّمَا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُونَ (۶) مَا تَذَرُنِي نَفْسٌ
بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ (۷) وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى
(۸) فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (۹) وَقَضَى
رَبُّكَ أَلَّا أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا آيَاهُ (۱۰) وَمَنْ يُؤْتِ الْحِكْمَةَ

فَقَدْ أَوْفَىٰ خَيْرًا كَثِيرًا (۱۱) إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرُوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا
بِالْآخِرَةِ فَلَا يَخَفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ (۱۲) إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ بِأَنَّهُمْ لَهُمْ الْجَنَّةُ ۖ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) میں نے رشید کو بلایا تو وہ میرے پاس آیا اور مجھے سلام کیا
تو میں نے اسے ایک کتاب دی (۲) ہم نے اپنے ساتھیوں کو کھانے
کے لئے بلایا تو انھوں نے ہماری دعوت قبول کر لی (۳) پر صاحب
[شیخ] نے میرے لئے دعا [دعاے خیر] کی (۴) اس کا باپ
اس سے راضی نہ تھا پس اسے بددعا دی (۵) حامد نے بھیڑنے کی
طرف ایک گولی پھینکی تو اسے لگی اور مر گیا (۶) اے لڑکے! تو کیوں
روتا ہے تجھے کس نے رُلایا؟ (۷) اب اس [عورت] کے لئے کچھ
مال باقی نہیں رہے گا (۸) تم اپنے بھائی کے لئے کیا باقی رکھو گے؟
(۹) ہمیں جو کچھ مال اللہ نے دیا ہے وہ ہمیں کافی ہوگا (۱۰) اس کے
لڑکے کا نام محمود رکھا گیا (۱۱) یہ مدرسہ وزیر کے حکم سے تعمیر کیا گیا (۱۲) ہماری
کھیتیاں بارش کے پانی سے سیراب کی جاتی ہیں ۖ

۱۔ اس جملے میں لفظ الْجَنَّةُ مبتدا ہے۔ اگرچہ مؤخر ہے پھر بھی اَنّ کہ وجہ سے نصب دیکھا

۲۔ لَہُمْ خبر مقدم ہے ۖ

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو

دَعَا الرَّشِيدُ أَبَا الْفَضْلِ إِلَى بَيْتِهِ

اس طرح: (دَعَا) فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب،
از قسم ناقص واوی در اصل دَعَوُ، قاعدہ تعلیل نمبر (۱) کے مطابق واو
کوالف سے بدل دیا گیا ہے، ثلاثی مجرد،

(الرَّشِيد) آل حرف تعریف ہے، (مرشید) اسم صفتہ،
مشتق ہے رَشَدَ [بجہ دار ہونا] سے، مگر یہاں اسم علم ہے۔ واحد مذکر
از قسم صحیح، کیونکہ اس کے حروفِ اصلیہ میں کوئی حرف قلت یا ہمزہ نہیں
اور دو حرف ایک جنس کے بھی نہیں ہیں۔ معرب ہے۔

(أَبَا) اسم جامد، واحد مذکر۔ از قسم ناقص کیونکہ اصل میں
أَبُو ہے، واو حذف کر کے أَبْ بولا جاتا ہے۔ مضاف ہے اور حالت
نصبی میں ہے اس لئے أَبَا پڑھا جاتا ہے، معرب۔

(الْفَضْل) اسم مصدر ہے۔ یہاں اسم علم ہے، واحد مذکر
از قسم صحیح، معرب۔

(إِلَى) حرف جرّ، مبنی۔

(بَيْت) اسم، واحد، مذکر، نکرہ ہے مگر ضمیر کی طرف مضاف
ہونے کی وجہ سے معرفہ ہو گیا ہے۔ از قسم اجوف کیونکہ درمیانی حرف بی

معرب ہے۔

(۱) ضمیر مجرور، وَاَمَذْكَر غائب، مبنی،

تحلیل نحوی اس طرح

(دَعَا) فعل ماضی، مبنی (الرشید) فاعل ہے اس لئے

مرفوع ہے (آبَا) مفعول ہے اس لئے منصوب ہے مضاف بھی ہے

اس لئے اس کا نصب الف سے آیا ہے (دیکھو سبق ۲۰-۱۱)، (الفضل)

مضاف الیہ ہے اس لئے مجرور ہے۔ (إِلَى) حرف جار، (بیت)

مجرور (۲) ضمیر مجرور، مضاف الیہ ہے بیت کا اس لئے وہ

حالت جری میں ہے جار و مجرور مل کر متعلق فعل،

فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ

خبریہ ہوا +

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالثَّلَاثُونَ

الْأَمْرُ الْحَاضِرُ مِنَ النَّاقِصِ		الْمُضَارِعُ الْمُجْزُومُ مِنَ النَّاقِصِ		
		لَمْ يَلَقَ	لَمْ يَرْمِ	لَمْ يَدْعُ
		لَمْ يَلْقَا	لَمْ يَرْمِا	لَمْ يَدْعُوا
		لَمْ يَلْقَوْا	لَمْ يَرْمَوْا	لَمْ يَدْعُوا

الْأَمْرُ الْحَاضِرُ مِنَ التَّائِيصِ			الْمُضَارِعُ الْمُجْزُومُ مِنَ التَّائِيصِ		
			لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَلْقَ
			لَمْ تَدْعُوا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقِيَا
			لَمْ يَدْعُوْنَ	لَمْ يَرْمِيْنَ	لَمْ يَلْقَيْنِ
لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَلْقَ	أُدْعُ	إِرمِ	إِلْقَ
لَمْ تَدْعُوا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقِيَا	أُدْعُوا	إِرمِيَا	إِلْقِيَا
لَمْ تَدْعُوا	لَمْ تَرْمُوا	لَمْ تَلْقُوا	أُدْعُوا	إِرمُوا	إِلْقُوا
لَمْ تَدْعِي	لَمْ تَرْمِي	لَمْ تَلْقِي	أُدْعِي	إِرمِي	إِلْقِي
لَمْ تَدْعُوا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقِيَا	أُدْعُوا	إِرمِيَا	إِلْقِيَا
لَمْ تَدْعُونَ	لَمْ تَرْمِيْنَ	لَمْ تَلْقَيْنِ	أُدْعُونَ	إِرمِيْنَ	إِلْقَيْنِ
لَمْ أَدْعُ	لَمْ أَرْمِ	لَمْ أَلْقَ			
لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَلْقَ			

تنبیہ -۱- حالتِ مجزئی میں فعل ناقص کے مضارع اور امر کا لام کلمہ (حرف علت) پانچ صیغوں سے حذف کر دیا جاتا ہے اور سات صیغوں سے فون اعرابی گرا دیا جاتا ہے
 گرجع مؤنث کے دو صیغوں میں تغیر نہیں ہوتا کیونکہ وہ مبنی ہیں

اَلْمُضَارِعُ الْمَنْصُوبُ مِنَ النَّاقِصِ		اَلْمُضَارِعُ الْمَوْكُودُ مِنَ النَّاقِصِ	
لَنْ يَدْعُوَ	لَنْ يَرْمِيَ	لَنْ يَلْقَى	لَيْدَعُونَ
لَنْ يَدْعُوا	لَنْ يَرْمِيَا	لَنْ يَلْقَيَا	لَيْدَعُوَانِ
لَنْ يَدْعُوا	لَنْ يَرْمُوا	لَنْ يَلْقَوْا	لَيْدَعُونَ
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَلْقَى	لَتَدْعُونَ
لَنْ تَدْعُوا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِ
لَنْ يَدْعُونَ	لَنْ يَرْمِينَ	لَنْ يَلْقَيْنَ	لَيْدَعُونَا
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَلْقَى	لَتَدْعُونَ
لَنْ تَدْعُوا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِ
لَنْ تَدْعُوا	لَنْ تَرْمُوا	لَنْ تَلْقَوْا	لَتَدَعُونَ
لَنْ تَدْعِي	لَنْ تَرْمِي	لَنْ تَلْقَى	لَتَدَعِينَ
لَنْ تَدْعُوا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِ
لَنْ تَدْعُونَ	لَنْ تَرْمِينَ	لَنْ تَلْقَيْنَ	لَتَدْعُونَا
لَنْ أَدْعُوَ	لَنْ أَرْمِيَ	لَنْ أَلْقَى	لَأَدْعُونَ
لَنْ نَدْعُوَ	لَنْ نَرْمِيَ	لَنْ نَلْقَى	لَنَدْعُونَ

تنبیہ ۲۔ یزنی سے مضارع مؤکد، لیرمین، لیرمیان،

لیرمن، لیرمین، لیرمیان، لیرمینان الخ

لہ وہ ہرگز نہیں بلائیگا، لہ وہ ہرگز نہیں پھینکیگا، لہ وہ ہرگز نہیں لیاگا، لہ وہ ضرور ہی لیاگا،

اسْمُ الْفَاعِلِ

دَاعٍ (در اہل دَاعِی) دَاعِیَانِ دَاعُوْنَ دَاعِیۃٌ دَاعِیَتَانِ دَاعِیَاتٌ
 مرئی سے رَام، لقی سے لَاق، مگر آل لکایا جائے والداعی وغیرہ ہوگا۔

اسْمُ الْمَفْعُولِ

مَدْعُوٌّ مَدْعُوَانِ مَدْعُوْنَ مَدْعُوۃٌ مَدْعُوَاتٍ مَدْعُوَاتٌ
 مرئی سے مَرْمِیٌّ مَرْمِیَّانِ الخ اور لقی سے مَلِیْقٌ ہوگا۔

اسْمُ الظَّرْفِ

مَدْعِی (در اہل مَدْعِی) مَدْعِیَانِ { مَدْعِی (در اہل مَدْعِی)
 مَدْعَاۃ (در اہل مَدْعِی) مَدْعَاَتَانِ }
 مرئی سے مَرْمِیٌّ اور لقی سے مَلِیْقٌ ہوگا۔

اسْمُ الْآلَةِ

مَدْعِی (= مَدْعُو) مَدْعِیَانِ { مَدْعِی (= مَدْعِی)
 مَدْعَاۃ (= مَدْعُوۃ) مَدْعَاَتَانِ }
 مَدْعَاۃ (= مَدْعَاو) مَدْعَاوَانِ مَدْعِی (= مَدْعِی)
 اسی طرح مَرْمِیٌّ اور مَلِیْقٌ وغیرہ ہوگا۔

اسْمُ التَّفْضِيلِ

أَدْعِی (أَدْعُو) أَدْعِیَانِ أَدْعُوْنَ یا أَدْعِی
 دُعُوۃ یا دُعِیَا دُعُوَاتٍ یا دُعِی

الصَّرفُ الصَّغِيرُ مِنَ النَّاقِصِ لِلثَّلَاثِ الزَّيْدِ

الماضی	المضارع	الامر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
۱۔ اَلْتَقَى	يُتَلَقَى	اَلتَقِ	مُتَلَقٍ	مُتَلَقًى	اِلْتِقَاءٌ لَهُ
۲۔ لَقِيَ	يُلَقَى	لَقِ	مُلَقًى	مُلَقًى	تَلْقِيَةٌ لَهُ
۳۔ لَاقَى	يُلَاقَى	لَاقِ	مُلَاقٍ	مُلَاقًى	مُلَاقَاةٌ بِالْفَاءِ
۴۔ تَلَقَى	يَتَلَقَى	تَلَقَّ	مُتَلَقًى	مُتَلَقًى	تَلَقًى لَهُ
۵۔ تَلَاقَى	يَتَلَاقَى	تَلَاقَ	مُتَلَاقٍ	مُتَلَاقًى	تَلَاقٍ لَهُ
۶۔ اِنْقَضَى	يَنْقَضَى	اِنْقَضِ	مُنْقَضٍ	مُنْقَضًى	اِنْقِضَاءٌ
۷۔ اِلْتَقَى	يَلْتَقَى	اِلْتَقِ	مُلْتَقًى	مُلْتَقًى	اِلْتِقَاءٌ
۸۔ اِرْعَوَى	يُرْعَوَى	اِرْعَوِ	مُرْعَوًى	مُرْعَوًى	اِرْعَافٌ
۹۔ اِسْتَلَقَى	يَسْتَلَقَى	اِسْتَلِقِ	مُسْتَلَقٍ	مُسْتَلَقًى	اِسْتِلْقَاءٌ

مذکورہ گردانیں دیکھ کر تعلیل کے چند نئے قاعدے تم
 بخوبی سمجھ سکتے ہو جو حسب ذیل ہیں :-

قاعدہ تعلیل نمبر (۱۸) اِی، اِی، اَو اور اُی سے اِ
 ہو جاتا ہے : دَاعُو سے دَاجِع، تَلَاقًى (برندن تفاعل) سے تَلَاقٍ،
 مگر آخر میں تنوین نہ ہو تو اِی بن جائیگا : اَلدَّاعِی، اَلتَّلَاقِ
 اسی طرح مَدَاعُو سے مَدَاعِی (جمع اسم ظرف از دَعَا) مَرَامِی سے مَرَامِی

لے ڈالنا، لے کسی کو کوئی چیز دے دینا، لے ملاقات کرنا، لے لےنا، لے لے لینا، لے آئے سائے آنا،
 لے تمہارا، لے آئے سائے آنا، لے باز آنا، لے چت لینا

تنبیہ ۳۔ ناقص سے ہر ایک اسم فاعل میں اور باب
 ۴ اور ۵ کے مصادر میں یہ قاعدہ جاری ہوتا ہے +
 قاعدہ تعلیل نمبر (۱۹) اُو اور اُی سے اُی بن جاتا ہے
 مَدْعُو سے مَدْعٰی (واحد اسم ظرف) مُلْقٰی سے مُلْقٰی (اسم مفعول
 از اَلْقٰی +

تنبیہ ۴۔ ناقص سے ثلاثی مزید کے ہر ایک اسم
 مفعول میں یہ قاعدہ جاری ہوگا +
 قاعدہ تعلیل نمبر (۲۰) اُوئی سے اُی ہو جاتا ہے جیسے
 مَرْمُوءِ سے مَرْمِئ (اسم مفعول از مَرْمِئ)، مَرْمُوءِ سے مَرْمِئ
 از مَرْمِئ +

تنبیہ ۵۔ مذکورہ گردانوں کے مصادر میں قاعدہ تعلیل
 نمبر (۱۳) جاری کیا گیا ہے، اِلْقَائِ سے اِلْقَاءٌ وغیرہ +
 تنبیہ ۶۔ ناقص سے باب فَعَّل کا مصدر بجا
 تَفْعِیل کے تَفْعِیل کے وزن پر آتا ہے: لَقِی سے
 تَلْقِیَہ، سَمِعَ سے تَسْمِیَہ +

تنبیہ ۷۔ ناقص واوی ثلاثی مجرد کے باب
 نَصَرَ، سَمِعَ اور کَرَّمَ سے آیا کرتا ہے: دَعَا یَدْعُو،

مَرْضَى يَرْضَى اور سَرَوْ يَسْرُو۔ اور ناقص یا ثی
باب ضَرْبَ، فَتَحَ اور سَمِعَ آتا ہے: سَرَى
يَرْمِي، سَعَى يَسْعَى اور لَقِيَ يَلْقَى +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳

بَغَى (ض۔ ی) چاہنا۔ بَغَى (س)	بَغَى (ض۔ ی) نماز پڑھنا۔ [علیہ]
باغی ہونا	دود پڑھنا۔ رحمت بھیجنا
اَبْتَغَى (ی۔ ۷) چاہنا	قَضَى (ض۔ ی) حکم کرنا فیصلہ کرنا
اَبْتَغَى (ی۔ ۶) مناسب ہونا ہر	لَاقَى (ی۔ ۳) ملاقات کرنا سامنے آنا
مَضَاع (یَبْتَغَى) ہی کثیر الاستعمال ہے	مَشَى (ی۔ ۲) شام کا سلام کرنا یعنی
اِسْتَجَابَ (و۔ ۱۰) قبول کرنا	مَسَاكَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ کہنا
بَالَى (ی۔ ۳) پروا کرنا	مَشَى (ض۔ ی) چلنا
بَلَّغَ (۲) پہنچا دینا	مَضَى (ی۔ ۲) گزارنا
تَحَابَّ (۵) باہم محبت رکھنا	نَادَى (ی۔ ۳) پکارنا مینادی کرنا
تَمَنَّى (ی۔ ۲) آرزو کرنا	نَهَى (ف۔ ی) روکنا۔ منع کرنا (۷) روکنا
سَعَى (ف۔ ی) کوشش کرنا۔ دوڑنا	هَدَى (ض۔ ی) ہدایت کرنا۔ ٹھیک
صَبَحَ (۲) صبح کا سلام کرنا یعنی صَبَّحَكَ	راستہ بتلانا (۷) ہدایت قبول کرنا۔
اللّٰهُ بِالْخَيْرِ کہنا	ٹھیک راہ پر چلنا (۱) بد راہ دینا
	(۵) باہم ایک دوسرے کو خوشگوار گفتگو کرنا

<p>غَالِ مَهْنَا غَايَةً اَنْتَا غَيٌّ (غَوًى کا مصدر ہے) بہکنا۔ گراہی مَرَحًا اِتراتے ہوئے۔ اکر تے ہوئے مِیْلَادُ پیدائش۔ پیدائش کا وقت یادوں ہلا کیوں نہیں؟</p>	<p>أَبْلَقُ چلا مُنِيَّةٌ خواہش۔ آرزو بَيْعٌ (مصدر ہے بَاعَ کا) بیچنا خرید و فروخت تَهْلِكَةُ ہلاکی جِبْهَةٌ پیشانی رَخِيصٌ سستا عَنِي غالباً۔ اُمید ہے</p>
<p>مشق نمبر ۳۳</p>	
<p>وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اللَّهُ يُمَسِّيكَ بِالْخَيْرِ الْحَمْدُ لِلَّهِ يَا أَسْتَادِي مَضَيْتِ أَيَّامَ الْعُطْلَةِ عَلَى جَبَلِ شَمْلَه فِي أَحْسَنِ الْأَحْوَالِ الْحَمْدُ لِلَّهِ صَلَّيْتَ الْعَصْرَ نَعَمْ يُصَلِّي بِنَا أَبُوْنَا دَعْوَتُهُ فَقَالَ أَنَا إِنِّي خَلَقَكَ أَعْطَانِيهِ صَدِيقِي خَالِدُ</p>	<p>(۱) السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، مَسَاكُمُ اللَّهُ بِالْخَيْرِ (۲) عَسَى أَنْ تَكُونِ مَضَيْتِ أَيَّامَ الْعُطْلَةِ بِالْهَنَاءِ وَالْعَافِيَةِ يَا حَامِدُ (۳) هَلْ صَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟ (۴) هَلْ تُصَلُّونَ مَعَ الْجَمَاعَةِ؟ (۵) أَدْعُ أَخَاكَ (۶) مَنْ أَعْطَاكَ هَذَا الْكِتَابَ؟</p>

(٤) فَمَا أُعْطِيَتْهُ فِي الْعَوِضِ
(٨) فَيَنْبَغِي لَكَ أَنْ تُهْدِيَهُ يَوْمَ
مِيلَادِهِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَادُوا وَتَحَابُّوا

(٩) هَلْ تَشْتِي مَعَنَا إِلَى بَيْتِ
الْأَسَازِ السَّيِّدِ سَعِيدِ الْهَاشِمِيِّ
(١٠) فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فِي السُّجْدِ الْجَامِعِ
وَأَمْسِ مَعِيَ بَعْدَ الصَّلَاةِ
هُنَاكَ

(١١) بِكُمْ اشْتَرَيْتَ هَذَا الْخِصَانِ
الْأَبْلَقُ يَأْفُودُ؟
اشْتَرَيْتُهُ بِعِشَّةٍ وَعِشْرِينَ
رُبِيَّةً

(١٢) رَخِيصٌ، مَا هُوَ بِغَالٍ اشْتَرِ
لِي مِنْ نَضْلِكَ مِثْلَ هَذَا الْخِصَانِ
إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

(١٣) لَكِنْ لَا تَشْتَرِ لِي خِصَانًا أَبْلَقَ
إِنِّي أَحِبُّ الْأَسْوَدَ الَّذِي فِي
عَقْرَتِهِ بَيَاضٌ
أَحْسَنَتْ! سَأَشْتَرِي لَكَ كَمَا

(١٤) كَمْ تَعَلَّمُ الْإِنْكِلَبِي وَابِشْ
تَبْغِي مِنْهُ يَا أَحْمَدُ!
أَتَشْتِي أَنْ أَكُونَ دُكُورًا مَاهِرًا
لَاخِذِمَ الرِّضَى

(۱۵) هَلْ سَمِعْتَ مَا كُلُّ مَا
يَمْنَى الْمَرْءُ بِذِرْكِهِ

نعم سمعت، لكن لست بقايط
ولا أبالي به، أريد أن أسعى
حتى أدرك ما أتمناه فإن الله
لا يضيع أجر المحسنين

(۱۶) أَحْسَنْتَ يَا أَحْمَدُ، مَنِيَّتَكَ
مُبَارَكَةً، جَعَلَ اللَّهُ سَعْيَكَ
مَشْكُورًا وَبَلَغَكَ غَايَةَ مَا
تَمَنَّاؤُ

أمين، أدع لي يا شيخ دأيتما
في أوقاتك المخصوصة فإن
دعوة الصالحين مستجابة.

مِنْ الْقُرْآنِ

(۱) إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ (۲) ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ
بِالْحِكْمَةِ وَالتَّوَعُّظِ الْحَسَنَةِ (۳) ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً
(۴) لَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي [وَإِخْشَوْنِي] إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (۵) مَا
آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (۶) وَلَا تَقْلُوبُوا
بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ (۷) لَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا
(۸) لَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا (۹) قَالَ أَلْقَاهَا يَا مُوسَى فَلَمَّا
الْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَى (۱۰) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَوَدَّى

له پهلایا میهنی نہیں، در امر مولیٰ می جو کہ، علیہاں اذالکے میں ناگہاں

لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ
 (۱۱) فَأَقِمْ وَفِئْتِ مَا أَنْتَ قَاضٍ إِنَّمَا تَقْضِي هَذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا
 (۱۲) فَسَيَكْفِيكَمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (۱۳) أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ
 عَبْدَهُ (۱۴) إِنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَّةٍ [حَسَابِي] (۱۵) يَا
 أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً

اشعل

يَا أَيُّهَا الرَّجُلُ التَّعَلَّمْ غَيْرَهُ هَلَّا لِنَفْسِكَ كَانَ ذَا التَّعَلُّمِ
 ابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَالْعَمَلُ عَنْ غَيْرِهَا فَإِذَا تَمَهَّتْ عَنْهُ فَأَنْتَ حَكِيمٌ
 فَهَذَا لِيَسْمَعَ مَا تَقُولُ وَيُتَذَكَّرَ بِالْقَوْلِ مِنْكَ وَيَنْفَعُ التَّعَلُّمِ

(ابوالاسود الدؤلی المتوفی ۷۰ھ)

ذیل کے جملے میں جتنے افعال ہیں ان کے صیغے، اقسام اور صلیت پہاڑو
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَوَدَّيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ
 فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ، ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ
 تَعْلَمُونَ۔

لے اس کے آخر کی ہر آندہ اس کے کچھ معنی نہیں ہیں + لے ڈا اسم اشارہ ہے۔ "وہ"۔

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالثَّلَاثُونَ

الْفِعْلُ اللَّفِيفُ وَفِعْلُ رَأَى

۱۔ لفیف وہ فعل یا اسم ہے جس کے حروف اصلیہ میں دو حرف علت ہوں اس کی دو قسمیں ہیں :-

(۱) لفیف مقرون جس میں دونوں حرف علت باہم قرین (متصل) ہوں؛ رَءَى (= رَءَى۔ روایت کرنا) گویا یہ اجوف اور ناقص کا مجموعہ ہے؛

(۲) لفیف مفروق جس میں دونوں حرف علت کے درمیان کوئی حرف صحیح حائل ہو؛ وَثَى (= وَثَى۔ بچانا) گویا یہ مثال اور ناقص کا مجموعہ ہے؛

۲۔ لفیف مقرون میں تو صرف ناقص کے تغیرات ہونگے اور مفروق میں مثال اور ناقص دونوں کے۔ پس رَءَى کی گردان رَئَى کے قیاس پر تم خود کر سکتے ہو۔ اور وَثَى کی صرفہ غنیم ہم نیچے لکھ دیتے ہیں اس کی صرف کبیر تم خود بنا لینا۔

الماضی المضارع الامر اسم الفاعل المفعول المصدّر
وَثَى يَوثِي (= يَوثِي) يَ (= يَوثِي) وَثَى مَوْثِي وَثَايَةٌ

تنبیہ ۱۔ ق (ا) اصل میں اَوْقَى تھا۔ واو بروئے قاعدہ
تعلیل (۱۳) حذف کر دیا گیا اور ی حالت جزمی کی وجہ
سے گرا دی گئی +

امر کی پوری گردان اس طرح ہوگی : ق، قَبَا، قَوَا، قِ،
قَبَا، قَبِنَ

باب اِفْتَعَلَ سے وَقَى کی مزید اِثْنَى (= اَوْقَى)، يَثْقِي،
اِثْنَى، مُثْقِي، اِثْنَاءُ (ثندہ بچنا۔ پرہیز کرنا) +

تنبیہ ۲۔ اِثْنَى اصل میں اَوْقَى تھا۔ حسب قاعدہ
تعلیل (۱۳) واو کو ت سے بدل دیا گیا اور ی کو حسب قاعدہ
تعلیل (۱) الف سے بدلا گیا +

۳۔ فعل سَرَّوْی (دیکھنا۔ سمجھنا)

(۱) ظاہر ہے کہ سَرَّوْی میں عین کلمہ ہمزہ ہونے کی وجہ سے
مہموز العین ہے اور لام کلمہ ی ہونے کی وجہ سے ناقص ہے۔
(۲) اس کی ماضی کی گردان تو سَرَّوْی جیسی ہوگی۔ مگر مضارع
اور امر سے ہمزہ حذف کر دیا جاتا ہے چنانچہ مضارع کی گردان
اس طرح ہوگی :-

یُورِی، یُورِیَان، یُورُون، تُورِی، تُورِیَان، یُورِین، تُورِی،
تُورِیَان، مُورُون، مُورِین، مُورِیَان، مُورِین، اُورِی، اُورِی +

تنبیہ ۳۔ فعل مرئی کا مضارع مجھول یعنی یُورِی
تُورِی کبھی گمان کرنے کے معنی میں آتا ہے اور اکثر تعجب کے موقع پر
استعمال ہوتا ہے، ہَلْ تُورِی (کیا تو خیال کرتا ہے؟) اس طلب
کے لئے کبھی یا تُورِی بھی ہوتے ہیں +

(۳) اور امر حاضر کی گردان یوں کی جائیگی :-

سَرِ سَرِیَا سَرُوا سَرِی سَرِیَا سَرِین
تنبیہ ۴۔ مرئی کا ماضی اور مضارع ہی اکثر استعمال
ہے۔ امر حاضر کا استعمال شاید ہی ہوتا ہو۔ اس معنی میں اکثر
اُنظر کا استعمال کرتے ہیں اور جدید محاورے میں اکثر لفظ شَفْ
(دیکھ) کا استعمال ہوتا ہے +

(۴) اسم فاعل "سَرَاءُ" مثل سَرَام کے اور اسم مفعول
مَرُوعِی مثل مَرُوعِی کے +

(۵) ابواب ثلاثی مزید میں سے صرف باب اَفْعَل میں
همزہ گرا دیا جاتا ہے :-

اُورِی یُورِی اُورِ مَورِی مَورِاءِ اِراءِ

تنبیہ ۵۔ آخر کے تین صیغوں میں خلاف قیاس ہمزہ کو عین
کلمہ کی جگہ سے ہٹا کر لام کلمہ کی جگہ لایا گیا ہے اور یہی کو عین
کلمہ بنا کر اجوف (مُرِنِدٌ - مُفْنِیْدٌ) کی مانند یہ صیغے بنائے
گئے ہیں +

تنبیہ ۶۔ ابواب مزید سے امر حاضر بھی برابر مستعمل ہے +
(۶) باقی ابواب مزید میں ہمزہ حذف نہیں ہوتا۔ ان کی
گردانیں ناقص کی طرح کر لو :-

باب فاعل سے سَرَاءُ، یُرَاءُ، مُرَاءُ، مُرَاءُ، یُرَاءُ، یُرَاءُ
باب افعَل سے اِسْرَاءُ، یُرْتَأُ، اِسْرَاءُ، مُرْتَأُ، اِسْرَاءُ، اِسْرَاءُ
۴۔ سَرَوِیُّ یُرْزِی (سیراب ہونا)، قَوِیُّ یَقْوِی (قوی ہونا)،
سَوِیُّ یَسْوِی (برابر ہونا) لفیف مقرون ہیں۔ ان کی گردانیں
ناقص یائِی (لِیْقِیَ یَلْقِی) جیسی ہونگی۔ چونکہ یہ سب لازم ہیں اس
لئے اسم فاعل کی بجائے ان سے اسم صفة فَعِیل کے وزن پر آتا
ہے: سَرَوِیُّ (سیراب)، قَوِیُّ (مضبوط)، سَوِیُّ (برابر) +

۵۔ حَیِّ (در اصل حیو) زندہ ہونا، مضارع یَحْیِی، اسم صفة
حَیِّ (زندہ) +

لے مضرب کھادے کے لئے کوئی کام کرنا + لے غور کرنا۔ شک کرنا +

باب اَفْعَلَ سے اَخِي، يُخِي، اَخِي، مُخِي، اَحْيَا،

(زندہ کرنا)۔

باب فَعَّلَ سے حَيَّ، يُحَيِّي، حَيَّ، يُحْيِيَّة [مصدر]۔ (زندہ

رکھنا۔ مراسم آداب و سلام بجالانا)۔

باب اِسْتَفْعَلَ سے اِسْتَعِي، يَسْتَعِي، اِسْتَعِي،

اِسْتَحْيَا (شرمانا۔ زندہ رہنے دینا)۔

اس میں سے پہلی گراکریں بھی کہتے ہیں: اِسْتَعِي، يَسْتَعِي،

اِسْتَعِي۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۲

طَرَحَ (ف) پھینک دینا۔ ڈال دینا

عَتَبَ (ض) عتاب کرنا۔ ملامت کرنا

لَقِيَ (ی-۲) کسی کو کوئی چیز دے دینا

(۴) حاصل کرنا

مَاتَ (ن-و) مرنا (۱) مار ڈالنا

وَلِيَ (ی-ح) قریب ہونا۔ متصل

ہونا (۲) والی بنانا۔ پیٹھ پھیرنا

(۴) والی ہونا۔ دوست رکھنا۔ پیٹھ پھیرنا

اَبْدَى (ی) ظاہر کرنا

تَجَرَّعَ (م) گھونٹ گھونٹ پینا

حَالَ (ن-و) حامل ہونا۔ آڑے آنا

اِرْتَاحَ (ی-و) راحت پانا

رَوَى (ض) روایت کرنا

سَرَوَى (س) سیراب ہونا (۱) سیراب کرنا

نَزَلَ (ی-و) زائل ہونا۔ دفع ہونا

سَهَا (ن-و) بھولنا۔ غفلت کرنا

سَهَا (اسم فاعل) بھولنے والا

اِسْتِقَاءُ (مصدر) ترقی کرنا	فُسُوقٌ، سَبٌّ، شَتْمٌ گالی گلوچ
اُسْبُوْعُ (ج) اَسَابِیْعُ ہفتہ سات دن	فِرَاسَةٌ عقل کی تیزی
اُسْرَةٌ خاندان۔ گنہ۔ گھروالے	قَفَا (ج) اَقْفِیَّةٌ پیٹھ
اَلْاَنَاءُ (ج) اَنَاءٌ دن کا حصہ۔ دن بھر	قَطُّ کہیں نہیں (زمانہ ماضی کی نفی کے لئے آتا ہے)
جَہَةٌ طرف۔ سبب	کِتَابٌ۔ رِسَالَةٌ مَكْتُوبٌ خط
خَزِیْنٌ عَمَلِیں	لَا یَسْتَمِاْ خُصُوصًا
حَیْثُ جگہ	كَأَنَّكَ گویا کرتا
حَوْنٌ مہربان	مَنَامٌ نیند
رَشَادٌ سیدھا	نَضْرَةٌ تازگی
سَبْرٌ رفاہ	وَقُوْدٌ ایندھن
غَصَّةٌ (ج) غُصَصٌ گلے میں رکنے والا	وَبِلٌّ بڑی مصیبت۔ عذاب
گھونٹ یا لقمہ	مَاعُوْنٌ گھر میں رہنے کی چیزیں کا ذخیرہ
غِنٰی تو نگر۔ بے نیازی	

سبق نمبر ۳۴

(۱) قِ قَاكَ [دیکھو درس] اَكْبٰی لَا یُضْرَبُ قَفَاكَ (۲) اِسْتَحْ مِنْ
 اللہ (۳) هَلَّا تَسْتَحْيُونَ يَا اُولٰٓءِیْہِ (۴) لَمْ لَا تَقِ لِسَانَكَ
 مِنَ الْكِذْبِ وَالْفُسُوقِ (۵) اِتَّقِ اللہ وَاتَّقِ الْمَعْصِیَةَ

- (۷) كَانَ وَلِي هُرُونُ الرَّشِيدِ عَبْدًا حَبَشِيًّا عَلَى مِصْرَ
 (۸) لَمْ أَرِ مِثْلَ هَذِهِ الْبَنَةِ قَطُّ (۸) مَالِي أَرَاكَ حَزِينًا
 (۹) هَلْ رَأَيْتُمُوْنِي آتِي ابْنَ إِلَيْكُمْ (۱۰) مَا تَرَى فِي هَذِهِ
 الْمَسْئَلَةِ إِلَيْهَا الْفَاضِلُ (۱۱) أَرَى أَنَّ رَأْيَكُمْ صَحِيحٌ
 (۱۲) أَرِنِي كِتَابَكَ (۱۳) أُعْبِدُ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تُكُنْ تَرَاهُ
 فَإِنَّهُ يَرَاكَ [الْحَدِيثُ] (۱۴) اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ
 يَرَى بُنُورَ اللَّهِ [الحديث] (۱۵) أَتَرُونَ هَذِهِ [الْمَرْءَةَ]
 طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟ [الحديث] (۱۶) كَانَ فِرْعَوْنُ
 يَقْتُلُ أَبْنَاءَ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَيَسْتَحْيِي بَنَاتِهِمْ (۱۷) رَزَيْنَا
 هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (۱۸) هَذِهِ الْحِكَايَةُ مَرْوِيَّةٌ
 عَنِ الْأَصَمِيِّ (۱۹) نَهْرُ النَّيْلِ يَزِيحُ مَزَارِعَ مِصْرَ

أَشْعَارُ

- (۲۰) وَلَمْ أَرِ بَعْدَ الدِّينِ خَيْرًا مِنَ الْفَقْرِ + وَلَمْ أَرِ بَعْدَ الْكُفْرِ شَرًّا مِنَ الْفَقْرِ
 (۲۱) قُلُوبُ الْأَصْفِيَاءِ لَهَا عَيُونٌ + تَرَى مَا لَا يَرَاهُ النَّاطِرُونَ

مِنَ الْقُرْآنِ

- (۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا
 لَه مَالِي كِيا ہے مجھے، یعنی کیا سبب؟ اس میں ما استفہام کے لگے ہیں، لہ ما مرسلہ ہے، یعنی چیز

النَّاسِ وَالْحِجَارَةُ (۲) فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ
 نَضْرَةً وَسُرُورًا (۳) الْمُرْتَكِفِ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ؟
 (۴) قَالَ إِبْرَاهِيمُ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ
فَانْظُرْ مَاذَا تَرَى؟ (۵) قَالَ [مُوسَى] رَبِّ أَمِرْنِي أَنْظُرَ
إِلَيْكَ، قَالَ لَنْ تَرَانِي (۶) قَوْلٌ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ
صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ وَيَتَمَتَّعُونَ بِالْمَاعُونِ
 (۷) إِذْ قَالَ [إِبْرَاهِيمُ] رَبِّي الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ قَالَ
إِلَهِكَ الْكَافِرُ أَنَا أَحْيِي وَأُمِيتُ (۸) وَإِذَا حُجِّتُمْ بِحَجَّتِهِ
فُحِيتُوا بِأَحْسَنِ مِنْهَا أَوْ رُدُّوْهَا

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

- (۱) اپنا منہ بچاؤ تاکہ تمہاری پیٹھ پر مار نہ پڑے [تمہاری پیٹھ ماری
 نہ جائے] (۲) تم اپنی زبان گالی گلوچ سے کیوں نہیں بچاتے؟ (۳) آ
 میری بہن! اللہ سے ڈر اور گناہ سے بچ (۴) ہم نے کبھی مثل اس
 پھول کے نہ دیکھا (۵) کیا تو دیکھ رہا تھا کہ ہم تیری طرف آرہے ہیں؟
 (۶) اے عالمو! اس مسئلہ میں آپ کی کیا رائے ہے [آپ کیا دیکھتے
 ہیں؟] (۷) ہماری رائے ہے [ہم دیکھتے ہیں] کہ وہ صحیح نہیں ہے
 (۸) اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو کیونکہ اگر

تم اُس کو نہیں دیکھتے تو وہ [تو] تمہیں بیشک دیکھ رہا ہے (۹) ایمان والے اللہ کے نور سے دیکھتے ہیں پس تم اُن کی تیز بینی [فراستہ] سے ڈرو (۱۰) مجھے تم اپنی کتابیں بتاؤ [دکھلاؤ] (۱۱) مسلمانوں کے خلیفہ نے مجھے بغداد پر گورنر [والی] بنایا (۱۲) ایمان والے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو [دوزخ کی] آگ سے بچائیں (۱۳) اے لڑکیو! اللہ سے شرم کیا کرو اور اسی سے ڈرا کرو +

« كِتَابٌ مِّنْ وَّالِدٍ اِلٰی وَلَدٍ »

وَلَدِی الْعَزِیزُ

الْسَّلَامُ عَلَیْكَ وَمَرْحَمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ - مَا لَكَ يَا بُنْتٰی مَضَّیْتَ شَهْرَیْنِ وَلَمْ تَكْتُبِ لَنَا سَطْرَیْنِ ؛ حَتّٰی نَقِفَ عَلٰی اَحْوَالِكَ وَسَیْرِكَ فِی الْعِلْمِ - اَمْرَضُ حَالَ بَیْنِكَ وَبَیْنَ اِمْرَسَالِ الْمَكْتُوبِ ؛ اَمْ عَدَمُ تَحَاجِّكَ فِی الْاِمْتِحَانِ دَعَاكَ اِلٰی هَذَا الشُّكُوْبِ الْمَعْتُوبِ ؟

كَيْفَ بُدِیْ عَلٰی الْقِرْطَاسِ حَالَ قُلُوْبِنَا ؛ لَا سِیَّمَا

۱۔ اصل میں یا وَلَدِی الْعَزِیزُ ہے۔ حرفِ ندا مند ہے۔ [وَلَدًا] منبذی مضاف ہوئی ہے جو سے حالتِ نصبی میں ہے (دیکھو درس ۱۱-۶) اگر ضمیر مشکم کی وجہ سے زبر نہیں پڑھا جاسکتا [الْعَزِیزُ] وَلَدِی کی صفت ہے اس لئے وہ بھی منصوب ہے +

حَالُ أَمِكَ الْحَوْنَةُ يَا لَيْتَ كُنْتَ تَذِيرُنِي كَيْفَ تَجْتَرَعُ أَمَّكَ
 عُصَصَ الْهُمُومِ وَالْأَفْكَارِ أَفَاءَ اللَّيْلِ وَأَطْرَافِ النَّهَارِ
 أَلَمْ تَرَ إِلَى رُفَقَاءِكَ السُّعْدَاءِ كَيْفَ يَكْتُبُونَ كُلُّ سَبْعٍ
 مَكْتُوبًا إِلَى أَسْرَتِهِمْ، فَتَرْتَاحُ صُدُورُهُمْ وَيَسِرُّ قُلُوبُهُمْ
 وَتَحْنُ مِنْ جَهَنَّمَ مُبْتَلُونَ فِي الْهُمُومِ وَالْأَحْزَانِ، لَا يَهْنَأُ
 لَنَا طَعَامٌ وَلَا لِرُقَادٍ.

اِرْحَمْنَا يَا بَنِيَّ وَأَفِدْنَا عَمَّا أَنْتَ عَلَيْهِ لِيُطْمَئِنَّ
 قُلُوبُنَا وَتَرْوُلَ عَمَّا الْأَفْكَارِ۔

نَدْعُوكَ دَائِمًا أَنْ يَحْفَظَكَ اللَّهُ مَعَ الْعَافِيَةِ وَالْهَنَاءِ
 وَيَرْزُقَكَ عِلْمًا يَهْدِيكَ إِلَى سَبِيلِ الرَّشَادِ وَالْإِرْتِقَاءِ وَالسَّلَامِ
 وَاللَّذَّكَ

خالد

الدَّرْسُ الْخَامِسُ مِنَ الثَّلَاثِينَ

بَقِيَّةُ أَبْوَابِ الثَّلَاثَةِ الْمَزِيدِ

۱۔ پہلے حصے میں ثلاثی مزید کے دس ابواب لکھے گئے ہیں

وہی کثیر الاستعمال ہیں اور قرآن مجید میں انہی کا استعمال ہوا ہے +

باقی دو باب یعنی ثلاثی مزید کا گیارہواں اور بارہواں باب
جو قلیل الاستعمال ہیں ذیل میں لکھے جاتے ہیں :-

(۱۱) اِفْعَوْعَلْ : اِخْشَوْشَنْ (بہت سخت ہونا)

اِخْشَوْشَنْ يَخْشَوْشَنْ اِخْشَوْشَنْ مُخْشَوْشَنْ اِخْشِيشَانْ

(۱۲) اِفْعَوْلْ : اِجْلَوْدْ (تیز دوڑنا)

اِجْلَوْدْ يَجْلَوْدْ اِجْلَوْدْ مُجْلَوْدْ اِجْلَوَادْ

تنبیہ ۱۔ مذکورہ دونوں ابواب لازم ہیں اس لئے اسم

مفعول نہیں لکھا گیا۔ دونوں ابواب کے معنی میں بالغہ پایا جاتا ہے

۲۔ کتب صرف میں ثلاثی مزید کے اور بھی کئی ابواب لکھے

ہیں۔ ان میں سے اکثر فَعْلَلْ (مرباعی مجرود) کے ہم وزن ہیں۔ اور

باقی چند ابواب رباعی مزید کے تینوں ابواب (تَفَعَّلَلْ، اِفْعَنْلَلْ

اور اِفْعَلَلْ) کے ہم وزن ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ ان میں اصل حروف

تین ہی ہیں۔ وہ تمام ابواب بہت کم استعمال ہوتے ہیں۔ اس

لئے اس ابتدائی کتاب میں انھیں درج کرنے کی ضرورت نہیں +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۳

اِجْلَوْدْ گاوں گاوں پھرتے رہنا

اِخْرَوَطْ (۱۲) لکڑی کا ترشنا

اِحْدَوْدَبْ (۱۱) کوزہ پشت ہونا

اِخْلَوَلَقْ (۱۱) کپڑے کا پُرانا ہونا

زیریں ہیأت فیشن	اَعْلَوْطَ (۱۲) اونٹ کی گردن پکڑ کے چڑھنا
ظہر (ج اظہار) پیٹھ	اَمْلُوخَ (۱۱) پانی کا کھارا ہونا
عُرْفَةُ (ج عِرَاف) پانی کا گھونٹ	سَبَقَ (ض) آگے بڑھنا
(ج عُرْف) کمرہ - بالاخانہ	كَادَ (يَكَادُ) قریب ہونا
فَاخِرَةُ اَعْلٰی درجے کی - امیرانہ	اَرْنِيكَ (ج اَرَائِكَ) زینت دار کرسی
	جَوَادُ (ج جِيَاد) گھوڑا نیز قار بھی آدمی

مشق نمبر ۳۵

(۱) اِحْدَوْدَبَ الرَّجُلُ وَاخْشَوْشَ ظَهْرَهُ (۲) اِخْلَوْلَقَتْ
 ثِيَابُ الْعَبْدِ (۳) اَعْلَوْطَنَا النَّاقَةُ فَاجْلَوْدَتْ وَكَادَتْ
 تَسْبِقُ الْاَفْرَاسَ (۴) اِخْرَوْطَ اَيْهَا التَّجَارُ ذَاكَ الْخَشَبَ
 وَاصْنَعْ مِنْهُ اَرْنِيكَ فَاخِرَةً (۵) اَمْلُوخَ مَاءَ التَّهْرِ حَتَّى
 لَا يَقْدِرَ أَحَدٌ أَنْ يَشْرِبَ مِنْهُ عُرْفَةً وَاحِدَةً (۶) قَدْ
 تَجَلَوْدَ النَّاقَةُ حَتَّى تَسْبِقَ الْجِيَادَ (۷) اِجْلَوْلَيْنَا بِلَادًا
 وَقُرَى كَثِيرَةً لِنَلْتَقِيَ عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلِصِينَ فِي خِدْمَةِ الْإِسْلَامِ
 وَالسُّلَيمِينَ لَكِنْ مَا وَجَدْنَا غَيْرَ رَجُلٍ وَهُوَ فِي زُرِّي الْأَغْنِيَاءِ
 فَالْقِينَاءُ مُخْلِصًا، غَيْرَ مُرَاءٍ، حَرِيصًا عَلَى أَحْيَاءِ عِظَةِ السُّلَيمِينَ

۱۔ وہ علفہ حتی کے بعد مضارع کو نصب دیا جاتا ہے (دیکھو درس ۲-۴)۔
 ۳۔ اَلْفِی (۱-ی) پانا

«کِتَابٌ مِنْ تَلْمِیْذِ اِلٰی اَبِیْهِ»

اِلٰی حَضْرَةِ الْوَالِدِ الْمَكْرَمِ

السَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهُ۔ وَصَلِّیْ یَا اَبِی الْعَطُوفُ کِتَابُکَ الْغَزِیْرُ
 بِالْاَمْسِ فَعِلْتُ مِنْ عُنْوَانِ الْغِلَافِ مَصْدَرُ الشَّرِیْفِ، نَقَبْتُهُ اِکْرَامًا ثُمَّ
 نَفَضْتُهُ مُشْتَاقًا اِلٰی اَخْبَارِکُمْ السَّائِةِ وَاِذَا هُوَ یَمِیْنِیْ بِسِهَامِ الْعِتَابِ وَیَنْصَنِیْ
 عَلٰی الْقَلْقِ وَالْاَلَمِ مَا لِحَقِّکُمْ وَلَا سِتِیْ لَا اُمِی الْحَوْنِیَّةَ، فَمَا تَمَحُّتُ قِرَاءَتَهُ حَتّٰی
 اَمْطَرْتُ عَیْنَایْ دُمُوعَ التَّدَمُّعِ وَاَخَذْتُ الْوَمَّ نَفْسِی، فَالْعَفْوُ الْعَفْوِیَا اَبِی
 فَاَنْ لِيْ عُدْرًا وَالْعُدْرُ عِنْدَ کِرَامِ النَّاسِ مَقْبُولٌ
 وَهُوَ اَنْی مَا احْبَبْتُ اَنْ اُکْذِبَ رَخَاطِرُکُمْ بِاطْلَاعِکُمْ عَلٰی مَا لَا یَسُرُّکُمْ، وَذَلِکَ لَیْنِ
 لَمْ اُکُنْ نَاجِحًا فِی الْاِمْتِحَانِ الشَّهِرِ الْمَاضِی، وَسَبْعُهُ اِنِّی رَجَعْتُ اِلِی الْمَدْرِسَةِ
 مُتَاَخِّرًا بَعْدَ عَظْمَةِ رَمَضَانَ لِكُوْنِیْ مَرِیضًا، فَرَفَقَانِیْ سَبَقُوْنِیْ رَخْلَفُوْنِیْ
 اَذِیْفٌ مِنَ التَّدَمُّعِ دُمُوعًا، لٰکِنْ لَا یُرِیْدُ الدَّمْعُ مَا قَدْ فَاتَ، فَتَفَرَّغْتُ عَنْ
 جَمِیعِ الْأُمُورِ لِتَلَا فِی مَا فَاتَنِی، وَعَزَمْتُ اَنْ اُکُوْنَ فِی الْاِمْتِحَانِ الْاِتِّی مِنْ
 النَّاجِحِیْنَ الْاَوَّلِیْنَ۔ اَرْجُو مِنَ اللهِ اَنْ اُبَشِّرُکُمْ فِی الْقَرِیْبِ بِمَا یَسُرُّکُمْ،
 وَاَسْأَلُکَ وَاُمِّی الْمَكْرَمَةَ اَنْ تُشَلِّفَنِیْ بِدُعَاءِکُمْ۔ اَطَالَ اللهُ بَقَاءَکُمْ
 لَا یُنِکُمَا الْمَطْبِعُ

محمد رفیع

لے پڑھانے کے پتے کے لفظ کے محفل کے جگہوں سے آیا ہے، وہ میں نے اس کو سردیاہ
 کے مضمون (نکھوتہ) کے خوش کرنے والے ہے بیان یا زامخاہ کا ہے یعنی ایک کے لئے ہے، اگلا
 کرنا کے لفظ ہوا، لے برسا یا، لے دمع، اس کے گذر سے کرنا، لے بھیجے، حال یا ہا

فلو ذرفت (رض) آئسہ پانہ لہ ہر کہ ذرت ہر کہ لہ تقوے سب کہ ہر کہ لہ کرم و ہر کہ لہ شہید (رض) شہید کر لہ

سوالات نمبر ۱۵

- | | |
|---|---|
| <p>(۸) لفیف کی کون سی قسم میں تغیر زیادہ ہوتا ہے؟</p> <p>(۹) ذیل کے صیغے پہچانو اور ان کی اصلیت بتاؤ:-</p> <p>دَعُونَ، رَضُوا، يَدْعُونَ، تَدْعُونَ، تَرْضَيْنَ، تُلْقَيْنَ، اِزْمِرْ، اِزْمِرْنِي، لَقُوا، مَدْعَى، مَدْعَاءُ، مَرَامِي، مُرَامِي، اَدْعَى، اَلْقَى، قَى، قُوا، قَيْنَ، اَتَقُوا، اَلْمَوْلَى، دَاعُونَ، اَيْرَ، اَيْرِي، يَرُونَ، حَيُّوا، اَسْتَحْيِ، اَسْتَحْيِ، يَحْيِي، يَحْيِيَّةٌ</p> <p>(۱۰) ثلاثی مزیدہ کے کل ابواب تم نے کتنے پڑھے ہیں ان میں کثیر الاستعمال کتنے ہیں اور قلیل الاستعمال کتنے ہیں؟</p> | <p>(۱) ناقص کا دوسرا نام کیا ہے؟</p> <p>(۲) حالتِ جزمی میں فعل ناقص کے لام کلمہ کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے؟</p> <p>(۳) ناقص سے مضارع معروف و مجہول کی گردانوں میں کون کون سی صیغے باہم مشابہ ہیں؟</p> <p>(۴) ناقص سے باب فَعَلَ کا مصدر کس وزن پر آتا ہے؟</p> <p>(۵) ناقص سے باب تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کے مصدروں میں کیا تغیر ہوتا ہے؟</p> <p>(۶) اجوف سے باب اَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر کیسا ہوتا ہے؟</p> <p>(۷) لفیف کی تعریف کرو۔</p> |
|---|---|

الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالثَّلَاثُونَ

خَاصِّيَّاتُ الْأَبْوَابِ

- ۱۔ فعل مجزؤ کو ابواب مزید کی طرف نقل کرنے سے ان میں کئی خاص معانی پیدا ہوتی ہیں جو ان ابواب کی خَاصِّيَّت کہلاتی ہیں +
- ۲۔ خود مجزؤ کے ابواب میں سے ہر ایک باب کی کچھ خصوصیتیں ہیں لیکن ان کی طرف توجہ بہت کم جاتی ہے۔ البتہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ باب سَمِعَ میں زیادہ تر اوصاف عارضی اور عوارض نفسانی کے معنی پائے جاتے ہیں: فَرَحَ (خوش ہونا) حَزَنَ (غمگین ہونا) وَجَلَ (ڈرنا) دوسرے یہ کہ باب مذکور اکثر لازم ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے +
- باب کَرُمَ میں اوصاف دائمی کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اور وہ ہمیشہ لازم ہوتا ہے: حَسَنَ (خوبصورت ہونا) شَجَعَ (بیاد ہونا) جَبَنَ (بزدل ہونا) +
- باب فَتَحَ میں ایک لفظی خصوصیت ہے کہ اس باب سے جتنے فعل آتے ہیں ان کے عین یا لام کلمہ کی جگہ حرفِ حلقی (دیکھو درس ۲۹ تنبیہ ۳) ضرور ہوگا۔ صرف چند مادے اس سے مستثنیٰ ہیں +
- باب حَسِبَ سے صرف دو فعل صحیح آئے ہیں: حَسِبَ، نَعِمَ (ترتو مانہ ہونا) اور چند افعال مثالِ واوی کے آئے ہیں: وَرِمَ (سوج جانا)

وَرِثَ (وارث ہونا)۔

۳۔ ابواب ثلاثی مزید کی خاصیات حسب ذیل ہیں :-

تنبیہ ۱۔ ذیل میں لفظ مآخذ بہت جگہ آئیگا۔ اس سے

مراد وہ لفظ ہے جو مصدر نہ ہوا وہ اس سے کوئی فعل

بنایا جائے، عِرَاق سے اَعْرَقَ (عراق میں پہنچا) پس لفظ

عراق اَعْرَقَ کا مآخذ ہے۔

(۱) بابْ أَفْعَلَ

خاصیات	امثلہ
۱۔ تَعَدَّیہ = لازم کو متعدی بنانا	ذَهَبَ (جانا) سے اَذْهَبَ (لجانا)
۲۔ بُلُوغ = مآخذ میں آیا مآخذ میں پہنچنا	أَصْبَحَ زَرْيدٌ زید صبح کے وقت آیا) مآخذ صبح، اَعْرَقَ خَالِدٌ (خالد عراق میں پہنچا) مآخذ عراق
۳۔ وَجَدَان = مآخذ سے مصفا پانا	أَعْظَمْتُہُ (میں نے اسے صاحب عظمت پایا) مآخذ عظمت
۴۔ صیرورت = صاحب مآخذ ہونا	أَشْمَرَ الشَّجَرُ (درخت پھلدار ہوا) مآخذ ثمر
۵۔ نِسْبَۃٌ اِلَى الْمآخِذِ - مآخذ کا طرف نسبت کرنا	أَكْفَرْتُہُ (میں نے کفر کی طرف اس کو منسوب کیا) مآخذ کفر
۶۔ اِبْتِدَآءُ نئے معنی کے لئے آنا جو مجرور	أَشْفَقَ زَرْيدٌ (زید ڈرا) مادہ مجرور شَفَقَ
کے معنی سے باطل الگ ہوں	(مہربانی کرنا)

(۲) بَابُ فَعَلَ

۱۔ تَعَدَّيْهِ	فَرَّحَ (خوش ہونا) سے فَرَّحَ (خوش کرنا)
۲۔ بُلُوغَ	عَمَّقَ الْمَاءُ (پانی عمیق [گہرائی] میں پہنچا)
۳۔ صَيَّرَ رَتَّ	نَوَّرَ الشَّجَرُ (رخت شکوفہ دار ہوا) ماخوذ نَوَّرَ مَعْلَى شُكُوفَ
۴۔ نِسْبَةَ إِلَى الْمَاخِذِ	فَسَقَفْتُهُ (میں نے اُسے فوق کی طرف منسوب کیا)
۵۔ اِبْتَدَا	كَلَمْتُهُ (میں نے اُس سے کلام کیا) مادہ كَلِمَةٍ زَعْمِي کرنا
۶۔ تَحْوِيلَ - کسی چیز کو پھیر کر ماخذ	نَصَرَ زَيْدٌ يَهُودِيًّا (زید نے ایک یہودی کو نصرانی بنایا)
یا شل ماخذ بنانا	ماخذ فَصَّرَ فِيَّ - عِيسَانِي
۷۔ تَكْثِيرَ - کثرت ظاہر کرنا	قَطَعَ (کٹنے سے کٹنے کر دینا) یعنی بہت سے کٹنے سے کٹ دینا
۸۔ قَصْرَ - بڑی بات کو کوتاہ کر دینا	كَتَبَ (اَللّٰهُ اَكْبَرُ کرنا)، سَتَجَحَّ (سُبْحَانَ اللّٰهِ کرنا)

(۳) بَابُ فَاعَلَ

۱۔ مُشَارَكَتَ - کسی کام میں دُو	قَاتَلَ زَيْدٌ عُمَرَ (زید اور عمرو باہم لڑے)
شخصوں کا باہم شریک ہونا	
۲۔ مَوَافَقَتِ مجرّد = مجرّد کے	سَافَرَ حَامِدٌ - سَفَرَ کا ہم معنی ہے (حامد نے سفر کیا)
ہم معنی ہونا	
۳۔ مَوَافَقَتِ أَفْعَلَ	بَاعَدْتُهُ بِعَنِي أَبْعَدْتُهُ (میں نے اُسے دُور کیا)

لے جن اصطلاحی الفاظ کے معنی پہلے لکھے جا چکے ہیں وہ دوبارہ نہیں لکھے جائینگے۔

خاصیات	امثلہ
۴۔ مُوَافَقَتِ فَعَل	ضَاعَفَ بَعْنِ ضَعَفَ (کئی چند کرنا)
(۴) بابُ تَفَاعَل	
۱۔ مُشَارَكَتٌ	تَضَارَبَ خَالِدٌ وَعَائِدٌ (خالدا و عاید نے باہم مار پیٹ کی)
۲۔ تَخْيِيلٌ = خود میں ایسی صفت ظاہر کرنا جو موجود نہ ہو	تَمَارَضَ يُوسُفُ (یوسف نے خود کو مریض ظاہر کیا)
۳۔ مُطَاعَاةٌ فاعِل یعنی فاعل ہے اس نے آ کر پہلے فعل کا اثر فرمایا یا باجماع	تَاوَلْتُهُ فَتَنَاوَلْ (میرے اُسے دیا تو اُس نے لے لیا)
۴۔ ابتدا	تَبَارَكَ اللَّهُ (اللہ بڑا ہے) مادہ بَرَّکَ = اونٹ کا بیٹنا
(۵) بابُ تَفَعَّل	
۱۔ تَكَلَّفٌ = کسی صفت کو خود میں تکلف پیدا کرنا	تَشَجَّعَ مُحَمَّدٌ (محمدؐ تکلف بہادربنا)
۲۔ تَجَنَّبٌ = ماخذ سے بچنا	تَأَنَّمَعْتُ (عل گناہ سے بچا) ماخذ اِئْتَمٌ = گناہ
۳۔ اِئْتَاذٌ کسی چیز کو ماخذ بنالینا	تَبَيَّنْتُ أَحْمَدَ (میرے احمدؐ بیٹا بنالیا) ماخذ اِئْتَمٌ = بیٹا
۴۔ تَحْوِيلٌ کسی چیز کا عین یا ضد یا مثل یا ضد بننا	تَنَصَّرَ يَهُودِيٌّ (ایک یہودی نصرانی ہو گیا) ماخذ نَصَرَ اِنِي
۵۔ باب فاعِل اور تَفَاعَل دونوں میں مشارکت کے معنی ہوتے ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ باب فاعِل میں بظاہر پہلا اسم فاعل اور دوسرا مفعول ہوتا ہے اور تَفَاعَل میں دونوں فاعل ہوتے ہیں + ۶۔ مُطَاعَاةٌ اور مُوَافَقَتِ کے معنیوں کا فرق خوب سمجھ لو + ۷۔ تَكَلَّفٌ اور تَخْيِيلٌ کا فرق یاد رکھو۔	

امثلہ	خاصیات
<p>نَعَوَل (بالدار ہونا) ماخذ مَال</p> <p>تَكَلَّمَ (کلام کرنا) مادہ کَلَمَ = زخمی کرنا</p>	<p>۵۔ صَيَّرَ وَرَثَت</p> <p>۱۔ ابتدا</p>
(۶) باب اِنْفَعَلَ	
<p>كَسَرَ (توڑنا) سے اِنكَسَرَ (ٹوٹنا)</p> <p>كَسَّرْتُهُ فَاِنْكَسَرَ (میں نے اسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا)</p> <p>قَطَعْتُهُ فَاِنْقَطَعَ (میں نے اسے کاٹا تو وہ کٹ گیا)</p> <p>اِنْطَلَقَ (چلنا) مادہ طَلَقَ = جھلپ ہونا</p>	<p>۱۔ لُزُوم = لازم ہونا</p> <p>۲۔ مُطَاوَعَتِ فَعَلَ</p> <p>۳۔ مطاوعتِ مجرد</p> <p>۴۔ ابتدا</p>
(۷) باب اِفْتَعَلَ	
<p>اِجْتَحَرَ الْفَأْرُ (چوہے نے بیل بنایا) ماخذ حَجَرُوْا بِل</p> <p>حَمَلْتُهٖ فَاَحْتَمَلَ (میں نے اس پر لا دیا تو وہ لد گیا)</p>	<p>۱۔ اِجْتِنَاد</p> <p>۲۔ مُطَاوَعَتِ فَعَلَ</p>
(۸) و (۹) باب اِفْعَلَ وَاِفْعَالٌ	
<p>اِحْمَرَّ، اِحْمَارٌ (سُرخ ہونا)</p> <p>اِحْوَلَّ، اِحْوَالٌ (بھینکا ہونا)</p>	<p>۱۔ لُزُوم</p> <p>۲۔ لَوْن</p> <p>۳۔ عَيْب</p> <p>یہ دونوں باب ہمیشہ لازم ہوتے ہیں اور</p> <p>لَوْن یعنی رنگ کے</p> <p>معنی میں یا عیب کے</p> <p>معنی میں آتے ہیں</p>

خاصیات	امثلہ
	(۱۰) بابِ اسْتَفْعَلَ
۱۔ اِنْخَاذ ۲۔ طَلَب ۳۔ قَصْر ۴۔ حِسْبَان ۵۔ گمان کرنا	اسْتَوْطَنْتُ الْعَصَدَ (میں نے ہندستان کو وطن بنایا) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ (میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں) اَسْتَرْجِعْ (اے تَا لَیْلَہِ وَاَنَا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنا) اَسْتَحْسِنُکَ (میں نے اُسے اچھا گمان کیا)
	(۱۱) بابِ اِفْعَوْعَلَ
۱۔ نُزُوم ۲۔ مُبَالَغَہ	اِحْشَوْکُمْ (بہت سخت ہونا)
	(۱۲) بابِ اِفْعَوَّلَ
۱۔ نُزُوم ۲۔ مُبَالَغَہ ۳۔ اِبْتِدَا اگر لازم ہوتا ہے معنی میں مبالغہ ہوتا ہے اس باب کا کوئی فعل مادہ مجزوم کہ معنی نہیں ہے	اَجْلَوْدَ (تیزی سے ٹھنڈا ہونا)
	اَبْوَابُ رُبَاعِیٍّ مَجْرَدٍ وَقَمَرِیِّ فِیْہِ
	(۱) بابِ فَعَعَلَ
۱۔ قَصْر	حَمْدَل (الحمد اللہ کہنا) بِسْمَل (بِسْمِ اللّٰہ کہنا)

خاصیات	امثلہ
۲۔ اَلْبَاسُ کسی کو ماحذ پہنانا	بَرَقَعْتُهُ (میں نے اسے بُرقع پہنایا) ماحذ بُرُقْعُ = بُرُقْع
۳۔ اِتَّخَذَ	قَنَظَرَ (مِل بنانا) ماحذ قَنْظَرَةٌ
(۲) بَابُ تَفَعَّلَ	
۱۔ تَحَوَّلَ	تَزَنَّدَقَ (زندقی ہو جانا) ماحذ زِرْنَدِيقُ = بے دین
۲۔ مُطَاوَعَتِ فَعَلَّ	وَحَرَجْتُ الْكُرَّةَ فَتَدَحَّرَجَ (میں نے گیند کو لڑھکایا تو وہ لڑھک گئی)
۳۔ تَلَبَّسَ = ماحذ کو پہن لینا	تَبَرَّعَتِ سَرِيْبَتُ (زینب نے بُرقع پہنا)
(۳) بَابُ اِفْعَلَ	
۱۔ اِبْتَدَا ۲۔ مُبَالَغَه	اِشْرَابُ (نہایت چوکتا ہوا) رَأَيْتُ جَارِيَةً تَشْرَابُ كَالْقَطْرِ
	(۴) بَابُ اِفْعَلَّ
۱۔ مُبَالَغَه	اِحْرَفَجَمَ (بہت جمع کرنا)
۲۔ اِبْتَدَا	اِعْرَفَطَ الرَّجُلُ (مرد منقبض ہو گیا)
لہ جَارِيَةً لوندی۔ رُكْنٌ لہ قَطْرِ ہر	

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۱

عَلَيْكَ تَجِدْ پَر۔ تجھ پر لازم ہے
 فِطْرَةٌ اصل طبیعت۔ طبعی دین۔ اسلام
 مَجَسَّس (۲) محوسی بنانا
 مُسْتَشْرِقٌ مغرب (یورپ) کا وہ شخص جو
 مشرق (ایشیا) میں وکراہل مشرق کے علوم
 اور حالات کی تحقیق واقفیت حاصل کرے
 مَنَامٌ سونے کا وقت۔ نیند
 مَنَسُوخٌ رد کیا ہوا
 مَوْلُودٌ بچہ
 نَائِبَةٌ (ج نَوَائِبُ) آفت
 نَصَبٌ (ج أَنْصَابُ) تھان یا مقبرہ
 جسے پوجا جائے
 هَوْدٌ (۲) یہودی بنانا
 هُنُودٌ (ہِنْدِی کی جمع ہے) ہندوستان
 کے رہنے والے۔ یہ لفظ زیادہ تر
 ہندوؤں کے لئے بولا جاتا ہے

إِنْ اگَر نہیں
 الْآبُ الْيَسُوعِيُّ پادری
 آسَفٌ افسوس
 إِيْخَانٌ (و۔) خیانت کرنا
 اسْتِغَاثٌ (و۔) فریاد چاہنا
 أَكَلٌ کھانا
 اِنْتَشَرَ پھیل جانا
 تِجَارَةٌ بیوپار
 تَدَيَّنَ کسی دین پر چلنا
 ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ ۳۳
 سُوءٌ بُرَا
 شُرْبٌ پینا
 شَرْقِيٌّ مشرق کا رہنے والا
 صِنَاعَةٌ ہنرمندی۔ کاریگری
 صَنَمٌ بت
 عَابِدٌ (ج عِبَادَةٌ) پوجنے والا

مشق نمبر ٣٣

(١) فَلَمَّا رَأَيْتَهُ أَكْبَرْنَاهُ وَقَطَعْنَا أَيْدِيَهُمْ وَقُلْنَا حَاشَ لِلَّهِ مَا
 هَذَا بَشَرًا إِنْ هَذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ (٢) لَمَّا أَصْبَحَتْ عَلَيْهِمُ
 الْمَصَابِئُ وَأَمْسَتْ عَلَيْهِمُ التَّوَابِثُ قَامُوا يَسْتَغِيثُونَ اللَّهَ وَحَدُّوا
 وَأَعْرَضُوا عَنْ أَنْصَابِهِمْ وَأَنْصَابِهِمْ (٣) كُلُّ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ عَلَى
 الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يَهُودًا أَوْ نَصْرَانِيَّةً أَوْ نَجَسَانِيَّةً (٤) أَلَا بَاءُ
 الْيَسُوعِيُّونَ انْتَشَرُوا فِي الْأِلَادِ وَنَصَرُوا أَكْثِيرًا مِنَ الْهُنُودِ
 وَعِبَادَةِ الْأَصْنَامِ وَالْأَسَفُ عَلَى بَعْضِ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ تَنَصَّرُوا
 لِاتِّبَاعِ الشَّهَوَاتِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ أَنَّ النَّصْرَانِيَّةَ دِينٌ مَنسُوخٌ لَا
 يَقْدَرُ الْيَسُوعِيُّونَ بِأَنْفُسِهِمْ أَنْ يَتَدَيَّنُوا بِهَا (٥) سَبَّحُوا بَعْدَ كُلِّ
 صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً وَحَمْدُهَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِيرُهَا أَرْبَعًا
 وَثَلَاثِينَ وَهَكَذَا عِنْدَ الْمَنَامِ (٦) لَا تُكْفِرُوا وَلَا تُفْسِقُوا أَحَدًا
 بِالظَّنِّ الشَّوْءِ (٧) تَمَوَّلْ أَهْلُ أَمْرِيكَاءَ وَأَرْبَاؤَ الْيَابَانِ بِالتِّجَارَةِ
 وَالصَّنَاعَةِ (٨) إِذَا سَمِعْتُمْ مَوْتَ أَحَدٍ أَوْ أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ
 فَاسْتَرْجِعُوا (٩) وَجَدْنَا أَكْثِيرًا مِنَ الْمُسْتَشْرِقِينَ يَخْتَانُونَ فِي
 بَيَانِ أَحْوَالِ الشَّرْقِيِّينَ وَالْمُسْلِمِينَ خُصُوصًا (١٠) عَلَيْكَ
 بِالْبِسْمَلَةِ قَبْلَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْحَمْدَ لَهُ بَعْدَهُمَا

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالثَّلَاثُونَ

الْأَفْعَالُ النَّاقِصَةُ وَالنَّاقِصَةُ

۱۔ افعال تامہ وہ ہیں جو اگر لازم (دیکھو درس ۱۱) ہوں تو صرف فاعل کے ساتھ مل کر پوری بات (مربک تام یا جملہ) بن جائیں اور متعدی (دیکھو درس ۱) ہوں تو فاعل اور مفعول کے ساتھ ملکر: جَاءَ زَيْدٌ (زید آیا) اور ضَرَبَ زَيْدٌ فَرَسًا (زید نے گھوڑے کو مارا)۔

عام افعال اسی قسم کے ہوتے ہیں +
۲۔ افعال ناقصہ وہ، جو ہیں تو "لازم" لیکن فاعل پر تام نہیں ہوتے بلکہ اُن کے فاعل کے متعلق کسی صفت کے بیان کرنے کی ضرورت باقی رہتی ہے: صَارَ زَيْدٌ (زید ہو گیا) یہ کوئی پوری بات نہیں ہوتی جب تک کہ نہ کہیں کہ وہ کیا ہو گیا؟ پس جب کہا جائیگا صَارَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید غنی ہو گیا)، تو یہ ایک بات پوری ہوگی +

تنبیہ ۱۔ پچھلے سبقوں میں جو افعال ناقصہ (= معتل للام)

ذکر ہوئے ہیں وہ لفظ کے لحاظ سے ناقص ہیں یعنی اُن کے آخر میں

حرف علت آتا ہے اور یہ افعال ناقصہ معنی کے لحاظ سے ناقص ہیں +

۳۔ فعل ناقص کے فاعل کو اس کا اسم اور صفت کو اُس کی

خبر کہتے ہیں +

۴۔ فعل ناقص کا اسم حالتِ رفعی میں ہوتا ہے اور خبر حالتِ نصبی میں : کان خالدٌ شجاعاً (خالد بہادر تھا) +

۵۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ افعالِ ناقصہ جملہ اسمیہ پر دخل ہوتے ہیں اس وقت مبتدا تو بدستور حالتِ رفعی میں رہتا ہے مگر خبر حالتِ نصبی میں آجاتی ہے +

۶۔ جملے کے اعراب میں تبدیلی پیدا کر دینے کی وجہ سے افعالِ ناقصہ کو نواسخِ جملہ (اگلی بات بدل دینے والے) بھی کہتے ہیں +

۷۔ اسی موقع پر یہ بھی سمجھ لینا مناسب ہے کہ إِنَّ اور اُس کے اخوات (ہیں) یعنی اَنَّ، كَأَنَّ، كَيْتَ، لَيْكَنَّ اور لَعَلَّ بھی نواسخِ جملہ کہلاتے ہیں۔ مگر اِن کا عمل فعل ناقص کے برعکس ہوتا ہے یعنی اِنَّ کہلاتا ہے اور نصب دیتا ہے اور خبر کو رفع۔ دیکھو ذیل کی مثالیں اور ہر ایک کا فرق ذہن نشین کر لو :-

جملہ اسمیہ	كَانَ داخل ہوتا ہے	إِنَّ داخل ہوتا ہے
الرَّجُلُ حَاضِرٌ	كَانَ الرَّجُلُ حَاضِرًا	إِنَّ الرَّجُلَ حَاضِرٌ
الرَّجُلَانِ حَاضِرَانِ	كَانَ الرَّجُلَانِ حَاضِرَيْنِ	إِنَّ الرَّجُلَيْنِ حَاضِرَيْنِ

لے إِنَّ کا کچھ بیان حصہ دوم سبق ۲۵ (ب) میں گذر چکا ہے جس پر جام میں بالتفصیل بیان ہو گا +

لَسْتُ، لَسْتُ، لَسْنَا.

۱۱۔ دَامَ کے تو تمام افعال مستعمل ہیں۔ مگر مَا دَامَ سے صرف ماضی کا استعمال ہوتا ہے۔ اس سے مضارع بہت کم آتا ہے۔

۱۲۔ كَانَ يَكُونُ کی گردا میں قَالَ يَقُولُ جیسی ہوتی ہیں جو تم نے دوسرے حصے میں پڑھ لی ہیں۔ صَارَ يَصِيرُ اور بَاتَ يَبِيتُ کی گردا میں بَاعَ يَبِيعُ جیسی ہونگی، أَصْبَحَ يُصْبِحُ کی اگر کم جیسی اُمْسَى يُمْسَى اور أَضْحَى يُضْحَى کی اَلْقَى يُلْقَى جیسی ظَلَّ يَطْلُ کی فَتْرَ جیسی دَامَ يَدُومُ کی قَالَ جیسی نَزَالَ يَزَالُ کی خَافَ يَخَافُ جیسی بَرِحَ يَبْرُحُ اور فَتَى يَفْتُو کی سَمِعَ جیسی اور اَنْفَكَ يَنْفَكَ کی گردا میں اَنْشَقَّ جیسی ہونگی۔

۱۳۔ مذکورہ افعال ناقصہ کے متعلق چند ضروری باتیں ذیل میں لکھی جاتی ہیں:-

(۱) كَانَ سے زمانہ ماضی میں کسی اسم کا کسی صفت سے مُتَّصِف ہونا سمجھا جاتا ہے، كَانَ نَزَيْدًا عَالِمًا (زید عالم تھا) یعنی زمانہ ماضی میں زید علم کی صفت سے مُتَّصِف تھا۔

تنبیہ ۳۔ مگر اللہ کے ساتھ زمانہ ماضی کی یا کسی زمانے کی قید

نہیں ہوتی، كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا (اللہ تعالیٰ بڑا علم والا ہے) ایسے

موقع پر لفظ کَانَ محض تحسین کلام یا تاکید کے طور پر استعمال ہوتا ہے +
 (۲) صَارَ سے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل
 ہونا سمجھا جاتا ہے: صَارَ الطِّينُ خَرَفًا (کیچڑ ٹھیکری ہو گئی) یعنی کیچڑ ٹھیکری
 میں منتقل ہو گئی۔ صَارَ الرَّشِيدُ عَالِمًا (رشید عالم ہو گیا) یعنی رشید کی
 جہل کی صفتِ علم سے مُبدل ہو گئی +

(۳) افعال نمبر ۳ سے نمبر ۷ تک کے معنوں میں کبھی تو ان قوتوں
 کے معنی ملحوظ ہوتے ہیں جو ان افعال میں پائے جاتے ہیں (یعنی صبح، شام،
 چاشت، دن، رات): أَصْبَحَ حَامِدٌ غَنِيًّا (حامد صبح کے وقت غنی
 ہو گیا)، اَمْسَى خَالِدٌ حَزِينًا (خالد شام کے وقت اُزدردہ ہو گیا)
 کبھی صَارَ کی مانند محض ”ہونے“ کے معنی لئے جاتے ہیں:
 أَصْبَحَ نَرِيدٌ غَنِيًّا (زید غنی ہو گیا) اسی طرح أَضْحَى، ظَلَّ اور بَاتَ
 کے معنی لئے جاتے ہیں +

(۴) نمبر ۸ ”دَامَ“ کو اکثر دُعا کے موقع پر استعمال کرتے ہیں
 دَامَ عَدُوُّكَ وَخَدُوْلَا (تیرا دشمن ہمیشہ ذلیل رہے) +

(۵) نمبر ۹ سے ۱۲ تک اپنی خبر کے استمرار (ہمیشگی) کیلئے
 استعمال ہوتے ہیں: مَا زَالَ نَرَاهُ ذَكِيًّا (زاہد ہمیشہ تیز فہم رہا) +
 اِنْ جَارَ فَعُلُوں میں ”مَا“ نافیہ (نفی کے معنی پیدا کرنے والا) ہے

چونکہ ان چاروں فعلوں کے معنوں میں ”قائم رہنے“ کی نفی ہے۔ اس لئے اس کے
ماٹے نافیہ لگانے سے نفی کی نفی ہو جاتی ہے اور ”قائم رہنا“ کے معنی پیدا ہو
ہیں: نَزَالَ کے معنی ہیں ”زائل ہوا“ یعنی ”قائم نہ رہا“ تو مَازَالَ کے معنی ہونگے
”زائل نہ ہوا یعنی قائم رہا“۔ اسی طرح مَا بَرَحَ وغیرہ +

(۶) مادام میں ”ما“ ظرفیتہ ہے جس کے معنی ہیں ”جب تک“
اسی لئے مَا دَامَ کے قبل یا بعد ہمیشہ ایک جملے کی ضرورت ہوتی ہے: قَامَ التَّلَامِذَةُ
مَا دَامَ الْأُسْتَاذُ قَائِمًا (شاگرد لوگ کھڑے رہے جب تک کہ اُستاد کھڑا رہا) +

تنبیہ ۴۔ فعلوں پر صرف ما لگانے سے یہ معنی پیدا کئے جاسکتے ہیں:
قَامَ التَّلَامِذَةُ مَا قَامَ الْأُسْتَاذُ يَا مَا قَامَ الْأُسْتَاذُ قَامَ
التَّلَامِذَةُ (جب تک اُستاد کھڑا رہا شاگرد کھڑے رہے) +

(۷) لَئِنْ نفی کے لئے آتا ہے: لَئِنْ أَلُوْكَدُ عَالِمًا (اگر عالم نہیں ہے) +

تنبیہ ۵۔ لَئِنْ کی خبر پر عموماً دُ لگا کر مجرور کر دیتے ہیں: لَئِنْ أَلُوْكَدُ

بِعَالِمٍ (اگر عالم نہیں ہے) مگر معنی میں ق نہیں پڑتا (دیکھو سبق ۴-۸) +

تنبیہ ۶۔ فعل ناقص کا کچھ اور بیان اگلے سبق میں دیکھو +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۵

عَرَجَاءُ (اَعْرَجَ کا مؤنث) لنگڑی

غَزِيْرٌ بہت زیادہ۔ مُوسِلادھار

حَامِضٌ کھٹا

نِزْحَامٌ بھڑ

وَصْبَاحُ (ج) مَصَابِیْجُ) چراغ	غَمَامُ اَبَر
مَطَرٌ (ج) اَمْطَارٌ) بارش	قَصِيْرُ (ج) قِصَارٌ) کوتاہ
مُهْدَبٌ تَهْدِیْبُ پایا ہوا	قَمِيْصُ (قَمِصَانُ) پیرہن
نَشِيْطٌ غَرَشٌ دل چُست	كَثِيْفٌ گھنا
هَادِيٌّ با آرام - با سکون	مَتَائِلٌ دردناک - تکلیف دہ
جَوْفُضَا - زمین آسمان کی درمیانی جگہ	مُتَقِدٌ سُلکا ہوا - روشن

مشق نمبر ۳۷

تنبیہ ۷۔ دیکھو ایک طرف جملۂ اسمیہ ہے۔ دوسری طرف اس کی
 پر فعل ناقص لگا کر خبرِ کَ حالتِ نصبی میں بتلایا گیا ہے :

كَانَ اَلْبَيْتُ نَظِيْفًا	(۱) اَلْبَيْتُ نَظِيْفٌ
صَارَ الْقَمِيْصُ قَصِيْرًا	(۲) الْقَمِيْصُ قَصِيْرٌ
اَصْبَحَ الْجَوْ مُعْتَدِلًا	(۳) الْجَوْ مُعْتَدِلٌ
اَمْسَى الْغَمَامُ كَثِيْفًا	(۴) الْغَمَامُ كَثِيْفٌ
اَضْحَى الزَّحَامُ شَدِيْدًا	(۵) الزَّحَامُ شَدِيْدٌ
ظَلَّ الْمَطَرُ غَزِيْرًا	(۶) الْمَطَرُ غَزِيْرٌ
بَاتَ الْمَصْبَاحُ مُتَقِدًا	(۷) الْمَصْبَاحُ مُتَقِدٌ
نعم! دَامَ التَّهْرُ جَارِيًّا	(۸) هَلِ التَّهْرُ جَارِيٌّ؟

لَيْسَ الْبَابُ مَفْتُوحًا	(۹) هَلِ الْبَابُ مَفْتُوحٌ
لَيْسَتْ الشَّاةُ عُرْجَاءَ	(۱۰) هَلِ الشَّاةُ عُرْجَاءُ
مَا نَزَلَ الْوَلَدُ صَالِحًا	(۱۱) الْوَلَدُ صَالِحٌ
مَا نَزَلَ الْوَلَدَانِ صَالِحَيْنِ	(۱۲) الْوَلَدَانِ صَالِحَانِ
مَا نَزَلَ الْأَوْلَادُ صَالِحِينَ يَصْلَحَاءَ	(۱۳) الْأَوْلَادُ صَالِحُونَ
مَا نَزَلَتِ ابْنَتُ مُهَذَّبَةٍ	(۱۴) ابْنَتُ مُهَذَّبَةٍ
لَا تَنَزَلُ ابْنَاتُ مُهَذَّبَاتٍ	(۱۵) ابْنَاتُ مُهَذَّبَاتٍ

تنبیہ ۸۔ مذکورہ پندرہ جملوں پر اِثْنِ دَافِل کر کے صحیح اعراب کے ساتھ

تلفظ کرو۔

مَا قَعِيَ التِّلْمِيزُ حَاضِرًا	(۱۶) هَلِ التِّلْمِيزُ حَاضِرٌ
أَنَا أَجْلِسُ مَا دَامَ ابْنِي جَالِسًا	(۱۷) أَنْتَ جَالِسٌ إِلَى الظُّلُمِ
لَيْسَ هَذَا أَخَاكَ	(۱۸) أَهَذَا ابْنِي
لَيْسَ الرُّمَّانُ حَامِضٌ	(۱۹) هَلِ الرُّمَّانُ حَامِضٌ

مشق نمبر ۳۸

مذکورہ الفاظ اور جملوں کی مدد سے ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو پُر کرو۔

(۱) كَانَ الْوَلَدُ	(۳) كَانَ الرَّجُلَانِ
(۲) صَارَ الْجَوُّ	(۴) أَصْبَحَ الرَّجَالُ

- (۵) کَانَتْ الْبِنْتُ (۱۱) لَيْسَ الْقَمِيصُ
 (۶) صَارَتْ الْمَرْءَانِ (۱۲) أَنَا أَقَوْمٌ مَادَامَ
 (۷) أَصْبَحَتِ الْبَنَاتُ (۱۳) أَلَيْسَ صَادِقًا
 (۸) أَمْسَى الْمَطَرُ (۱۴) مَا نَزَلَ الْقَمَامُ
 (۹) بَاتَ الْمَرِيضُ (۱۵) أَلَيْسَتْ مَهْدَبَاتِ
 (۱۰) سَيَكُونُ التَّلَامِيذَةُ (۱۶) مَا دَامَ الْأَسَاذُ جَالِسًا

مشق ذیل کے جملوں کی تحلیل نحوی کرو نمبر ۳۹
 (۱) صَارَ الطِّينُ خَرْفًا

(صَارَ) فعل ناقص، ماضی، مبنی ہے فتحہ پر
 (الطِّينُ) اسم ہے فعل ناقص کا۔ اس لئے مرفوع ہے
 (خَرْفًا) خبر ہے فعل ناقص کی۔ اس لئے منصوب ہے
 فعل ناقص اسم و خبر کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا
 (۲) قَدْ يَصِيرُ الْجَاهِلُونَ عَالَمِينَ (کبھی جاہل لوگ عالم بن جاتے ہیں)
 (قَدْ) حرف تبعّیض ہے۔ یہ حرف ماضی پر تحقیق کے معنی میں آتا ہے اور
 مضارع پر تبعّیض کے معنی میں۔

(يَصِيرُ) فعل ناقص، مضارع، مرفوع ہے
 (الْجَاهِلُونَ) اسم ہے فعل ناقص کا۔ اس لئے مرفوع ہے۔ اس

رفع کی علامت ؕوَنَ ہے۔

(عَالِمِیْنَ) خبر ہے فعل ناقص کی۔ اس لئے منصوب ہے اس لئے

نصب کی علامت ۛیْنَ ہے۔

فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +

مشق نمبر ۴۰

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) مکان کشادہ تھا (۲) خادم چُست تھا (۳) پیر ہن لبسا ہو گیا

(۴) شام کے وقت بھیڑ سخت ہو گئی (۵) بیمار نے آرام سے رات

گزاری (۶) لڑکیاں ہمیشہ ہنڈ رہیں (۷) ہمارے لڑکے ہمیشہ نیک

رہتے ہیں (۸) بارش دن میں ٹوسلا دھار رہی (۹) فضا رات میں

کثیف رہی (۱۰) شُرک کے چراغ روشن نہیں تھے (۱۱) لڑکیاں ابھی

حاضر ہو گئی (۱۲) جب تک تم بیٹھے رہو گے میں کھڑا رہوں گا +

الدَّسْرُ الثَّامِنُ فِي الثَّلَاثُونَ

الْأَفْعَالُ النَّاقِصَةُ

(گزشتہ سے پیوستہ)

۱۔ پچھلے سبق میں تم نے چودہ الفاظ فعل ناقص کے پڑھے ہیں۔
در اصل وہی افعال ناقصہ ہیں۔

چند الفاظ اور ہیں جو ہیں تو افعال تامہ (دیکھو درس ۳۷-۱)
لیکن کبھی وہ صائر کے معنی میں بھی ہوتے ہیں۔ اس وقت وہ افعال
ناقصہ بن جاتے ہیں۔ وہ یہ ہیں :-

عَادَ يَعُودُ (لوٹنا۔ ہونا)، تَحَوَّلَ يَتَحَوَّلُ (پلٹ جانا۔ ہوجانا)، اِسْرَدَ
يُرْتَدُّ (پھر جانا۔ ہوجانا)، اِسْتَحَالَ يَسْتَحِيلُ (محال یا مشکل ہونا۔ بن جانا)

ان کے سوا اور بھی کئی افعال فعل ناقص کے طور پر آ جاتے ہیں۔
ہر لفظ کے دو معنی لکھے ہیں۔ پہلے معنی کے لحاظ سے تامہ ہیں اور
دوسرے معنی کے لحاظ سے ناقصہ ہیں : عَادَ الْخَلِيلُ مِنْ مَكَّةَ
(خلیل گمہ سے لوٹا)، عَادَ الْخَلِيلُ حَاجًّا (خلیل حاجی ہو گیا)، تَحَوَّلَ زَيْدٌ مِنَ
الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ (زید مشرق سے مغرب کی طرف پھر گیا)، تَحَوَّلَ
اللَّبَنُ جُبْنًا (دودھ پنیر بن گیا)، اِسْرَدَ زَيْدٌ عَنْ دِينِهِ (زید اپنے دین سے

ہو گیا، اِرْتَدَّ الْأَعْنَى بَصِيرًا (اندھا بنا ہو گیا)۔ اسْتَحَالَ الْأَمْرُ (کام
شکل ہو گیا)، اسْتَحَالَتِ الْحُمُرُ خَلًّا (شراب سرکہ بن گئی)۔

۲۔ کبھی گان بھی تاقہ ہوتا ہے۔ اس وقت اس کے معنی ہوتے
ہیں ”موجود ہونا“ یا ”پایا جانا“: كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ (اللہ
[موجود] تھا اور اس کے سوا کوئی نہیں [موجود] تھا) اس مثال میں گان
اور لَمْ يَكُنْ کا صرف فاعل آیا ہے۔ اور بغیر خبر کے جملہ پورا ہو گیا ہے
اس لئے وہ تاقہ کہلائیگا۔

۳۔ أَصْبَحَ اور أَمْسَى بھی تاقہ ہو جاتے ہیں جبکہ ان کے معنی
ہونگے ”صبح کرنا“ یا ”صبح کے وقت آنا“۔ ”شام کرنا“ یا ”شام کے وقت
آنا“: أَصْبَحْنَا يَا مَسِينَا بِالْخَيْرِ (ہم نے صبح کی یا شام کی خیریت سے)۔ أَصْبَحَ
يَا أَمْسَى عَلَيْهِمُ الطُّوفَانُ (صبح کے وقت یا شام کے وقت ان پر طوفان آہنچا)
۴۔ دعا کے موقع پر دَامَ بھی تاقہ ہو جاتا ہے: دَامَ نَجْدُكُمْ (آپ کی
بزرگی ہمیشہ رہے)۔

۵۔ یاد رکھو دعائیں یا بددعائیں اکثر فعلی ماضی ہی بولا جاتا ہے
مگر معنی مضارع کے لئے جاتے ہیں اور ماضی نافیہ کی جگہ لا کا استعمال
کرتے ہیں: كَانَ اللَّهُ فِي عَوْنِكَ (اللہ تیری مدد میں رہے)۔ لَا يَزِلُّنَّ
سَالِمِينَ (تم ہمیشہ سلامت رہو)۔ طَالَ عُمُرُهُ (اس کی عمر دراز ہو)۔ لَا بَارَكَ

اللّٰهُ فَيْكَ (اللہ تجھ میں برکت نہ دے۔ یہ بددعا ہے)۔ کبھی کبھی مضارع کا استعمال بھی ہو جاتا ہے: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ (اللہ تمہیں بخش دے) +

۶۔ فعل ناقص کی خبر کو اس کے اسم (مبتدا) پر مقدم کر سکتے ہیں: كَانَ قَائِمًا زَيْدٌ (زید کھڑا تھا)۔ اس کو كَانَ الْقَائِمُ زَيْدٌ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کبھی خبر کو خود فعل ناقص پر بھی مقدم کر دیتے ہیں صَغِيرًا كَانَ وَكَبِيرًا اور جب مبتدا نکرہ ہو اور خبر جار مجرور یا ظرف تو عموماً خبر کو مقدم کیا جاتا ہے: كَانَ لِي غُلَامٌ۔ كَانَ عِنْدِي غُلَامٌ (اس کا بیٹا جو تھے مجھے میں مفصل ہوگا) +

۷۔ يَكُونُ (كَانَ کا مضارع) پر کوئی حرف جازم (دیکھو سبق ۲۰۲) داخل ہو تو بعض اوقات اس کا نون حذف بھی کر دیا جاتا ہے یعنی لَمْ يَكُنْ (وہ نہیں تھا) سے لَمْ يَكْ، لَا تَكُنْ سے لَا تَكْ، لَمْ أَكُنْ سے لَمْ أَكْ ہو جاتا ہے: لَمْ أَكْ جَبَّارًا شَقِيًّا (میں جابر بدبخت نہیں تھا) +

لیکن جب مابعد سے ملا کر پڑھنے کا موقع ہو تو حذف نہیں ہو سکتا: لَمْ يَكُنِ الْوَلَدُ كَاذِبًا (لڑکا جھوٹا نہیں تھا) یہاں لَمْ يَكِ الْوَلَدُ نہیں کہا جاسکتا +

۸۔ اس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصے میں تمہیں کسی قدر معلوم ہو چکا ہے اور جو تھے حصے میں زیادہ تفصیل سے معلوم ہو گا کہ جملۂ اسمیہ میں خبر کبھی مفرد ہوتی ہے تو کبھی مرکب بھی ہوتی ہے (دیکھو سبق ۶-۷) +

خبر کی جگہ جملہ (فعلیہ ہو یا اسمیہ) بھی آسکتا ہے اور شبہ جملہ یعنی جار و مجرور اور ظرف بھی آسکتا ہے۔ اسی طرح فعل ناقص اور اِنّ اور اُس کے اخوات کی خبر کی جگہ بھی وہ سب کچھ آسکتا ہے۔ دیکھو ذیل کی مثالیں:-

خَالِدٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ	كَانَ خَالِدٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ	إِنَّ خَالِدًا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ
الْإِشْتَاءُ بَرْدٌ شَدِيدٌ	كَانَ الْإِشْتَاءُ بَرْدٌ شَدِيدٌ	إِنَّ الْإِشْتَاءَ بَرْدٌ شَدِيدٌ
الْهَرَّةُ فِي الْبَيْتِ	كَانَتِ الْهَرَّةُ فِي الْبَيْتِ	إِنَّ الْهَرَّةَ فِي الْبَيْتِ
الْحَايِرُ عِنْدَ الْبَابِ	كَانَ الْحَايِرُ عِنْدَ الْبَابِ	إِنَّ الْحَايِرَ عِنْدَ الْبَابِ

مذکورہ چاروں سطروں میں غور کرو۔ سمجھ جاؤ گے کہ پہلی سطر کی تینوں مثالوں میں خبر کی جگہ فعل آیا ہے۔ اس میں ضمیر ہو مُسْتَتِر (پوشیدہ) ہے جو مبتدا کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ یہی ضمیر فاعل ہے۔ القرآن مفعول ہے۔ فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو گیا۔ یہ جملہ فعلیہ خبر ہے مبتدا (خَالِدٌ) کی۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

پہلی اور تیسری مثال میں تو یہ جملہ حالتِ سرفعی میں سمجھا جائیگا۔ مگر درمیانی مثال میں چونکہ یہ جملہ کان کی خبر واقع ہوا ہے اس لئے حالتِ نصبی میں سمجھا جائیگا۔ دوسری سطر میں خبر کی جگہ جملہ اسمیہ آیا ہے۔ اس میں بھی ایک ضمیر مبتدا کی طرف لٹٹنے والی موجود ہے۔ تیسری سطر میں جار و مجرور

لے خَالِدٌ پڑھا ہے۔ لے خَالِدٌ پڑھا تھا۔ لے جیسا کہ خَالِدٌ پڑھا ہے۔ لے موسم ہوا کی سردی سخت تھی۔ لے موسم ہوا کی سردی سخت تھی۔

ہے۔ اور چوتھی میں (عِنْدًا) ظرف ہے۔ ان خبروں کی اعرابی حالت وہی ہوگی جو پہلی سطر کی مثالوں کی بتائی گئی ہے +

تنبیہ ۱۔ اعراب محلی اور تقدیری،

تم جانتے ہو کہ مبتدا ہو یا خبر، فاعل ہو یا مفعول ہر ایک کے لئے ایک اعرابی حالت مقرر ہوتی ہے۔ اگر یہ سب اسم معرب ہیں تو ان پر اعراب کی حالت ظاہر کی جاسکتی ہے۔ اور اگر مبنی ہیں یا مرکب تو محل وقوع کے مطابق ان پر اعراب فرض کر لیا جاتا ہے ایسے فرضی اعراب کو اعراب محلی کہتے ہیں مثلاً جَاءَ هَذَا میں ”هَذَا“ فاعل ہے اور فاعل مرفوع ہوتا ہے۔ مگر مبنی ہونے کی وجہ سے اس پر کوئی اعراب نہیں آسکتا۔ اس لئے اس جملے میں ”هَذَا“ کو محلاً مرفوع یا مرفوع المحل کہینگے۔ رَأَيْتُ هَذَا میں ”هَذَا“ مفعول ہے اس لئے اسے محلاً منصوب یا منصوب المحل کہا جائیگا اور قُلْتُ لِهَذَا میں ”هَذَا“ حرف جر کے بعد آیا ہے اس لئے اسے محلاً مجرور یا مجرور المحل کہینگے۔ تم نے حصہ اول (سبق ۱۰) میں پڑھ لیا ہے کہ اسم مقصور (جس اسم کے آخر میں الف ہوا کرتا ہے) پر تینوں حالتوں میں کوئی اعراب

لے تم نے پڑھا ہے کہ اسم اشارہ مبنی ہوتا ہے +

نہیں پڑھا جاتا اور اسم منقوص (جس کے آخر میں ی ہو) پر
حالتِ رفعی و جوی میں اعراب نہیں پڑھا جاتا ایسے اسموں
پر جو اعراب فرض کر لیا جائے، ہے تو وہ بھی محلی، مگر کتبِ صرف
میں اسے تقدیری کہتے ہیں +

مشق نمبر ۴۱ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو

۱۔ قَدْ يَصِيرُ الْفَاسِقُ صَالِحًا (کبھی بدکار نیک بن جاتا ہے)
(قَدْ) حرفِ تعلیل [قَدْ ماضی پر داخل ہو تو تاکید کے معنی ہوتے ہیں
اور مضارع پر داخل ہو تو تعلیل یعنی کم کرنے کے معنی میں آتا ہے]۔
(يَصِيرُ) فعل ناقص، مضارع، مرفوع ہے۔

(الْفَاسِقُ) اسم ہے فعل ناقص کا۔ اس لئے مرفوع ہے۔
(صَالِحًا) خبر ہے فعل ناقص کی۔ اس لئے منصوب ہے۔

فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا +

۲۔ بَاتَ الْمَرْضَى مُتَأَلِّمِينَ (بیماروں نے دُکھ میں رات گزاری)
(بَاتَ) فعل ناقص، ماضی ہے مبنی ہے فتحہ پر۔

(الْمَرْضَى) جمع ہے مَرِيض کی۔ اسم ہے فعل ناقص کا حالتِ رفعی
میں ہے مگر اسم مقصور ہونے کے سبب اس پر اعراب نہیں پڑھا جاسکتا

اس لئے اسے محلاً مرفوع کہا جائیگا۔

(مَتَّالِیْنِ) خبر ہے فعل ناقص کی اس لئے منصوب ہے۔ اس کے نصب کی علامت - یُنَ ہے۔ کیونکہ جمع مذکر سالم ہے (دیکھو سبق ۱-۵)۔

فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔
۳۔ صَارَ الشِّتَاءُ بَرْدًا شَدِيدًا (نظری معنی - ہوا جاڑا اس کی سردی سخت یعنی جاڑے کی سردی سخت ہو گئی)

اس جملے میں (الشِّتَاءُ) اسم ہے فعل ناقص کا اور (بَرْدًا شَدِيدًا) جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہے تفصیل حسب ذیل ہے :-

(صَارَ) فعل ناقص، ماضی، مبنی ہے فتح پر۔
(الشِّتَاءُ) اسم ہے فعل ناقص کا اس لئے مرفوع ہے۔ دراصل پہلا مبتدا ہے۔

(بَرْدًا) بَرْد دوسرا مبتدا ہے، مرفوع ہے۔ ضمیر مجرور ہے۔ مبنی ہے۔ مضاف الیہ ہے اس لئے محلاً مجرور کہیے۔
(شَدِيدًا) خبر ہے دوسرے مبتدا کی مرفوع ہے۔

مبتدا ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہے پہلے مبتدا (الشِّتَاءُ) کی جو کہ اسم ہے فعل ناقص کا۔ اب یہ جملہ فعل ناقص کی خبر کی جگہ واقع ہے اس لئے محلاً منصوب کہا جائیگا۔

فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا +
 ۴۔ مَا زِلْنَا نَرَىٰ عَجَائِبَ خَلْقِ اللَّهِ (ہم ہمیشہ اللہ کی
 مخلوقات کے عجائبات دیکھتے رہے)۔

اس جملے میں (مَا زِلْنَا) فعل با فاعل ہے یعنی فعل ناقص
 اور اُس کا اسم ہے۔ باقی سب جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے فعل ناقص
 کی نیچے تفصیل دیکھو:-

(مَا زِلْنَا) فعل ناقص، ماضی جمع متکلم مآثرال سے۔ اس میں
 (نَا) ضمیر ہے۔ مبنی ہے جو فاعل یعنی اسم ہے فعل ناقص کا اس
 لئے محلاً مرفوع

(نَرَىٰ) فعل مضارع، محلاً مرفوع ہے۔ اس میں ضمیر جمع متکلم
 کی پوشیدہ ہے وہی اس کا فاعل ہے اور محلاً مرفوع

(عَجَائِبَ) مفعول ہے اس لئے منصوب ہے۔ مضاف بھی ہے۔

(خَلْقِ اللَّهِ) مضاف الیہ ہے اس لئے مجرور ہے۔

فعل مضارع اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ
 ہو کر خبر ہے فعل ناقص کی۔ اس لئے اسے محلاً منصوب کہا جائیگا۔

فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۴

اِخْتَرَعَ (۱) کوئی نئی چیز ایجاد کرنا	عَبَّرَ (۵) عبور کرنا۔ پار کرنا
أَوْصَى (۱۱) وصیت کرنا	عَلَفَ (عَلَيْهِ) کسی چیز کے پاس ٹھہرے گا
تَدَارَكَ (۵) تلافی کر لینا۔ اصلاح کر لینا	حَقَّقَ (۲) اس کا مصدر تحقیق ہے
تَوَقَّعَ (۲) توقع پانا۔ مقصد کہہ پہنچنا	ثَابِتٌ کرو کھانا
ثَابَرَ (۳) دوپے ہو جانا۔ لگاؤ کرنا	هَدَدَ (۲) اس کا مصدر تھدید ہے
جَادَ (۵) سخاوت کرنا	دُرَانَا۔ دھمکانا

الْأَلَمَانُ جرمنی	نَزَهَرَةٌ تازگی۔ خوشناتی۔ پھول
إِدِينُونِ اِیڈین، امریکہ کا مشہور صوبہ	سَمَاحَةٌ سخاوت۔ چشم پوشی
أَمَلٌ (جہ آمال) اُمید	سَوَاءٌ برابر
أَفَى (اسم استفہام ہے) کس طرح؟	طَائِفَةٌ گروہ
إِنْتَقَالَ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا	طَائِرٌ پرندہ
بِسَاطِ فَرَش۔ خالیچہ	طَائِرَةٌ یا طَيَّارَةٌ ہوائی جہاز
بَغِيٌّ سرکش۔ بیکار	طَيَّرَانُ (مصدر ہے طار کا) اڑنا
الْحَيَاكِي نقال۔ آج کل فوڈ گرانٹ کئے	طَيَّارٌ ہوائی جہاز چلانے والا
استعمال ہوتا ہے	طِينٌ کچھڑ

مُذْنِبٌ گناہگار	عَزَمْتُ پختہ ارادہ
مِرْيَةٌ شک	فَتَاةٌ جوان عورت (اس کا مذکر فتنی)
مُسْتَحِيلٌ مشکل۔ محال	(۶)
مُسْتَرْجِعٌ با آرام	فُضُولُ ضرورت سے زیادہ۔ بچا ہوا
مُنْتَصِرٌ مدد پانے والا	لَدَى پاس لَدَيْكَ تیرے پاس
مَوَدَّةٌ دوستی	مَبْلَغُ رسائی۔ پہنچنے کی حد
نَجَاحٌ کامیابی	الْمُحِيطُ بَرَّاسمندر
هَفْوَةٌ (ج هَفَوَاتٌ) لغزش غلطی	الْمُحِيطُ بِالْأَطْلَنْطِيَّ بھر اٹلانٹک

مشق نمبر ۴۲

ذیل کے جملوں میں افعال ناقصہ اوسان کے اسموں اور خبروں کو

غور سے دیکھو۔

- (۱) لَا أَخَافُ أَنْ أَصْبَحَ فَقِيرًا لِكُنِّي أَخَافُ أَنْ أَمْسِيَ مُذْنِبًا
- (۲) قَدْ يُضَيِّعُ الْعَبْدُ سَيِّدًا (۳) يَا فَتَاةُ كُونِي مُطِيعَةً (۴) ظَلَّ
- الْكَفَّارُ عَاكِفِينَ عَلَى أَصْنَامِهِمْ (۵) بَاتَ الرِّبِيزُ مُسْتَرْجِعًا
- وَأَضْحَى صَحِيحًا (۶) دُمْتُ سَالِمِينَ (۷) أَلَسْتُ ابْنَ الْأَمِيرِ؟
- (۸) النَّاسُ لَيْسُوا سَوَاءً (۹) مَا زِلْنَا نَاطِرِينَ إِلَى زَهْرَةِ الْوَرْدِ
- (۱۰) لَا تَزَالُ نَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ (۱۱) لَا يَبْرُحُ الْحَقُّ مُنْتَصِرًا (۱۲) مَا

أَنْفَكَ الْبَاطِلُ مَهْزُومًا (۱۳) مَا قَسَتْ طَائِفَةٌ قَائِمَةً عَلَى
 الْحَقِّ (۱۴) أَسَكْتُ مَا دَامَ السُّكُوتُ نَافِعًا (۱۵) إِنْ لَّا أَبَانِي
 بِالشَّهِيدِ يَدِ مَا دُمْتُ بَرِيئًا (۱۶) مَا بَرِحَ إِدْيُسُونَ الْأَمْرَ بِي
 يُجْزِبُ حَتَّى تَوْفَّقَ إِلَى اخْتِرَاعِ الْحَاكِي [الْقَوْنُو عَرَفَ] الَّذِي
 يَحْفَظُ الصَّوْتَ وَيُعِيدُهُ (۱۷) قَدْ اسْتَجِيلَ الْهَوَاءُ مَاءً
 (۱۸) كُونُوا مُسْلِمِينَ وَلَا تَعُودُوا كَقَارَارَ (۱۹) لَا تَجْلِسُ مَا
 لَمْ تَجْلِسْ أَبُوكَ (۲۰) اللَّهُ فِي عَوْنِ عَبْدِهِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ
 (۲۱) إِنْ الْعِدَاةَ تَسْتَحِيلُ مَوَدَّةً • بِنْدَارِكِ الصَّفَوَاتِ بِالْحَسَنَاتِ
 (۲۲) لَيْسَ الْعَطَاءُ مِنَ الْفُضُولِ سَاحَةً • حَتَّى تَجُودَ وَمَا لَدَيْكَ قَلِيلُ

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) قَالَتْ [مَرْيَمُ] إِنْ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ
 وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا (۲) فَلَاتَكَ فِي مَرْيَمَ مِنْهُ • إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ
 (۳) قَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَى عَلَى شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَى
 لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ (۴) وَقَالُوا لَنْ نَبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِينَ حَتَّى
 يَرْجِعَ الْبَنَامُ (۵) وَأَنْظُرْ إِلَى إِلَهِكَ الَّذِي ظَلْتَ تُظَلِّتُ
 عَلَيْهِ عَاكِفًا (۶) أَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا (۷) فَمَا
 اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ (۸) فَلَمَّا آتَا بَشِيرًا لِقَاءَهُ

[الْقِيَمِصَ يُوْسَفَ] عَلَى وَجْهِهِ [عَلَى وَجْهِ يَعْقُوبَ]
فَارْتَدَّ بَصِيرًا (۹) فَسَبَّحَانَ اللَّهَ حِينَ تُمْسُونَ [تَامَهُ]
وَحِينَ تُصْبِحُونَ [تَامَهُ] (۱۰) خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ [تَامَهُ]
السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ *

مشق نمبر ۴۳

ذیل کی عبارت میں افعال ناقصہ اور اِن اور اُس کے
آخوات کے اسموں اور خبروں کو پہچانو۔ اکثر خبریں جملہ یا
شُبہ جملہ کی صورت میں پیش کی گئی ہیں *

كَانَ النَّاسُ يَطْطُونَ أَنَّ فَنَ الطَّيْرَانَ نَجَاحَهُ مُسْتَحِيلٌ
وَصَارُوا يَسْخَرُونَ مِنْ كُلِّ مَنْ يَظَلُّ يَعْمَلُ لِحَقِيقِهِ لِأَنَّهُمْ
يَرُونَ أَنَّ الْإِنْسَانَ عَزَمَهُ مَحْدُودٌ، وَأَنَّهُ لَنْ يَزَالَ عَلَى حَالَتِهِ
الَّتِي خُلِقَ عَلَيْهَا مَا دَامَ لَمْ يُخْلَقْ كَالطَّائِرِ، وَلَكِنَّ الْمُخْتَرِعِينَ
أَمَّا لَهُمْ بَعِيدَةٌ، فَشَابُوا حَتَّى تَمَّ نَجَاحُ الطَّيْرَانِ، وَأَصْبَحَتِ
الطَّيْرَاتُ مِنْ أَحْسَنِ وَسَائِلِ الْإِنْتِقَالِ، وَاسْتَطَاعَ النَّاسُ
أَنْ يَعْبُرُوا بِهَا الْمَجِيطَ الْإِطْلَنْطِيَّ مِنْ أَمْرِيكَ إِلَى أَوْرُبَا
بِالْخَوَافِ كَأَنَّهُمْ قَوَوْا بِسَاطِ سَلِيمَانَ

وَأَصْبَحَ حُكَمَاءُ الْأَلْمَانِ سَبَقُوا حُكَمَاءَ الْعَالَمِ بِاخْتِرَاعِ

طَائِرَةٌ تَطِيرُ بِنَفْسِهَا بِغَيْرِ طَيَّارٍ وَتَذْهَبُ حَيْثُ أُرْسِلَتْ، فَإِنَّهَا
 مِنْ عَجَائِبِ مَبْلَغِ الْعِلْمِ الْإِنْسَانِيِّ وَصِرْنَا نَعْتَرِفُ أَنَّ فَوْقَ كُلِّ
 ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ

(من النخوال واضح بتصرف)

مشق نمبر ۴۴

عربی میں ترجمہ کرو

- (۱) کبھی بخیل سخی ہو جاتا ہے (۲) تم تجھے رہو جھوٹ نہ بولو (۳) ہم حاضر تھے اور وہ غائب تھے (۴) کافر [جمع] مسلمان ہو گئے۔
- (۵) تم نے کس طرح صبح کی؟ (۶) ہم نے خیریت سے صبح کی (۷) کیا تم [عورتیں] مسلمان نہیں ہو؟ (۸) کیا تم نے تکلیف میں رات گزاری؟ (۹) نہیں ہم نے آرام میں [مُطْمَئِنِّينَ] رات گزاری
- (۱۰) محنتی ہمیشہ عزیز ہوتا ہے (۱۱) ہم ہمیشہ ان کی تلاش کرتے رہے یہاں تک کہ ہم نے انھیں پایا (۱۲) جب تک تو زندہ رہے نماز چھوڑ (۱۳) تم ہمیشہ عافیت میں رہو [دعا ہے] +

الدَّرُوسُ الثَّلَاثُونَ

أَفْعَالُ الْمُقَارَبَةِ

۱۔ کَادَ (قرب ہونا)، کَرَبَ (قرب ہونا)، آوَشَكَ (قرب ہونا)،

عَسَى (امید ہے۔ شاید) افعالِ مقاربہ کہلاتے ہیں +

تنبیہ ۱۔ کَرَبَ اور آوَشَكَ قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوئے +

۲۔ یہ افعال اکیلے مستعمل نہیں ہوتے بلکہ اُن کے بعد کسی فعلِ مضارع

کا آنا ضروری ہے: کَادَ الطِّفْلُ يَقُومُ (قرب ہے کہ بچہ کھڑا ہو جائے) +

مذکورہ مثال سے تم سمجھ سکتے ہو کہ افعالِ مقاربہ بھی افعالِ

ناقصہ کی طرح جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ افعالِ

مقاربہ کی خبر کی جگہ فعلِ مضارع کا آنا لازم ہے۔ یہ فعلِ مضارع

اپنے فاعل کے ساتھ جو کہ اکثر ضمیرِ شتر ہوتی ہے جملہ فعلیہ بن کر خبر

واقع ہوتا ہے۔ افعالِ مقاربہ کا اسم حالتِ رفعی میں اور خبر

حالتِ نصبی میں سمجھو +

۳۔ اِن فَعْلُوں کے بعد جو مضارع آتا ہے اُس پر کبھی اُن داخل کرتے

ہیں کبھی نہیں۔ لیکن عَسَى اور آوَشَكَ کے بعد اُن کا لانا ہی بہتر ہے:

عَسَى نَرِيْدُ اَنْ يَقُوْمَ (قرب ہے کہ زیادہ کھڑا ہو جائے)، کَادَ اور کَرَبَ کے بعد

نہ لانا بہتر ہے +

۴۔ عَسَىٰ اور اَوْشَكَ کے بعد فعل مضارع کو اسم پر مقدم بھی کر سکتے ہیں: عَسَىٰ اَنْ يَقُوْمَ زَرْبٌ (قریب ہے کہ زید کھڑا ہو جائے)۔ اور کاد وغیرہ میں یہ صورت جائز نہیں +

۵۔ کاد کا مضارع يَكَادُ (خَافَ، يَخَافُ کے جیسا) اور اَوْشَكَ کا يُوْشِكُ ہے۔ ان دونوں کا ماضی اور مضارع دونوں متعل ہیں۔ عَسَىٰ کا صرف ماضی متعل ہے۔ اس کی گردان سَرَعَىٰ کی طرح کر لو۔ کَوْبَ کا بھی مضارع متعل نہیں ہے +

۶۔ شَرَعَ، طَفِقَ، جَعَلَ، قَامَ اور اَخَذَ بھی افعالِ مقاربہ کی طرح استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن اُن کے بعد اَن نہیں آتا۔ اِن سب کے معنی ہیں ”شروع کرنا“ یا ”کرنے لگنا“: اَخَذَ الطِّفْلُ يَمْشِي (بچہ چلنے لگا) +

مشق نمبر ۲۵

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:-

(۱) عَسَىٰ اللّٰهُ اَنْ يَّشْفِيكَ (امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے تندرست کر دے)

(۲) تَكَادُ السَّمَوَاتُ يَنْقَطِرْنَ (قریب ہے کہ آسمان پٹ جائیں)

(۳) اَوْشَكَ اَنْ يُفْتَحَ بَابُ الْمَدِينَةِ (قریب ہے کہ دروازہ کھولا جائے)

ان کی تحلیل اس طرح کرو:-

(عَسَى) فعلِ مقارِبہ،

(اللہ) فعلِ مقارِبہ کا اسم،

(أَنَّ) حرفِ ناصب مضارع،

(يَشْفِي) فعلِ مضارع معروف، منصوب ہے اُن کی وجہ سے،

اس میں ضمیر (هُوَ) مُشْتَرِک ہے جو لفظ اللہ کی طرف راجع ہے

اور وہی اس کا فاعل ہے،

(لِک) ضمیرِ منصوب متصل، واحد مؤنث مخاطب، مفعول

ہے، اس لئے اسے منصوب المحل کہینگے،

فعلِ مضارع اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملۂ فعلیہ

ہو کر خبر ہے عَلٰی کی محلاً منصوب، عَسَى اپنے اسم و خبر

سے بکر جملۂ فعلیہ ہوا۔

اسی طرح دوسرے اور تیسرے جملہ کی تحلیل کرو۔ لیکن خیال رکھو کہ

تیسرے جملہ میں فعلِ مقارِبہ کی خبر مقدم ہے اور اسم مؤخر۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۷

أَذَابَ (و-ا) بگھلانا

اِشْتَعَلَ (ع) بھڑکنا

أَبَى (يَأْبَى) انکار کرنا

أَحْرَقَ جَلَانَا

اَسْفَرَ (۱) صبح کا خوب اُجالا ہونا
اَقْبَلَ مُتَوَجِّہ ہونا۔ کسی کی طرف مُنہ کرنا
اَنْفَقَ (۱) خرچ کرنا
بَادَرَ (۳) جلدی کرنا
بَعَثَ (ف) بھیجا۔ اُٹھانا
تَفَحَّصَ (۴) تلاش کرنا
تَفَطَّرَ (۴) پھٹ جانا
یَجْرٰی (ض ی) جاری ہونا۔ دوڑنا
خَصَفَ (ض) لپٹانا
طَارَ (ی ض) اُڑنا
فَاقَ (و۔ ن) بڑھ جانا (مرتبہ میں)
فَقِہَ (س) سمجھنا
قَطَفَ (س) ٹوڑنا (پھلوں یا پھولوں کا)
لَاَمَرَ (و۔ ن) ملامت کرنا
وَقَعَ (یَقَعُ) گرنا۔ واقع ہونا
اُمْنِیَّۃٌ (ج ا م ا نِیَّۃٌ) آرزو
حَطَبٌ جلانے کی لکڑی

خَبِلَ (ا س م ج ع ی) گھوڑے
دَوَّنَ بغیر۔ سوا
مُرْكُوْبٌ سواری
یَسْبَاقُ اور مُسَابَقَۃٌ (۳) ایک دوسرے
سے آگے بڑھنا۔ گھردوڑ
شَابٌ (ج شَبَابٌ) جوان
عَادِیٌّ معمولی
غَزَالٌ ہرن
فَرَجٌ کشادگی
فَرَجٌ یَا فَرَجَۃً خوشی
مَقَامٌ مَحْمُوْدٌ جس مقام سے جناب
رسول خدا قیامت کے روز اُٹھیں
تعالے سے شفاعت کی التماس
کریں گے
هَوْنٌ وقار۔ نرمی
وَرَقٌ پتہ۔ کتاب کا ورق
وَطْأٌ شِدَّت

مشق نمبر ۴۶

(۱) كَذَنَّا نَاطِرٌ مِّنَ الْفَرَجِ (۲) اَوْشَكْتُ اَمَانِي الْكَسْلَانِ
 تَقْتُلُهُ لَا نَ يَدِيهِ تَابِيَانِ الْعَمَلِ (۳) اَخَذْتُ الْوَمَ نَفْسِي
 (۴) لَمَّا اسْلَمَ عَمَّارُ كَانَ كُفَّارُ مَكَّةَ يُحْرِقُونَهُ بِالنَّارِ فَمَرَّ
 عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ
 وَيَدْعُو لَهُ (۵) كَرَبَ الْحَطَبُ يَشْتَعِلُ لَمَّا عَظُمَتْ وَطْأَةُ
 الْحَجْرِ (۶) يُوشِكُ الْحَزْنُ يُذِيبُ الْأَجْسَامَ (۷) اَخَذْنَا نَصْلِي
 شِبَابَنَا وَاسْلَحَتَنَا (۸) عَسَيْنَ اَنْ يَحْضُرَنَ فِي الْمَدْرَسَةِ لِتَفْخِصِ
 اَحْوَالِ اَوْلَادِهِنَّ (۹) تَكَادُ الْمَرْءَةُ تَفُوقُ زَوْجَهَا فِي الْعِلْمِ
 (۱۰) اِذَا اسْفَرَ الصُّبْحُ شَرَعَ الْبُسْتَانِي يَقْطِفُ الْاَنْزَهَارَ
 وَالْاَشْمَارَ (۱۱) كَذَنَ يَمُنُّ مِّنْ شِدَّةِ الْاَلَمِ

(۱۲) عَسَى الْمَ الَّذِي اَمْسَيْتُ فِيهِ + يَكُونُ وِرَاءَهُ فَرَجٌ قَرِيبُ
 (۱۳) اِذَا انْصَرَفَتْ نَفْسِي عَنِ الشَّيْءِ لَمْ تَكْذُ + اِلَيْهِ يَوْجُهُ اٰخِرَ الدَّهْرِ يُقْبِلُ

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱۴) فَذَبَّحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ (۱۵) عَسَى اَنْ يَّبْعَثَكَ
 رَبُّكَ مَقَامًا مَّخْمُوْدًا (۱۶) طِفْقًا اِلْدَمَّ وَحَوَّاءٍ يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا
 مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ (۱۷) عَسَى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ

(۱۸) تَكَادُ السَّمَوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ (۱۹) لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ
 حَدِيثًا (۲۰) عَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا (۲۱) قَالَ
 هَلْ عَسَيْتُمْ أَنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَنْ لَا تُقَاتِلُوا
 (۲۲) ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكْذِبْ
 يَرَاهَا وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ +

مشق نمبر ۴

تنبیہ - ذیل کی عبارت کو صحیح اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو :-

كان لي حصان عربي جميل المنظر سميناء بالغرال
 لانه كان سريع السير، حتى كاد ان يسبق السيارات،
 وكان لا يزال يسبق الخيل في السباق، وفاز بكثير من
 الانعامات، حتى صرت غنيا بسببه.

یوماً رأیتہ قد اصبح مریضاً و اوشک ان یموت
 فظل قلبی متألماً، وبادرت الی علاجه و انفقت علیہ
 الف ربیۃ لیعود الی حاله السابق، لکن لم یعد صحیحاً کما
 کان اولاً، و ما انفکت واحدة من رجلیہ ضعیفۃ فلم یبق
 اھلاً للمسابقۃ، لکنہ ما یرجى جری عادیا۔ فلم ازل
 استعملہ للركوب ما دام شاباً قویاً۔

وكان ولدى الصغير يركبه فيفرح ويصهل ليستر الولد
 ويمشى به هونا لكيلا يخاف الولد ولا يقع على الارض -
 وكان يفهم القول والاشارة كالانسان ويفعل ما يقال
 له، فكان ذلك الحيوان كان يجيبنا بغير اللسان - وفي السنة
 الماضية مرض ومات فتأسفنا كثيرا - وبعد ذلك الحصان
 ما وجدنا مثله الى الآن +

اشعار

ان الغزال حصانا قد كان كالانسان
 هو كان يفهم قولنا ويجيب دون لسان
 ولد صغير يركبه فيستر كالفرحان
 يمشى ويصهل فرحة يجري بالاطمئنان

الدَّرْسُ الرَّابِعُونَ

(۱) أفعال المدح والذم

۱۔ نِعَمَ (در اصل نِعَم) مح (تعریف) کے لئے ہے اور بَشَسَ
 (در اصل بَشَس) مذمت کے لئے۔ ان کا فاعل اکثر معرف باللام ہوتا
 ہے یا وہ اسم جو معرف باللام کی طرف مضاف ہو۔ فاعل کے بعد

ایک اور اسم ہوتا ہے جو مقصود بالمدح یا بالذم ہوتا ہے :
 نِعَمَ الرَّجُلِ خَالِدٌ (خالد اچھا مرد ہے) يَنْسُ غَلَامُ الرَّجُلِ عَاصِمٌ (عاصم
 مرد کا بڑا غلام ہے) ان مثالوں میں خالد اور عاصم مقصود بالمدح اور
 مقصود بالذم ہیں۔ ترکیب میں خالد اور عاصم کو مبتدا مؤخر
 سمجھتے ہیں اور فعل و فاعل مل کر خبر مقدم مانتے ہیں +

۲۔ کبھی فاعل کی جگہ لفظ ما (یعنی شئی) آتا ہے : نِعَمًا هِيَ
 (وہ اصل نِعَمَ مَا هِيَ۔ اچھی چیز ہے وہ) اور کبھی اسم نکرہ منصوب
 واقع ہوتا ہے : نِعَمَ رَجُلًا خَالِدٌ (خالد مرد کی حیثیت سے اچھا ہے) اس
 صورت میں نِعَمَ کے اندر ضمیر (ہُوَ) پوشیدہ ہے اور وہی اس کا
 فاعل ہے اور رَجُلًا اس کی تیز واقع ہوا ہے اسی لئے منصوب ہے
 (تمیز کا بیان جو تھے حقے میں آئیگا) فعل و فاعل اور تمیز مکر
 جملہ فعلیہ ہو کر خبر مقدم اور خالد جو مقصود بالمدح ہے
 وہ مبتدا مؤخر ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا +

۳۔ کبھی مقصود بالمدح یا بالذم کو حذف کر دیتے ہیں :
 نِعَمَ الْعَبْدُ (یعنی نِعَمَ الْعَبْدُ أَيُّوبُ = ایوب اچھا بندہ ہے) نِعَمَ
 الْمَوْلَى وَنِعَمَ النَّصِيرُ [اللَّهُ] (اللہ تعالیٰ اچھا آقا اور اچھا مددگار ہے) +
 نِعَمَ كَانَتْ نِعْمَتٌ اور يَنْسُ كَانَتْ نِعْمَتٌ ہے : نِعْمَتِ

الْإِبْنَةُ فَاطِمَةُ وَبِئْسَتِ الْمَرْءَةُ غَادِرَةٌ (فاطمہ اچھی لڑکی ہے غادرہ بُری عورت ہے) +

۴۔ مذکورہ دونوں فعلوں کے باقی صیغے مستعمل نہیں ہیں۔ فاعل کی وحدت، تشبیہ اور جمع کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا +

۵۔ حَبَدًا (اچھے وہ) کو نِعَم کے معنی میں اور لَا حَبَدًا اور سَاءَ کو بِئْسَ کے معنی میں استعمال کرتے ہیں، حَبَدًا الْإِتْفَاقُ وَلَا حَبَدًا (یا سَاءَ) الْإِخْتِلَافُ (اتفاق اچھا ہے اور اختلاف بُرا ہے) +

تنبیہ ۱۔ حَبَّ فعل ماضی ہے اور ذَا اسم اشارہ

ہے اور وہی فاعل ہے اور اس کا بعد مقصود بالمدح ہے +

تنبیہ ۲۔ سَاءَ (بُرا ہونا۔ بُرا لگنا۔ بگاڑنا) عام فعلوں کی طرح بھی مستعمل

ہے اور اس کی گردان قَالَ يَقُولُ کی طرح ہوتی ہے +

(۲) صَيَغَتَا التَّعَجُّبِ

تعجب کے دو صیغے

۱۔ مَا أَفْعَلُهُ اور أَفْعِلْ بِهِ یہ دونوں وزن تعجب کے معنی میں مستعمل

ہیں اور ان دونوں کو صَيَغَتَا التَّعَجُّبِ (تعجب کے دو صیغے) کہتے ہیں

مَا أَحْسَنُهُ یا أَحْسِنْ بِهِ (وہ کیا ہی خوبصورت ہے) اسی طرح ہوا اور

ہ کی جگہ بقیہ تمام ضمیریں اور ہر قسم کا اسم ظاہر (مذکر، مؤنث،

واحد، تنبیہ یا جمع لگا سکتے ہیں۔ مذکورہ دونوں صیغوں میں ان کے
 مابعد کے اثر سے کوئی تغیر نہیں ہوتا؛ مَا أَحْسَنَ رَشِيدًا اور رَشِيدًا ہی
 خوبصورت ہے اور أَحْسِنُ بِرَشِيدٍ (رَشِيدًا ہی خوبصورت ہے)۔ مَا
 أَطْوَلَ الرَّجُلَيْنِ (دو مرد کتنے لمبے ہیں)۔ أَقْصَرَ مِنَ النِّسَاءِ (عورتیں کتنی
 کوتاہ ہیں) +

۲۔ مَا أَحْسَنَ رَشِيدًا کے لفظی معنی ہونگے ”کس چیز نے حَسِنُ
 (صاحبِ حُسن) بنایا رَشِيدَ کو“ گویا تعجب سے ہم خود ہی اپنے آپ کو
 پوچھتے ہیں۔ مطلب یہ نکلتا ہے کہ ”رَشِيدَ کتنا حَسِنُ ہے“ +
 أَحْسِنُ بِرَشِيدٍ کے لفظی معنی ہونگے ”رَشِيدَ کو حَسِنُ سمجھ“
 یعنی بِرَشِيدَ اتنا حَسِنُ ہے کہ ہر ایک کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس کے حُسن کا
 اعتراف کرے۔ اس میں ب زائد ہے۔ شاید اسی معنی کی طرف اشارہ کرنے
 کے لئے بڑھایا گیا ہو +

تنبیہ - غروں نے مذکورہ دونوں صیغوں کے معنوں میں اور
 ترکیب میں بہت کچھ اختلاف کیا ہے۔ مگر اس ناچیز نے کُلف کی
 سمجھ میں یہی آسان اور ٹھیک معلوم ہوا۔ اس کی ترکیب ابھی
 مشق نمبر ۴۸ میں لکھی جائیگی +

۳۔ ماضی کے لئے گان اور مستقبل کے لئے يَكُونُ بڑھا کر

ہوتے ہیں: مَا كَانَ أَجْمَلَ مَنْظَرَ الرِّبَايِضِ (باغ کا منظر کیا ہی خوشنما تھا) مَا يَكُونُ أَطْيَبَ مَنْظَرًا لِّلْبَحْرِ (سمندر کا منظر کیا ہی پاکیزہ ہوگا) +
۴ - ثلاثی مزید یا رباعی سے مذکورہ صیغے نہیں بن سکتے اور

ثلاثی مجرد کے جو مادے رنگ یا عیب کے معنی میں ہوں اُن سے بھی تعجب کے مذکورہ دونوں صیغے نہیں بنائے جاتے۔ لیکن ان کے مصدر پر أَشَدَّ یا أَشَدَّ دیا أَعْظَمَ یا أَعْظَمَ لگانے سے یہ معنی پیدا کئے جاسکتے ہیں: مَا أَشَدَّ إِعْزَازَ النَّاسِ لِلْعُلَمَاءِ (لوگ علماء کو کتنی بڑی عزت دیتے ہیں)، أَعْظَمَ بِمُسَابَقَةِ الْمُبْدِيِّ إِلَى الْفَقِيرِ (فضول خرچی کرنے والا فقر کی طرف کتنی جلد دوڑتا ہے) مَا أَعْظَمَ حُمْرَةَ وَجْنَةِ الْإِنْسَانِ (لاک کا رخسار کیا ہی سُرخ ہے) مَا أَشَدَّ عَمَى الْجَاهِلِ (جاہل کیا ہی اندھا ہوتا ہے) + مشق نمبر ۴

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:-

(۱) مَا أَحْسَنَ رَشِيدًا

(۲) أَحْسَنُ بِرَشِيدٍ

اس طرح:-

(مَا) اسم تعجب ہے، مبنی، محلاً مرفوع ہے کیونکہ مبتدا ہے،
(أَحْسَنُ) فعل ماضی، مبنی ہے فتح پر، اس میں ضمیر (هُوَ)

مُسْتَرْتَب ہے جو مآ کی طرف راجع ہے وہ فاعل ہے محلّ المرفوع،
 (رَشِيدًا) مفعول ہے اس لئے منصوب،
 فعل و فاعل و مفعول مگر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے محلّ المرفوع،
 مبتدا و خبر مگر جملہ اسمیہ ہوا +

(أَحْسِنُ) فعل امر، تَجَبُّب کے لئے ہے، مبنی ہے سکون پر،
 اس میں ضمیر اَنْتَ پوشیدہ ہے۔ جو فاعل ہے محلّ المرفوع،
 (یَ) حرف جار ہے۔ اس جگہ زائد واقع ہوا ہے،
 (رَشِيدًا) بظاہر مجرور ہے مگر معنی کے لحاظ سے مفعول ہے اس لئے
 منصوب المحل ہے،

فعل تَجَبُّب فاعل اور مفعول کے ساتھ مگر جملہ فعلیہ ہوا +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۸

رَابِعَةَ عَشْرَةَ چودھویں	آوَابُ بہت ہی رجوع ہونے والا
شَرِيكَ شریک کرنا	خدا کی طرف
شَفَقُ غروب آفتاب کے بعد آسمان	آخَفَى (۱) چھپانا
کے کنارے کی سُرخ	ابْيَضَّافٌ سفیدی (ابْيَضَّافٌ کا مصدر)
عَازِمٌ عذر قبول کرنے والا	خِيَارٌ گلہری۔ کھیرا

مَا أَجُودَ كَيْسِي عَمَّيْ (جید ہے بنا ہے)

مُرْتَفَقُ آرَامِگاہ

مُشْرِكُ اللہ کے ساتھ کسی اور کا خاص صفی

یا خاص تعظیم میں شریک کرنے والا

مَقْتُ غصہ

مَوْلٰی آقا

هَوٰی محبت، عشق، خواہش

عَاذِلُ ملامت کرنے والا

عَاقِبَةُ انجَام

عَشِيرُ دوست - رشتہ دار

قُتِلَ وہ ہلاک کیا جانے (بد دعا ہے)

قُصَّوْا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

ایک اونٹنی کا نام ہے

مَا أَحْلٰی کِیسا میٹھا ہے (حلو ہے بنا ہے)

مَا أَرَدَ کِیسا روٹی (رزدنی ہے بنا ہے)

مشق نمبر ۲۹

(۱) نِعَمَ هَؤُلَاءِ الْأَوْلَادُ مَا أَحْسَنَهُمْ (۲) يَبْسُ هَذَا الْبَحِيرُ

مَا أَرَدَ (۳) نِعَمَ الصِّدْقُ وَنِعْمَتَ عَاقِبَتُهُ وَيَبْسُ الْكِذْبُ

وَيَبْسُ عَاقِبَتُهُ (۴) حَبْدًا إِطَاعَةُ الْوَالِدَيْنِ وَلَا حَبْدًا عَصِيَانُهُمَا

(۵) سَاءَتِ الْمَرْءَةُ سَلَمَى مَا أَقْبَحَهَا (۶) مَا أَسْبَقَ الْفَاسِقَ

إِلَى مَقْتِ اللَّهِ (۷) مَا أَكْبَرَ مَقْتِ اللَّهِ عَلَى الْهَشْرِكِ (۸) مَا

أَحْسَنَ هَذِهِ الْمَرْءَةُ وَمَا أَقْبَحَ تِلْكَ الْإِنْسَةُ (۹) هَذَا الْكِتَابُ

سَهْلٌ وَمَا أَسهَلُهُ وَتِلْكَ الْكُتُبُ صَعْبَةٌ وَمَا أَصْعَبُهَا

(۱۰) نِعْمَتِ النَّاقَةِ قُصَّوْا مَا أَجُودَ هَآ (۱۱) مَا أَشَدَّ تَكْرِيمَ

الْعُلَمَاءُ وَمَا أَعْظَمَ تَذَلُّلَ الْجُهَلَاءِ (۱۲) نِعَمَ الْوَلَدِ أَنْتَ وَمَا
 أَحْسَنَكَ (۱۳) أَعْظَمَ بَعْلِيهِ وَأَشَدَّ بِجَهْلِكَ (۱۴) نِعَمَتِ
 الشَّجَرَةُ نَخْلَةٌ (۱۵) مَا أَشَدَّ حُمْرَةَ الشَّفَقِ الْبَارِحَةِ (۱۶) مَا
 يَكُونُ أَعْظَمَ ابْيَاضٍ نُورِ الْقَمَرِ فِي اللَّيْلَةِ الرَّابِعَةِ عَشْرَةَ
 (۱۷) أَلِمْدَادِي فِي هَذِهِ الدَّوَاةِ [يَا الْمَجْبَرَةَ] أَسْوَدُ مَا أَشَدَّ
 سَوَادَهُ (۱۸) سَرَّنِي مَا سَمِعْتُ وَسَاءَ فِي مَا رَأَيْتُ
 (۱۹) أَلَا جَبْدًا عَازِي رِي فِي الصَّوْبِ وَلَا جَبْدًا عَازِلُ الْجَاهِلِ

مِنْ الْقُرْآنِ

(۲۰) قَتَلَ الْإِنْسَانُ مَا أَكْفَرَهُ (۲۱) أَسْمِعْ بِهِ وَأَبْصِرْ (۲۲) يَبْسُرَ
 الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا (۲۳) نِعَمَ الْعَبْدِ إِنَّهُ أَوَّابٌ (۲۴) لَيْسَ
 الْمَوْلَى وَلَيْسَ الْعَشِيرُ (۲۵) يَنْسَمَا اشْتَرَوَاهُ أَنْفُسَهُمْ (۲۶) إِنْ
 تَبَدُّوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ
 فَهِيَ خَيْرٌ لَكُمْ (۲۷) سَيِّئَتْ وَجُوهُ الدِّينِ كَفَرُوا +

مشق اردو سے عربی نمبر ۵۰

(۱) یہ کتاب کیا ہی اچھی ہے (۲) وہ گھوڑا خوبصورت ہے اور کیا ہی
 خوبصورت ہے (۳) محمود ایک علم والا مرد ہے اور کیا ہی علم والا ہے
 (۴) شرک بڑی چیز ہے اور کتنی بُری ہے (۵) یہ توبہز کلمات ہیں اور کیا ہی

ردی ہے (۶) میری اونٹنی کتنی عمدہ ہے (۷) ناز اچھی چیز ہے اور وہ اللہ کے پاس کیا ہی محبوب ہے (۸) گائے ایک اچھا جانور ہے اور اس کا دودھ کیا ہی مفید ہے (۹) سخاوت اچھی ہے اور اس کا انجام کیا ہی اچھا ہے اور بخل بُری چیز ہے اور اس کا انجام کیا ہی بُرا ہے (۱۰) بُرا ہے فضول خرچ اور بُرا ہے فضول خرچی کا انجام (۱۱) تمہارا لڑکا کیا ہی صالح ہے اور کیا ہی سمجھدار ہے +

شق (کِتَابٌ مِنْ تِلْمِیْذِ اِلٰی اَبِیْہِ) نمبر ۱۰

سَيِّدِی الْوَالِدَ الْاَجْمَدَ

السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ بَعْدَ اِهْدَاءِ وَاجِبِ الْاِحْتِرَامِ

اَعْرِضْ لِحَضْرَتِکَ اِنِّی طَالَمَا تَمَنَّیْتُ اَنْ اَلْکُتِبَ اِلَیْکَ رِسَالَةٌ تَسْرُّکَ وَاتَمِّی الْمُحْتَرَمَةَ وَجَمِیعَ اَهْلِ الْبَیْتِ۔ وَحَیْثُ اِنِّی ظَفَرْتُ الْیَوْمَ بِمَنَآیَ بَادَرْتُ بِہِ لِسَرِّتِکُمْ اَجْمَعِیْنَ۔

اَوَّلًا، اِنِّی نَمَمْتُ بِمَحْوَلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِہِ مَعْرِفَةَ الْاَفْعَالِ وَاَقْسَامِہَا

فَاَلَا اَنَا اسْتَطِیْعُ اَنْ اَعْرِفَ عَنْ کُلِّ فِعْلِ رَمَانِہٖ وَصِیغَتِہٖ وَفِیْہِ وَلِهَذَا قَدْ اِنْدَدْتُ لِی قُوَّةَ الْفہِمِ وَالتَّکْلِیْمِ فِی الْعَرَبِیَّةِ۔

ثُمَّ اِنِّیَا، اُبَشِّرُکُمْ جَمِیْعًا بِآیَةِ السُّرُورِ اِنِّی نِلْتُ بِفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی

لہ عرض دراز سے لے ظفر (س) کا میاب ہونا لے منی آرزو + لے طاقت +

وَبِرَكَّةٍ دُعَايَكُمْ شَهَادَةَ التَّجَاجِ فِي الْإِمْتِحَانِ وَالْمَزِيدُ إِنِّي صِرْتُ
الْأَوَّلَ فِي فَضْلِي.

يَا ابْنِي الْمُحْتَرَمَ! إِنِّي لَا أَقْدِرُ أَنْ أَسْكُتَ عَنْ بَيَانِ قِسْمَةِ الْإِمْتِحَانِ
وَذَلِكَ أَنَّهُ قَدْ أَجْرَى حَضْرَاتُ الْمُفَيْضِينَ اِمْتِحَانَاتٍ عَلَى الطُّلَّابِ فِي الْمَوَادِّ
الَّتِي تَلْقَوْنَهَا فِي مُدَّةِ ثَلَاثَةِ الْأَشْهُرِ الْمَاضِيَةِ، وَاسْتَمَرَّ الْإِمْتِحَانُ ثَلَاثَةَ
أَيَّامٍ أَعْنَى قَبْلَ آمَسٍ وَأَمْسٍ وَالْيَوْمِ إِلَى الْعَصْرِ ثُمَّ بَعْدَ صَلَوةِ الْعَصْرِ اجْتَمَعَ
الْمُفَيْضُونَ وَالْأَسَاتِذَةُ، فَدَعَا الْمُدِيرُ التَّلَامِيذَ فَصَلَّاهُ بَعْدَ فَضْلِ
وَأَعْلَنَ كُلَّ وَاحِدٍ بِدَرَجَتِهِ وَنَتِيجَةِ اِمْتِحَانِهِ.

وَلَمَّا جَلَسَتْ نَوْبَةُ فَضْلِي وَأَصْطَفَ التَّلَامِيذَةُ أَعْلَنَ الْمُدِيرُ أَنِّي
كُنْتُ الْأَوَّلَ فِي فَضْلِي. فَتَوَجَّهْتُ نَحْوَ الْوُجُوهِ وَشَخَّصْتُ إِلَى الْأَبْنَاءِ
وَرَمَقَنِي الْمُدِيرُ بِعَيْنِ الرِّضَا وَالشُّرُورِ وَقَالَ "أَكْرَمَ تَلْمِيزِي بِجَهْدٍ
قَدْ عَرَفَ الْغُرُضَ مِنْ وُجُودِهِ فِي الْمَدْرَسَةِ وَجَعَلَ حُسْنَ مُسْتَقْبَلِهِ
الْعَيْنَ، نَعَمْ التَّلْمِيزُ أَنْتَ وَمَا عَقَلَكَ، بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ يَا بَنِي
وَوَقَّفَكَ لِخَيْرِ الْأَعْمَالِ".

أَمَّا أَنَا يَا وَالِدِي! فَبَقِيتُ كَأَنِّي مَلَكَتُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَاشْرَعَ

سہ جاری کرنا ہے معنی یعنی قصد کرنا۔ مراد لینا ہے یہاں درجہ کے معنی
نمبر کے ہیں + یہ اصطاف۔ اصطفی (۱) صفا یا صفا ہے طرف + مع نظر
ملک کی بندہ جانا ہے کن انھیں سے دیکھنا +

قَلْبِي بِرَقْصٍ وَكَذَتْ أَطْيَرُ بِالسُّرُورِ، وَتَحَوَّلَ تَرْجِي فَرْحًا، وَالْجُنْحُ
الَّذِي كَانَ أَصَابَنِي بِالسُّقُوطِ فِي الْإِمْتِحَانِ الْمَاضِي صَارَ مُنْذَمِلًا -
يَا أَبَتِ! بِمَا أَنْتَ عَوَّذْتَنِي عَلَى آدَاءِ شُكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ كُلِّ
نِعْمَةٍ بَادَرْتُ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَى التَّسْجُدِ وَصَلَّيْتُ رُكْعَتَي الشُّكْرِ وَحَدَّثْتُ
اللَّهُ كَثِيرًا عَلَى مَا اسْتَبَعَّ عَلَيَّ مِنْ نِعَمِهِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ -

وَلَمَّا أَنَّ فِي الْمَدْرَسَةِ عُطْلَةٌ عَدَا وَبَعْدَ الْعَدِ نَظْلَعُ مَعَ
الْأَسَاتِيزَةِ لِلتَّفَرُّجِ عَلَى الْجِبَالِ الْقَرِيبَةِ وَنَلْبَثُ هُنَاكَ يَوْمَيْنِ -
ثُمَّ نَعُودُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ - إِنَّمَا قَصَصْتُ هَذِهِ الْقِصَّةَ وَطَوَّلْتُ
الْمَكْتُوبَ لِزَيْدٍ أَنْ يَسَاطُطَ كُلُّ جَمِيعًا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ -
هَذَا - وَأَهْدِي إِلَى السَّيِّدَةِ الْوَالِدَةِ وَآخُوَتِي وَآخُوَتِي
سَلَامًا مُحْفُوفًا بِأَشْوَاقٍ مُشَاهِدَتِكُمْ أَجْمَعِينَ -

أَطَالَ اللَّهُ ظِلَّ عِزِّكَ وَعَاطِيقَتِكَ عَلَيَّ وَعَلَى جَمِيعِ أَهْلِ
الْبَيْتِ - وَالسَّلَامُ

ابْنُكَ الْمُطِيعُ

مُحَمَّدُ رَفِيعُ

لے جُرح زخم + لے گر جانا - فیل ہر جانا + لے عَوَّذَ عادت ڈالنا + لے صاحبِ جلال
ہونا + لے خوب عطا کرنا + لے اِنْسَاطُ (۶) خوشی + لے حَفَّ (ن) ہر طرف سے
پیٹ لینا + لے دیکھنا - ملاقات کرنا + یہ ہے جو کہہ چکا اور اس کے علاوہ

سوالات نمبر ۱۶

- (۱) افعال ناقصہ و تامہ کی تعریف کرو۔ درہن ۳۲ میں افعال ناقصہ کیسے ہیں؟
- (۲) افعال ناقصہ کا دوسرا نام کیا ہے اور کیوں ہے؟
- (۳) اِن کے اخوات کیا ہیں؟
- (۴) افعال ناقصہ کا عمل کیا ہے اور اِن اور اُس کے اخوات کا عمل کیا ہے؟
- یعنی اُن کے اثر سے جملہ اسمیہ کے اعراب میں کیا تغیر ہوتا ہے؟
- (۵) اِن اور گان کے عمل میں فرق کیا ہے؟
- (۶) ایسے پانچ جملے بناؤ جن میں گان یا اُس کے اخوات کا استعمال ہوا ہو +
- (۷) اِن
- (۸) افعال ناقصہ اور افعال مقاربہ میں کیا فرق ہے؟
- (۹) افعال مقاربہ میں کون کون سے فعل کے بعد اُن آتا ہے؟
- (۱۰) افعال مقاربہ سے دس جملے مرتب کرو۔ پانچ اُن کے ساتھ اور پانچ بغیر اُن کے +
- (۱۱) افعال مدح کون سے ہیں اور افعال ذم کون کون سے ہیں؟
- (۱۲) افعال مدح و ذم سے دس جملے مرتب کرو +

(۱۳) ان جہلوں کی تحلیل کرو :-
 قَدْ يُصِى الْعَدُوَّ وَصِدْقًا - كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ - كَادَ الْأَعْدَاءُ
 يُولُونُ أَدْبَارَهُمْ - نِعْمَتِ الْبِنْتُ صِدْقَةٌ - عَسَى أَنْ يَنْزِلَ
 الْحُجَّاجُ عَلَى السَّاحِلِ - دُمْتُ سَائِلِينَ - مَا بِرَحْنَا تَعْلَمُ الْقُرْآنَ
 مَا أَجْمَلَ وَجَنَّتِيهِ - أَخَذَ الْمُفْتِشُ (اسکر) يَكْتُبُ أَسْمَاءَ
 الْأَوْلَادِ - نِعْمَ الْعَبْدُ - أَعْظَمُ يَعْلَمُ عَلِيٌّ
 (۱۴) ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ :-

تنبیہ - جہ الفاظ سابق میں نہیں گذرے ہیں ان کے معنی حاشے
 پر لکھ دئے ہیں +

كان لاسرة غنية صبي لم تبلغ سنه خمس سنين، وكان
 جميلا وما اجمله - فبات ليلة من ليالى الشتاء بغير لحاف
 فاصبح مريضا بالزكام والحمى وارشك ان يموت - فظلل
 الوالدان مغومين ودعوا الطبيب، فجاء وشخص، ثم
 التفت الى ابويه وقال لا بأس ان شاء الله تعالى - انما
 مسه البرد، سيبرئ بحول الله تعالى الى الغد - ثم
 اعطى دواء واشرب المريض شربة واحدة بيد وذهب

له لحاف رضائي، ثم شخص كيا، ثم برئ (س) تندست ہو جانا، گھ پلایا +

فاضحی الصبح بعد ساعة قد فتح عينيه وصار ينظر الى
 ابويه وجعل يتبسم، ففرحوا فرح جميع اهل الاسرة
 حتى كادوا يطربون فرحاً ويرقصون سروراً - ثم اعطوه
 الدواء كما هداهم الطبيب - حتى أنه بفضل الله اصى
 الصبح صحيحاً -

فحمدوا الله حمداً كثيراً وتصدقوا اموالاً كثيرة
 في سبيل الله الذي يشفي المرضى +

الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْأَرْبَعُونَ

الضَّمَاثِرُ

۱۔ ضمیر وہ مختصر لفظ ہے جو کسی نام کی جگہ بولا جائے۔ یا تو متکلم کے لئے ہو: أَنَا، أَنْتُ، یا مخاطب کے لئے: أَنْتَ، أَنْتُمْ یا غائب کے لئے: هُوَ، هُمَا، هُمْ +

تنبیہ ۱۔ متکلم بات کرنے والا: أَنَا، مخاطب جس سے بات کی جائے: أَنْتَ اور غائب سے مراد وہ شخص یا چیز ہے جس کا ذکر کیا جائے: هُوَ +

تنبیہ ۲۔ ذیل میں ضمیروں کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس میں اگر تم نے مختلف سبقوں میں پڑھ لیا ہے یہاں اعادہ سمجھ +

۲۔ لفظی صورت کے لحاظ سے ہر ایک ضمیر دو قسم کی ہوتی ہے، مُنْفَصِلَةٌ اور مُتَّصِلَةٌ +

(۱) منفصلہ تلفظ میں ایک مستقل لفظ کے جیسی ہوتی ہے: أَنَا،

أَنْتَ، هُوَ وغیرہ اور آیَايَ، إِيَّاكَ، وغیرہ (دیکھو درس ۶ اور ۱۵) +

(۲) ضماثر متصلہ کا تلفظ مستقل نہیں ہو سکتا بلکہ کسی اسم یا

فعل یا حرف کے ساتھ مل کر بولی جاتی ہیں: كِتَابِي، كِتَابُنَا میں ی اور نَا

كَتَبْتُ، كَتَبْنَا مِثْلُ اور نَا۔ لِي، لَنَائِمِ ي اور نَا +

۳۔ ضما نر تو مبنی ہیں۔ ان پر کوئی اعراب نہیں آسکتا۔ مگر محل اعراب کے اعتبار سے ان کی بھی تین قسمیں ہو جاتی ہیں (۱) مرفوع جو فاعل یا مبتدا واقع ہوں (۲) منصوب جو مفعول ہوں یا اور کسی وجہ سے حالت نصبی میں واقع ہوں اور (۳) مجرور جو حرف جر کے بعد یا مضاف کے بعد واقع ہوں۔ مثالیں اوپر کے فقرے میں گذریں +

مرفوع اور منصوب تو متصل بھی ہوتی ہیں اور منفصل بھی۔ مگر مجرور صرف متصل ہوا کرتی ہیں +

۴۔ اس طرح ضما نر کی پانچ قسمیں ہو جاتی ہیں :-

(۱) ضمیر مرفوع متصل وہ ضمیر ہیں جن سے افعال کے مختلف صیغے بنتے ہیں: كَتَبَ، كَتَبَا، كَتَبُوا الخ (دیکھو درس ۱۴-۱۳) اور يَفْتَحُ، يَفْتَحَانِ، يَفْتَحُونَ (دیکھو درس ۱۵-۱۴) +

(۲) ضمیر مرفوع منفصل: هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِيَ الخ (دیکھو درس ۱۶) +

(۳) ضمیر منصوب متصل: عَلَمَهُ، عَلَمُهُمَا، عَلَمُهُم الخ

(دیکھو درس ۱۵-۱۶) +

(۴) ضمیر منصوب منفصل: اِيَّاهُ، اِيَّاهُمَا، اِيَّاهُمْ الخ

(دیکھو درس ۱۵-۱۶) +

لِ الخ یہ مختصر ہے اِلَى اٰخِرِہ کا۔ یعنی یہ گردان آخر تک پڑھو +

(۵) ضمیر مجرور متصل: لَهُ، لَهُمَا، لَهُمْ۔ كِتَابُهُ، كِتَابُهُمَا

الخ (دیکھو درس ۱۱ ص ۴۰)

جہاں تک ممکن ہو ضمائر متصلہ کا ہی استعمال کرنا چاہئے جب متصلہ کا استعمال مشکل ہو یا منفصلہ کے بغیر خاص مقصد حاصل نہ ہوتا ہو تو منفصلہ کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً ضمائر مرفوعہ منفصلہ کا استعمال اکثر جملے کے شروع میں ہوتا ہے جہاں ضمیر متصل آ ہی نہیں سکتی: هُوَ رَجُلٌ يَأْتَاكِيكَ لَمْ يَذْهَبَتْ أَنْتَ (تو ہی گیا)۔ منصوبہ منفصلہ کا استعمال اکثر تاکیدیاً تخصیص کے لئے ہوا کرتا ہے: أَعْطَيْتُكَ إِيَّاكَ (میں نے تجھی کو دیا)، إِيَّاكَ نَعْبُدُ (ہم خاص تجھی کو پوجتے ہیں) اور ضمیر مجرور کا تو منفصل ہوتی ہی نہیں +

الْضَّمِيرُ الْبَارِزُ وَالْمُسْتَتَرُ

ضمائر مرفوعہ متصلہ (جو فعل کے مختلف صیغے بناتی ہیں)

دو قسم کی ہیں:-

(۱) بارز [ظاہر] جن کے لئے ظاہر میں کوئی لفظ ہو: كَتَبْتُ

میں تُو اور كَتَبْنَا میں نا، يَكْتُبَانِ میں الف، تَكْتُبَيْنِ میں ی ضمیر

بارز ہیں۔ اور اکثر ضمیریں بارز ہی ہوتی ہیں۔

تنبیہ ۳۔ مضارع کے سات صیغوں میں نونِ انحرافی آتا ہے وہ

ضمیر ہے نہ ضمیر کا جزو کیونکہ حالت نصبی اور جزمی میں

وہ نون حذف ہو جاتا ہے (دیکھو درس ۲-۳) *

(۲) مُسْتَتِر [پشیدہ] وہ ضمیریں ہیں جن کے لئے ظاہر میں کوئی

علامت نہیں صرف معنی میں ملحوظ ہوا کرتی ہیں: کَتَبَ کے معنی میں "اُس نے لکھا" مگر "اُس" کے لئے اس میں کوئی لفظ نہیں ہے۔ یَكْتُبُ "وہ لکھتا

ہے یا لکھیگا" یہاں بھی "وہ" کے لئے کوئی لفظ نہیں ہے۔ مان لیا جاتا ہے کہ ان میں ہو پوشیدہ ہے اور وہ محلاً مرفوع ہے کیونکہ فاعل ہے *

۵۔ ماضی کے دو صیغوں کَتَبَ اور کَتَبْتَ میں اور مضارع

کے پانچ صیغوں یَكْتُبُ، تَكْتُبُ [واحد مؤنث غائب]، تَكْتُبُ [واحد

مذکر مخاطب]، اَكْتُبُ اور نَكْتُبُ میں ضمیریں "مُسْتَتِر" ہیں۔ امر

حاضر اور نفی حاضر کے پہلے صیغے [اَكْتُبُ اور لَا تَكْتُبُ] میں بھی

اَنْتَ کی ضمیر مستتر مانی جاتی ہے باقی تمام گردانوں کی ضمیریں بازن ہیں

تنبیہ ۴۔ یاد رکھو کَتَبْتَ میں ت محض تانیث کی علامت

ہے ضمیر کی علامت نہیں ہے۔ باقی صیغوں کی علامتیں تذکیر

یا تانیث کے لئے بھی ہیں اور ضمیر کی علامتیں بھی ہیں *

نُونُ الْوَقَايَةِ

۶۔ یا نے متکلم (ضمیر مَکْتُوم کی) کے پہلے چند مواقع میں ایک نون

بڑھایا جاتا ہے جسے نون الوقایہ (بجاؤ کا نون) کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ لفظ کے آخر کو تغیر سے بچا لیتا ہے +

ماضی، مضارع اور امر کے کسی صیغے کے آخر میں جب یا ئے متکمل لگانے کی ضرورت پڑے، پہلے یہ نون اس ی پر لگا دینا چاہئے : عَلِمْنِي، عَلَّمُونِي، عَلِمْتَنِي، يُعَلِّمُنِي، يُعَلِّمَانِي، تُعَلِّمُونَنِي، عَلِمْنِي، عَلِمْنِي۔ اس سے ہر ایک صیغے کا آخر تغیر سے محفوظ رہتا ہے +

بعض حروف کے ساتھ بھی نون وقایہ آیا کرتا ہے یعنی مِنْ، عَنْ اور اِنَّ اور اُس کے آنحات کے ساتھ بھی آتا ہے : مِثْقَى (مِنْ يَ)، اِنِّیْ، کَاثِفِیْ، لَیْسَتِیْ، لَکِنِّیْ (کبھی لَکِنِّیْ)، اَلْبَتَّ لَعَلَّ کے ساتھ بہت کم آتا ہے اکثر لَعَلِّ کہا جاتا ہے۔ اِنِّیْ کو بھی زیادہ تر اِنِّیْ کہتے ہیں +

ضَمِيرُ الشَّانِ

۸۔ بعض اوقات جملہ کے شروع میں ایک ضمیر لائی جاتی ہے جس کا کوئی مرجع نہیں ہوتا۔ یعنی اس سے بیشتر کوئی ایسا لفظ مذکور نہیں ہوتا جس کی طرف یہ ضمیر لوٹے یا اشارہ کرے۔ یہ صرف واحد مذکر یا مؤنث کی ضمیر ہوتی ہے۔ ایسی ضمیر کو ضمیر الشَّانِ یا ضمیر الشَّانِ کہتے ہیں اور مؤنث ہو تو ضمیر القِصَّةِ کہا جاتا ہے۔ ترجمہ میں اس کے معنی کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر کئے جائیں تو یہ کہہ سکتے ہیں ”بات یہ ہے“

لہ مِنْ، عَنْ اور لَکِنِّیْ کے ساتھ نون وقایہ لازمی طور پر آتا ہے +

مثلاً هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ (اللہ ایک ہے) فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ (کیونکہ بات یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہیں) +

تنبیہ ۵۔ بھولنا نہیں عربی زبان میں پہلے مرجع کا ذکر ہو چکتا ہے اس کے بعد ضمیر آیا کرتی ہے اسم اشارہ اس حکم میں شامل نہیں ہے

ضمیر فاصل

۹۔ جب خبر معروفہ ہو اور صفت کے ساتھ مشابہت ہونے کا اندیشہ ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر مرفوع منفصل بڑھا دینا چاہئے جس کا صیغہ مبتدا کے مطابق ہو: إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ (بے شک اللہ ہی روزی دینے والا ہے)، أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں) +

اگر درمیان سے ضمیر نکال لیں تو مرکب توصیفی بن جائیگا اور مطلب ہی بدل جائیگا۔ اسی لئے اس کو ضمیر فاصل یعنی جدائی کرنے والی کہتے ہیں جو خبر اور صفت میں فرق کر دیتی ہے +

اسی طرح خبر کی جگہ أَفْعَلُ التَّفْضِيلِ کا صیغہ واقع ہو تو وہاں بھی ایسی ہی ضمیر بڑھائی جاتی ہے: كَانَ حَامِدٌ هُوَ أَفْضَلُ مِنْ خَالِدٍ +

مشق ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو نمبر ۵۲

(۱) أَنْتَ تُكْرِمُنِي

(أَنْتَ) ضمیر مرفوع منفصل، واحد مذکر مخاطب، مبتدا ہے،
 (تُكْرِمُ) فعل مضارع معروف، مرفوع ہے۔ اس میں ضمیر "أَنْتَ"
 مستتر ہے،

(نِي) فاعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر
 یہ جملہ محل رفع میں ہے مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

(۲) أَنْزَلْنَاكُمْوَهَا (کیا ہم اپنا دین گئے تم سے وہ چیز)

(أَنْزَلْنَا) حرف استفہام۔ حرف کے لئے اعراب میں کوئی محل نہیں ہوتا،
 (نَاكُمْ) مضارع معروف، جمع متکلم، اس میں ضمیر "نحن" مستتر
 ہے جو فاعل ہے اس لئے محلاً مرفوع ہے،

(وَهَا) ضمیر منصوب متصل، جمع مخاطب، مفعول ہے اس
 لئے محلاً منصوب ہے،

(ہا) ضمیر منصوب متصل، واحد مؤنث غائب، مفعول ثانی
 ہے اس لئے محلاً منصوب ہے،

فعل، فاعل اور دونوں مفعول مل کر جملہ فعلیہ استفہامیہ ہوا۔

مشق نمبر ۵۳

ذیل کے جملوں میں مضارع کو ماضی بنا کر ضمیریں پہچانو :-

(۱) اَنَا أَكْرِمُ الضَّيْفَ (۲) أَنْتُمْ تَنْصُرَانِ الْمَظْلُومَ

(۲) نَحْنُ نَلْعَبُ بِالْكُرَةِ (۵) هُنَّ يُحِبُّنَ الْمَدْرَسَةَ

(۳) أَنْتِ تُنْظِفِينَ الْحِجْرَةَ (۶) هُمْ يَرْحَمُونَ الْيَتَامَى

ذیل کے جملوں میں ماضی کو مضارع سے بدل کر ہر ایک کا فاعل

اور ضمیر کی قسمیں پہچانو :-

(۱) أَعْطَيْتَكَ كِتَابًا (۲) رَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ

(۲) وَهَبْتَنِي سَاعَةً (۵) هِيَ لَعِبَتْ بِالْكُرَةِ

(۳) مَمَحْتَنِي مِقْلَةً (۶) سَافَرْنَا إِلَى دِهْلِي

ذیل کی عبارت میں لفظ نا کون کون سی قسم کی ضمیر واقع ہوا ہے ؟

رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ فَأَمَّا بِنَا +

ذیل کے جملے میں تصرف کر کے واحد مؤنث، تشبیہ و جمع مذکر

و مؤنث کی ضمیریں استعمال کرو :-

هَلْ أَحْضَرْتَ كُتُبَكَ ؟ (کیا تو نے اپنی کتابیں لائیں ؟)

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۹

إِمْلَأْ (۱) مفلس ہونا، منطی

اسْتَمَعَ (۲) کان لگا کر سنا

اُوحیٰ (۱) وحی بھیجا۔ دل میں کئی بات ڈال دینا	سَرَّهَب (س) ڈرنا
تَجَدَّد (۵) نیا ہونا۔ نئی بات پیدا ہونا	شَطَط عقل و انصاف کے خلاف باتیں
تُرَاب مٹی	صَرَف (ض) پھیر دینا۔ ہٹا دینا
خَشِیۃ ڈر	فِشَل (س) بُزدل۔ کم ہمت ہو جانا
رُشْد ٹھیک بات	نَفَر چند لوگ

مشق نمبر ۵۴

پہچان کر ذیل کے جملوں اور اشعار میں کون کون قسم کی ضمیریں آئی ہیں ؟

(۱) اذِیْرَیْکُمْ اللّٰهُ فِیْ مَنَامِکَ قَلِیْلًا وَلَوْ اَرٰیْکُمْ کَثِیْرًا لَّفِیْ سَلٰمٍ (۲) فَانْزَلْنَا مِنْ السَّمٰوٰتِ مَآءً فَاسْقٰیْنَا کُمُوْهُ (۳) فَلَمَّا لَا تَخَفْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی (۴) قَالَ یَقُوْمُ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَۃٍ وَلٰکِنِّیْ رَسُوْلٌ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ (۵) لَا تَمِشْ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا (۶) اِنَّ لَکَ مَوْعِدًا نُّخْلِفُہُ (۷) قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنْہُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْہِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَامْتٰبِہُ (۸) وَاِنَّہُ کَانَ یَقُوْلُ سَفِیْہُنَا عَلٰی اللّٰهِ شَطَطًا (۹) وَاِنَّہُ کَانَ رِجَالٍ مِّنَ الْاِنْسِ یَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ (۱۰) اِنَّہُ مِنْ یَّاتِ رَبِّہُ مُخْرِجًا فَاِنْ لَّہُ جَهَنَّمُ (۱۱) لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَ کُمْ خَشِیۃً اِمْلَاقٍ مِّنْ نَّزْرِ کُمْ وَاِیَّآہُمْ (۱۲) وَاِیَّآیَ فَاَرْہَبُوْنِ = فَاَرْہَبُوْنِ اِیَّآیَ (۱۳) وَیَقُوْلُ الْکٰفِرُ لَیْسَ بِنَبِیٍّ کُنْتُ تُرَابًا

(۱۴) یَا رَبِّ مَا زَالَ لُطْفُ مِنْکَ یَسْمَلْنِیْ وَتَجَدَّد دینی ما انت تعلمہ
فَاَصْرِفْہُ عَنِّیْ کَمَا عَوَّدْتَنِیْ کَرَمًا فَمَنْ سِوَاکَ لِہَذَا الْعَبْدِ یَرْحَمُہُ

الدَّرْسُ الثَّانِي وَالْأَرْبَعُونَ

الْمَوْصُولَات

۱۔ اسم موصول ایسا اسم ہے جس کے بعد ایک جملہ اگر مقصود کو متعین کر دیا ہے۔ اسی لئے اس کا شمار اسماء معرفہ میں کیا جاتا ہے۔ جس جملے سے اس کے معنی کی تعیین ہوتی ہے وہ اس کا صلہ ہے +
اسماء موصولہ حسب ذیل ہیں :-

مؤنث	مذکر	
أَلَّتِي (جو ایک عورت)	الَّذِي (جو ایک مرد)	واحد
{ أَلَّتَانِ أَلَّتَيْنِ } (جو دو عورتیں)	{ الَّذَانِ الَّذَيْنِ } (جو دو مرد)	ثنیۃ
أَلَلَّتِي يَا أَلَلَوَاتِي يَا أَلَلَوَاتِي (جو بہت عورتیں)	الَّذِينَ (جو بہت مرد)	جمع

تنبیہ ۱۔ اسماء موصولہ سب مبنی ہیں۔ صرف تشنیہ

میں عام قاعدے کے مطابق تصرف ہوتا ہے +

تنبیہ ۲۔ واحد مذکر و مؤنث اور جمع مذکر میں ایک لام

لکھتے ہیں باقی میں تلام۔ مگر أَلَلَّتِي کو أَلَّتِي بھی لکھتے ہیں +

۱۔ موصول = جو راہ یعنی جوئیہ پر یہ اسم اپنے معنی نہیں بتا سکتا + ۲۔ صلہ = جوڑ۔ امداد۔ انعام

صفت واقع ہوتے ہیں اگرچہ مبتدایا فاعل یا مفعول بھی واقع ہوتے ہیں: مَا مَضَى فَاَتَ (جو کچھ گزر گیا وہ ہاتھ سے نکل گیا) اس مثال میں ”مَا“ مبتدایہ۔ فَانَزَ مِنَ الْجَهَنَّمَ (کامیاب ہوا وہ جس نے کوشش کی) اس مثال میں ”مَنْ“ فاعل واقع ہوا ہے۔ عَلِمْتُ مَنْ كَانَ شَائِقًا (میں نے اس کو رکھایا جو شائق تھا) اس مثال میں ”مَنْ“ مفعول ہے۔ يَعْزُزُ أَتَيْكُمْ يَجْتَهِدُ (عزت پاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش کرتا ہے) اس مثال میں آئی فاعل ہے۔ يَهَانُ أَتَيْكُمْ لَا يَجْتَهِدُ (ذلیل کیا جاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش نہیں کرتا) اس مثال میں آئی مفعول مالم یسم فاعلہ ہے +

۴۔ اسم موصول میں چونکہ ابہام (معنی کی غیر تعین) ہے۔ اس لئے اس کے بعد ایک جملہ لانا پڑتا ہے جو ابہام کو صاف کر دے۔ اس جملہ کو صلہ کہتے ہیں۔ موصول اور صلہ مل کر جملہ کا کوئی جزو بنتا ہے۔ بغیر صلہ کے موصول نہ مبتدایا ہو سکتا ہے نہ خبر نہ فاعل نہ مفعول صلہ میں ایک ضمیر ہونی چاہئے جو موصول کے مطابق ہو۔ اس ضمیر کو عائِد کہتے ہیں: اَحْرِمِ الَّذِي عَلِمَكَ وَالَّتِي عَلِمْتَكَ وَالَّذِينَ عَلِمَاكَ وَاللَّتَيْنِ عَلِمْتَاكَ وَالَّذِينَ عَلِمُواكَ وَاللَّاتِي عَلِمْنَكَ وَمَنْ عَلِمَكَ يَا عَلِمْتَكَ وَاحْفَظْ مَا تَعَلَّمْتَهُ +

تنبیہ ۳۔ پہلی، دوسری، ساتویں اور آٹھویں مثال میں عائد ضمیر مُسْتَقَرِّمٌ ہے اور بقیہ مثالوں میں عائد ضمیر بامرز ہے +

تنبیہ ۴۔ مَنْ اور مَا کے بعد عائد کو حذف بھی کر سکتے ہیں جبکہ وہ مفعول ہو: هَذَا مَا رَأَيْتُهُ (یہ وہ ہے جو میں نے دیکھا) کو هَذَا مَا رَأَيْتُ کہہ سکتے ہیں +

تنبیہ ۵۔ یہ بھی یاد رکھو کہ مَنْ اور مَا کے بعد ماضی صغفی لانا ہو تَمَنِّیْ بَلَمْ (دیکھو درس ۲۰) کا استعمال کریں: هَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسُ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهُ (جس نے آدمیوں کا شکر یہ نہیں ادا کیا اس نے اللہ کا شکر یہ نہیں ادا کیا۔ الحدیث)۔ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ (جو اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا) +

۵۔ اسم موصول کا موصوف ہمیشہ معرفہ ہونا چاہئے کیونکہ اسم موصول معرفہ ہوتا ہے: لَقِيتُ الْوَلَدَ الَّذِي تَعَلَّمَ الْكِتَابَةَ دِیْنِ اُس رُکے سے ملا جس نے لکھنا سیکھ لیا ہے) اور جب وہ نکرہ ہو تو موصول کو حذف کر دیتے ہیں: لَقِيتُ وَلَدًا تَعَلَّمَ الْكِتَابَةَ (میں ایک ایسے رُکے سے ملا جس نے لکھنا سیکھ لیا ہے)۔ دیکھو اس مثال میں وَلَدًا کے بعد الَّذِي کو حذف کر دیا گیا ہے + اسی طرح الْقَاهِرَةُ مَدِينَةٌ فِيهَا عَجَائِبُ كَثِيرَةٌ (قاہرہ ایک شہر ہے جس میں بہت سے عجائبات ہیں) اس مثال میں مَدِينَةٌ کے بعد سے اَلَّتِي

کو حذف کر دیا گیا ہے۔ ایسے جملوں کی ترکیب دیکھو فقرہ، میں +

۶۔ اسم فاعل اور اسم مفعول کے ساتھ لام تعریف (ال) اکثر موصول کے معنی میں آتا ہے: الضَّارِبُ زَيْدًا یعنی الَّذِي ضَرَبَ زَيْدًا (جس نے زید کو مارا)، الْمَضْرُوبُ عَلَامَةُ یعنی الَّذِي ضَرَبَ عَلَامَةً، الضَّارِبَةُ بَعْنِي أَلَّتِي ضُرِبْتُ، الْمُشَارُ إِلَيْهِمَا یعنی اللَّذَانِ أُشِيرَ إِلَيْهِمَا، الْمُشَارُ إِلَيْهِمْ یعنی الَّذِينَ أُشِيرَ إِلَيْهِمْ؛

مشق نمبر ۵۴

۷۔ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:-

(۱) الَّذِي يَتَعَلَّمُ يَتَقَدَّمُ (جو سیکھ لیتا ہے وہ آگے بڑھ جاتا ہے)
 (الَّذِي) اسم موصول واحد مذکر کے لئے، مبنی ہے،
 (يَتَعَلَّمُ) فعل مضارع اس میں ضمیر هو مستتر ہے جو موصول کی طرف
 لوثی ہے وہی فاعل ہے اور اسی کو عائد کہتے ہیں،
 فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر موصول کا صلہ ہوا،
 صلہ موصول ملکر مبتدا، محلاً مرفوع،
 (يَتَقَدَّمُ) فعل مضارع اس میں ضمیر فاعل ہے جو محلاً مرفوع،
 فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، محلاً مرفوع،
 مبتدا و خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا +

۱۔ ماضی کی تخصیص نہیں ہے حسب موقع مضارع کے معنی بھی لئے جاسکتے ہیں +

(۲) مَا مَضَى قَاتَ (جو گذر گیا) اتھ سے نکل گیا،

(مَا) اسم موصول،

(مَضَى) فعل ماضی اس میں ضمیر ہو پوشیدہ ہے جو موصول کی طرف

لوثی ہے وہی فاعل ہے،

فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ہے موصول کا،

موصول وصلہ ملکر مبتدا،

(قَاتَ) فعل ماضی اس میں ضمیر ہو مُشْتَرِج جو فاعل ہے۔ یہ ضمیر بھی

موصول کی طرف لوثی ہے،

فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر،

مبتدا و خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا +

(۳) لَقِيتُ وَلَدًا تَعَلَّمَ الْحَيَاكَةَ (میں ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے بننا سیکھا ہے)

(لَقِيتُ) فعل ماضی اس میں ضمیر متکلم فاعل ہے،

(وَلَدًا) مفعول ہے اور موصوف ہے، منصوب،

(تَعَلَّمَ) ماضی، واحد مذکر غائب، اس میں ضمیر ہو مُشْتَرِج ہے جو

موصوف کی طرف لوثی ہے۔ وہی فاعل ہے،

(الْحَيَاكَةَ) مصدر ہے مفعول واقع ہوا ہے، منصوب ہے،

فعل، فاعل اور مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صفت ہے ولد کی،
 پہلا فعل اپنے فاعل اور مفعول اور اس کی صفت سے ملکر جملہ
 فعلیہ ہوا +

(۴) الْمُؤَمَّلُ غَيْبٌ (جس چیز کی توقع کی جاتی ہے وہ پوشیدہ یا نامعلوم ہے)
 (الْمُؤَمَّلُ) اس میں (ال) بمعنی الَّذِي اسم موصول ہے،
 مُؤَمَّلٌ بمعنی يُؤَمَّلُ صلہ ہے موصول کا، اس میں ضمیر ہو مُشْتَرِک
 ہے جو موصول کی طرف لوثی ہے،
 موصول اور صلہ ملکر مبتدا، مرفوع،
 (غَيْبٌ) خبر، مرفوع، مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا +

(۵) اِنْ جُلُوسٍ كِي تَرْكِيْبٌ تَمْ خُوْدُ كِرُو : هَذَا الَّذِي سَرَقَ، اِحْتَرَمْنِي مَنْ
 عَلِمْتَنِي، السَّارِقُ تُقَطَّعُ يَدُهُ

سلسلہ الفاظ نمبر ۴

اِتْرَتَابٌ (۷-ی) شک کرنا	اَتَقَنَّ (۱۱) کسی کام کو خوب عمدگی سے کرنا
اَسْكُرَ (۱۱) نشہ سے بیہوش کر دینا	اِسْتَحْقَرَ (۱۲) اِسْتَحْقَرَ حقیر جاننا
اِسْتَوَى (۱۰-ی) برابر ہونا قابض ہونا	اِحْتَاَجَ (۷-و) حاجت مند ہونا

اِنْتَسَبَ (۱) نسبت رکھنا۔ تعلق رکھنا
اَلْتَبَسَ (۲) مشتبہ ہونا۔ شبہ پڑ جانا
اِنْتَصَرَ (۳) مدد لینا۔ غالب ہونا
اَنْفَقَ (۴) خرچ کرنا

بَنَى (ض-ی) بنا کرنا۔ تعمیر کرنا
بَغَى (ض-ی) چاہنا۔ تلاش کرنا
جَنَى (ض-ی) اور بختی پھل پھول توڑنا
حَصَدَ (ن) کھیت کاٹنا

حَمَلَ (ض) بوجھ اٹھانا۔ آمادہ کرنا
رَبَّى (۲-و) پرورش کرنا۔ تربیت دینا
رَجَبَ (ك) کٹاؤں ہونا
نَزَّيْنِ (۲) سجانا

ضَاقَ (ض-ی) تنگ ہونا
عَامَلَ (۳) معاملہ کرنا۔ سلوک کرنا
عَلَا (ن-و) بلند ہونا۔ نرغ چڑھ جانا
غَلَا (ن-و) ہنگامہ ہونا۔ مہنگائی
غَنِمَ (س) لوٹنا (۴) غنیمت جانا

قَطَفَ (ض) پھل پھول توڑنا
كَالَ (ض-ی) ناپنا۔ گیل ناپ
نَفَدَ (س) ختم ہو جانا۔ ہو چکنا

أَمَّ (ج-اُم) جماعت۔ قوم
أُنْثَى (ج-اُنَاث) مادہ۔ عورت
بَسَّالَةً جو اندری

جَسَدٌ (ج-اَجْسَاد) بدن۔ جسم
ذَكَرٌ (ج-ذُكُور) نر۔ مرد
رُقْعَةٌ (ج-رِقَاع) چٹھی۔ پیوند
صَانِعٌ (ج-صُنَاع) کاریگر

ضَعِيفٌ (ج-ضُعَفَاء) غریب کمزور، حقیر
طَلَبَةٌ مَطَالِبَةٌ حق کے ساتھ مانگنا۔ مطالبہ
عِدَّةٌ وہ وقفہ جس کے بعد ایک شہر سے جدا
ہونی والی عورت کو دوسرا نکاح جائز ہو جاتا ہے
جَدُّ بزرگی۔ عزت

حَيْضٌ حیض عورتوں کی ماہواری عادت

مَعْرَكَةُ جَنْگ . میدانِ جنگ	مُنْكَرُ ناپسند بات . اجنبی
مَعْرُوفُ پسندیدہ بات . مشہور	رَاشِدُ راہِ راست پر چلنے والا

مشق نمبر ۵۵

تنبیہ ۶۔ ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسم موصول اور اس کے
صلہ کو پہچاننا اور صلہ میں عائد کیا ہے وہ بتلاؤ۔ یہ بھی یاد رکھو کہ
آئندہ سے آسان موقعوں میں اعراب نہیں لکھا جائیگا تم خود موقع کے
مطابق اعراب لگا کر پڑھ لیا کرو۔

(۱) اِنَّ بِالْكَيْلِ الَّذِي يُكَيْلُوْنَ بِهِ يُكَالُ لَكُمْ (۲) اِنَّ الرَّجُلَيْنِ
الَّذِيْنَ يَتَوَكَّلَانِ اَوْقَافَ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يَعْلَمَانِ اَنَّ الْاَمْوَالَ
الَّتِيْ فِيْ اَيْدِيْهِمَا كَيْفَ تُنْفَقُ وَعَلَى مَنْ تُنْفَقُ (۳) اِنَّ مَا رَاَيْتُهُ
مِنْكَ مِنَ الشَّجَاعَةِ وَالْبَسَالَةِ اللَّتَيْنِ اَظْهَرْتَهُمَا فِي الْمَعْرَكَةِ
الْاٰخِرَةِ حَمَلْنِيْ عَلَى تَكْرِيمِكَ (۴) اَعْجَبُ مِنَ النِّسَاءِ الَّتِيْ يُزَيِّنُ
اَجْسَادَهُنَّ الْفَانِيَّةَ وَلَا يُزَيِّنُ نَفْسَهُنَّ الْبَاقِيَّةَ (۵) اَوَّلُ
مَنْ اَسْكَمَ مِنَ الشُّبَّانِ هُوَ ابُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ [رضی اللہ عنہ]
وهو اَوَّلُ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ (۶) خِلَاصَةُ مَا ذَكَرَهُ الْاِسْتَاذُ
اَنَّ الْعَمَلَ بِالْقُرْآنِ الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَى مُحَمَّدٍ بِكَفِينَا الْفَلَاحِ الدَّارِيْنَ
(۷) مَنْ نَزَعَ الشَّرْحَ صَدَّ التَّدَامَةُ (۸) كُنْتُ كَمَنْ اَشْكُرُهُ الْخَمْرُ

(۹) الصَّادِقُ لَا يَدِلُّ وَالْكَاذِبُ لَا يَعِزُّ (۱۰) وَرَدَتْهُ رُقْعَةٌ مَكْتُوبٌ فِيهَا مَا يَأْتِي :- اِيهَا التَّلَامِيذُ النَّبِيَّةُ ! قَدْ قَرُبَ الْاِمْتِحَانُ الَّذِي يُمَيِّزُ الْمُجْتَهِدِينَ مِنَ الْكُسْلَانِ - فَكُنْ مِنْ اَجْتَهِدْ وَفَارِ يَوْمَ الْاِمْتِحَانِ وَالسَّلَامِ (۱۱) اِنَّ الَّذِي يُحِبُّ وَطَنَهُ هُوَ مَنْ يَبْدُلُ جُهْدَهُ فِيمَا يَرْفَعُ قَدْرَ اُمَّتِهِ الَّتِي يَنْتَسِبُ اِلَيْهَا، فَالْصَّنَاعُ الَّذِي يُتَقَنُّونَ اَعْمَالَهُمْ يَخْدُمُونَ وَطَنَهُمْ، وَلِأَنَّ اللّٰهَ لَا يَرْبِّيَنَّ اَبْنَاءَ هُنَّ عَلَى الْفَضِيلَةِ يَرْفَعَنَّ شَأْنَ وَطَنِهِنَّ، وَالتَّلَامِيذُ الَّذِينَ يَجِدُّونَ فِي دُرُوسِهِمْ يَبْنُونَ مَجْدَ اُمَمَتِهِمْ +

+

(۱۲) مَاضِيَ فَاتَ وَالْمُؤَمَّلَ غَيْبٌ + وَلَكَ السَّاعَةُ الَّتِي اَنْتَ فِيهَا

(۱۳) اَنَا كَالَّذِي اَحْتَاجُ مَا يَحْتَاجُهُ + فَاغْنِمْ ثَوَابِي وَالْثَنَاءَ الْوَافِي

نمبر ۵۶

مِنَ الْقُرْآنِ

مشق

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ (۲) هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (۳) وَاللَّائِي يَلْبِسْنَ مِنَ الْخَبِثِ مِنْ نِسَاءٍ كَمَنْ اِنْ اُرْسِنَتْ فِعْدَهُنَّ ثَلَاثَةُ اَشْهُرٍ (۴) مَنْ كَانَ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا اَعْمٰی فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی (۵) مَا اَتَكُمْ الرَّسُولُ فَاِخْذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (۶) مَا

عِنْدَكُمْ يَنْفَعُ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ (۷) مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ
أَوْ أُنْشِىْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ
بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۸) كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ
تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

مشق نمبر ۵

(۱) مَا هَذَا الَّذِي فِي يَدِكَ يَا
إِبْرَاهِيمُ وَمَنْ ذَاكَ الَّذِي
قَامَ عِنْدَ الْبَابِ؟

(۲) وَاللّٰهُ جَوَابُكَ عَجِيبٌ، مَا
فَصَحْتُ مَا تَقُولُ

هَذَا مَا فِي يَدِي هُوَ الْكِتَابُ
الَّذِي أَعْطَيْتَنِي بِالْأَمْسِ وَذَلِكَ
الْقَائِمُ بِالْبَابِ هُوَ الْخَادِمُ الَّذِي
أَرْسَلْتُ إِلَيْكَ قَبْلَ الْأَمْسِ،
أَلَسْتُ تَعْرِفُهُ؟

(۳) بَلَى يَا أَخِي أَعْرِفُهُ لَكِنَّهُ
التَّبَسُّ عَلَى الْيَوْمِ لِأَنَّهُ مَا
لَيْسَ مَا كَانَ يَلْبَسُ عِنْدَنَا

(۴) أَحْسَنْتَ يَا إِبْرَاهِيمُ وَإِنِّي
أَرْسَلْتُ ذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الَّذِينَ

رَأَيْتَهُمَا إِلَى حَدِّ يَتَى لِقَطْفِ الْأَثْمَارِ
رَأَيْتَهُمَا عِنْدَكَ قَبْلَ سَاعَتَيْنِ

(٥) وَإِنْ ذَهَبَ أُولَئِكَ الرِّجَالُ
الَّذِينَ كَانُوا يَسْقُونَ الْأَشْجَارَ
فِي حَدِّ يَتَىكُمْ؟

(٦) هَذَا مِنْ فَضْلِكَ، وَمَاذَا أَنْصَحُ
أُولَئِكَ النِّسْوَةَ الَّتِي كُنَّ يَعْمَلْنَ
فِي الْمَعْمَلِ؟

وَالنِّسْوَةُ، هَلْ لَكَ حَاجَةٌ فِيهِمْ؟
(٧) نَعَمْ، إِلَى حَاجَةٍ شَدِيدَةٍ فِي
الْعَمَالِ فَإِنَّ الْأُمُورَ كُلَّهَا تَكَادُ
تَفْسُدُ لَيْسَ أَحَدٌ عِنْدِي مَنْ

يَخْصُدُ الزَّرْعَ أَوْ يَعْمَلُ فِي الْعَمَلِ
وَلَيْسَ أَجِيرٌ يُسَاعِدُ التَّجَارِيزَ
وَالْبَنَاتَيْنِ فِي بِنَاءِ بَيْتِي

(٨) يَا أَخِي! هُمْ كَانُوا يَطْلُبُونَ أَجْرَهُ
زَائِدَةً، فَمَا قَبِلْنَا طَلِبَتَهُمْ
يَا أَخِي يُوسُفُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ!
كَانَ يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَقْبَلَ مَطَالِبَاتَهُمْ

فَأَضْرَبُوا عَنِ الْعَمَلِ

أَلَا تَرَى كَيْفَ غَلَبَ الْغَلَاءُ وَعَلَتْ
الْأَسْوَاقُ

(٩) وَاللَّهُ الْيَوْمَ فَهِمْتُ أَنْ هُوَ
الْمَسَاكِينِ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ
فِي الْمَصَانِعِ وَالْمَزَارِعِ وَيَبْنُونَ
بُيُوتَنَا لَهُمْ مَدْخُلٌ عَظِيمٌ فِي
الْإِرْتِقَاءِ وَحَصُولِ الْمَنَاءِ
وَالْإِنْتِصَارِ عَلَى الْأَعْدَاءِ

صَدَقْتَ يَا أَخِي الْوَلَاهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
نَحْسِبُهُمْ ضُعَفَاءَ، وَتَحْتَقِرُهُمْ،
لَضَاقَتْ عَلَيْنَا الْحَيَوَةُ وَضَاقَتْ
عَلَيْنَا الْأَرْضُ بِمَا رَجَبَتْ، وَلِهَذَا
قَالَ الْمَصْلِحُ الْأَعْظَمُ الرَّسُولُ الْأَكْرَمُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْعُوثَنِي فِي
ضُعَفَاءِكُمْ، فَإِنَّمَا تَنْصُرُونِ،
وَتَزِرُ قَوْنِي بِضُعَفَائِكُمْ - أَنْظِرُوا
كَيْفَ الْحَقُّ نَفْسَهُ الشَّرِيفَةَ
بِالضُّعَفَاءِ وَالْمَسَاكِينِ الْعَامِلِينَ
كَيْ نُنْكِرَهُمْ وَلَا نُحَقِّقَهُمْ

(١٠) أَعْظَمُ بِهَذَا النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ
الَّذِي كَانَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ
حَقًّا، مَا أَحْكَمَ كَلَامَهُ وَمَا
أَصْدَقَ، كَيْفَ أَقَامَ الْأُمَرَاءُ

صَدَقْتَ وَاللَّهِ، فَيَنْبَغِي لَنَا أَنْ
نَضْعَ بِهِمْ مَا حُبَّ لِأَنْفُسِنَا وَ
نُعَامِلَهُمْ مُعَامَلَةَ الْإِخْوَانِ إِذَا
تَهَنَّا الْعَيْشَةَ وَتَضَلَّحَ الْأُمُورَ

وَالضَّعْفَاءُ فِي صَفِّ رَاحِدٍ، يَا وَيَسُّدُ بَابُ الْإِضْرَابِ
لَيْتَنَّا لَوِ اسْتَبْعَنَاهُ مَا زِلْنَا
غَالِبِينَ

مشق اردو سے عربی بناؤ نمبر ۵۸
(۱) قرآن وہ کتاب ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی ہے۔
(۲) کیا تو اُن دو مردوں کو دیکھ رہا ہے جو ہماری طرف آرہے ہیں؟ (۳) جس
کہا لا الہ الا اللہ وہ جنت میں داخل ہو گیا (۴) وہ دو لڑکیاں جو مدرسہ
جاری ہیں وہ میری بہنیں ہیں (۵) وہ عورتیں جو مدرسہ کی طرف جا رہی
ہیں وہ استانیات ہیں (۶) مجھے دکھا دے جو تیرے ہاتھ میں ہے (۷) یہ
وہ چیز ہے جسے میں پسند کرتا ہوں (۸) وہ اس جیسے ہو گئے جسے شراب
مذہبوں کر دیا ہو (۹) ہم نے جو آپ کا [تیرا] علم دیکھا اس نے ہمیں آپ
کی [تیری] تعظیم پر آمادہ کر دیا (۱۰) تیرے پاس عنقریب ایک خط آئیگا
جس میں وہ لکھا ہوگا جو آگے آتا ہے۔

بیٹا! تم جانتے ہو، جس نے کوشش کی وہ کامیاب ہوتا ہے مجھے
امید ہے کہ تم نے سالانہ امتحان کی تیاری کر لی ہوگی۔ تمہارا باپ جس نے
تمہاری پرورش کی ہے اسی طرح تمہارے اساتذہ جنہوں نے تمہیں تعلیم دی
ہے تمہاری کامیابی کے منتظر ہیں +

سوالات نمبر ۱۷

- (۱) ضمیر کتنی قسم کی ہیں؟
- (۲) ضمیر بارز کیا اور مستتر کیا؟
- (۳) ماضی اور مضارع کے کون کون سے صیغوں میں ضمیر مستتر آتی ہے؟
- (۴) اعرابی حالت کے لحاظ سے ضمیر کی کتنی قسمیں ہیں اور کون کون سی؟
- (۵) اسماء موصولہ کون کون سے الفاظ ہیں؟
- (۶) اسماء موصولہ میں کون کون سا لفظ معرب ہے؟
- (۷) اسماء موصولہ میں ایسے کون کون سے لفظ ہیں جو اسماء استفہام بھی ہوتے ہیں؟
- (۸) صلہ کسے کہتے ہیں اور عائد کیا؟
- (۹) ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو ایسے اسم موصول سے پُر کرو جو مناسب ہو۔
 يُقَالُ لِلرَّجُلِ يَفْضِلُ الشَّيْبَ وَيَخْطُهَا خِطَا
 الْمَرْءِ تَخْدُمُ الْمَرْيَضُ يُقَالُ لَهَا مَرِيضَةٌ
 أَخْبِطُونَ هُمْ يَخْطُونَ الشَّيْبَ
 وَالْأَسَاكِفَ هُمْ يَصْنَعُونَ التَّعْلَ

أَشْتَرَيْتَ هَاتَيْنِ الْكَلْبَتَيْنِ هُمَا مِنْ كِلَابِ الشَّامِ
الرَّجُلَانِ جَاءَ الْكُتُبَانِ الْوَحِيدَانِ

النِّسَاءِ يُعَلِّمُنَ الصِّبْيَانَ وَالصَّبِيَّاتِ يُقَالُ لَهُنَّ مُعَلِّمَاتٌ

(۱۱) ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسم موصول کے صلہ کے لئے مناسب جملہ لکھو

قَرَأْتُ الْكِتَابَ الَّذِي

جَاءَ الْوَلَدُ الَّذِي

هَذَانِ الْكِتَابَانِ اللَّذَانِ

حُذِ الْكِتَابَيْنِ اللَّذَيْنِ

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ وَالَّذِينَ

هَذِهِ السَّاعَةُ الَّتِي

أَكَلْتُ التُّفَاحَيْنِ اللَّتَيْنِ

أَرَأَيْتَ الْمُعَلِّمَاتِ اللَّاتِي ؟

أَحْتَرِمُ مَنْ

كُلُّ مَا

(۱۲) ذیل کے جملے میں الفاظ کے صیغوں کو بدل بدل کر دس جملے بناؤ :-

هُوَ الَّذِي عَلَّمَكَ

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْأَرْبَعُونَ

اعراب الاسم

۱۔ تم نے دسویں سبق میں پڑھ لیا ہے کہ کوئی اسم جب ترکیب میں فاعل یا مبتدأ یا خبر واقع ہو (دیکھو درس ۱۰-۲) یا نائب الفاعل واقع ہو (دیکھو درس ۱۲-۶) تو ان صورتوں میں وہ اسم مرفوع (حالت رفع میں) ہوتا ہے۔ اور جب وہ مفعول واقع ہو یا فاعل مفعول کی ہیأت بتلائے (دیکھو درس ۱۰-۲) یا اِن کا اسم یا گان کی خبر ہو (دیکھو درس ۳۷) تو وہ منصوب (حالت نصب میں ہوتا ہے) اور جب کوئی اسم حرف جر کے بعد واقع یا مضاف الیہ ہو (دیکھو سبق ۱۰-۲) تو مجرور (حالت جر میں) ہوتا ہے۔

۲۔ اسم کے منصوب ہونے کے اور بھی مواقع ہیں۔ جن کا ذکر چوتھے حصے میں بالتفصیل ہوگا۔ چونکہ ابھی اگلے سبقوں میں ان کی ضرورت پڑیگی اس لئے یہاں بالاختصار بطور تہدید کے صرف منصوبات کا ذکر کر دیا جاتا ہے

(۱) الْمَفْعُولُ بِهِ

۳۔ مفعول بہ وہ اسم ہے جو اس ذات کو بتلائے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ہو: نَصَرَ مُحَمَّدٌ مَظْلُومًا (محمود نے ایک مظلوم کو مدد دی) اِس جگہ

محمود کی مدد کا اثر مظلوم پر واقع ہوا ہے اس لئے لفظ مظلوم مفعول بہ کہلائیگا
تنبیہ ۱۔ پچھے سبق میں تم نے مفعول کا نام بہت جگہ پڑھا ہے۔

وہی مفعول بہ ہے +

(۲) الْمَفْعُولُ الْمَطْلُوقُ

۴۔ مفعول مطلق ایک مصدر ہے جو اپنے ہی فعل کے بعد تاکید
کے لئے یا فصل کی نوعیت یا گنتی بتلانے کے لئے آتا ہے: رَاضِبٌ صَبْرًا جَمِيلًا
(صبر کر رہا تھا صبر) یہاں صَبْرٌ مصدر ہے اور مفعول مطلق واقع ہوا ہے۔ دَقَّتِ
السَّاعَةُ دَقَّتَيْنِ (گھڑی نے دو ٹھوکے لگائے) اس میں دَقَّةٌ مصدر ہے +

(۳) الْمَفْعُولُ لَهُ يَا الْمَفْعُولُ لِأَجَلِهِ

۵۔ جو مصدر کسی فعل کا سبب بتلانے کے لئے بغیر حرف جر
کے مستعمل ہوا ہے مفعول لَهُ يَا لِأَجَلِهِ (جس کے لئے کام کیا گیا ہو) کہتے ہیں
وہ بھی منصوب ہوتا ہے: ضَرَبْتُهُ تَأْدِيبًا (میں نے اُسے ادب دینے کے لئے
مارا) اس جملہ میں تَأْدِيبٌ اَدَب کا مصدر ہے جو مار کا سبب بتلانے کے لئے
لایا گیا ہے۔

اگر ضَرَبْتُهُ لِلتَّأْدِيبِ کہیں تو مطلب وہی ہوگا مگر ترکیب میں
اسے مفعول لَهُ نہیں کہیں گے بلکہ محذور کہیں گے +
اور اگر اَدَبْتُهُ تَأْدِيبًا کہیں تو معنی ہونگے ”میں نے اُسے ادب دیا“

ایک ادب دینا" اس لئے وہ مفعول مطلق ہو جائیگا۔ کیونکہ فعل اور مصدر کا مادہ ایک ہی ہے +

(۴) الْمَفْعُولُ فِيهِ يَا الظَّرْفُ

۴۔ مفعول فیہ وہ اسم ہے جو کام کا وقت یا جگہ بتلانے کے لئے جملے میں آیا ہو: حَفِظْتُ الدَّرْسَ صَبَاحًا أَمَامَ الْمُعَلِّمِ (میں نے صبح کو معلم کے سامنے سبق یاد کیا) صباح وقت بتلاتا ہے اور أَمَامَ جگہ بتلاتا ہے۔ مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں +

تنبیہ ۲۔ مَسَاءً، لَيْلًا، يَوْمًا وغیرہ ظرفِ زمانہ ہیں۔

فَوْقَ، تَحْتَ، أَمَامَ، خَلْفَ، عِنْدَ وغیرہ ظرفِ مکان ہیں +

(۵) الْمَفْعُولُ مَعَهُ

۵۔ مفعول معہ وہ اسم ہے جو واو معیت کے بعد واقع ہو وواو معیت ایک واو ہے جس کے معنی ہیں "ساتھ"۔ اس واو کے بعد اسم منصوب ہوتا ہے: ذَهَبْتُ وَالشَّارِعَ الْجَدِيدَ (میں نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا گیا)۔ اس مثال میں الشَّارِعَ کو مفعول معہ کہیں گے۔ اس مثال میں واو معیت ہی کے معنی بن سکتے ہیں۔ اگر واو عطف (جس کے معنی ہیں "اور") اس جگہ سمجھا جائے تو معنی ہوں گے "میں گیا اور نئی سڑک گئی" یہ معنی بالکل بے تکیے ہو جائیں گے +

تنبیہ ۳۔ مفعول معہ اسی ترکیب میں متعین ہوگا جہاں واو
عطف کے معنی نہ بن سکتے ہیں اگر واو عطف اور واو معیۃ
دونوں کے معنی موزوں ہو سکتے ہیں تو واو کے بعد نصب بھی پڑھ سکتے
ہیں اور حسب موقع اعراب بھی لگا سکتے ہیں: جاء الامیر والجنود
یا والجنود دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ معنی ہونگے ”سرور لشکر کے ساتھ آیا“
یا ”سرور اور لشکر دونوں آئے“ مگر تضارب نزدیک و غمرو (زید اور
عمر نے باہم مارپیٹ کی) جیسی مثالوں میں واو عطف ہی ہو سکتا ہے۔

تنبیہ ۴۔ کلام عرب میں مفعول معہ بہت ہی کم آیا ہے۔
(۶) الْمُسْتَشْنٰی بِالْآلَا (الآ کے ذریعے استثنا کیا ہوا)
۸۔ وہ اسم ہے جو آل کے بعد مذکور ہوتا کہ اسے ماقبل کے حکم سے الگ
کر دیا جائے: جاء القوم الانزیداً (لگ آئے گزید) یہاں زید کو قوم سے
الگ کر دیا گیا ہے۔ قوم کو مستثنیٰ منہ اور نزید کو مستثنیٰ کیا جائیگا۔
مستثنیٰ منہ مذکور ہو اور کلام مثبت ہو تو آل کے بعد ہمیشہ
مستثنیٰ منصوب ہوتا ہے، جس کی مثال اوپر گزری۔ اور اگر کلام منفی
ہو تو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور حالت کے مطابق اور اعراب بھی لگا سکتے
ہیں: ما جاء القوم الانزیداً بھی کہہ سکتے ہیں اور حالت فاعلی کی وجہ
سے الانزید بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور مستثنیٰ مذکور نہ ہو تو حالت کے مطابق

لے کیونکہ ایسے فعلوں میں دونوں فاعل ہوتے ہیں، دو کی شرکت بغیر فعل کا وقوع ناممکن ہے۔

اعراب ہوگا۔ اس میں اِلَّا کا کوئی دخل نہ ہوگا: ماجاء اِلَّا نَهْدٌ، مَا
ضَرَبْتُ اِلَّا لِيَصَا +

تنبیہ ۵۔ استثنا کے لئے لفظ غیر اور سیوی بھی آتا ہے۔
ان کے بعد مستثنیٰ مجرور ہوا کرتا ہے اور خلا اور عدا بھی
استعمال کرتے ہیں ان کے بعد بھی اکثر مجرور ہوتا ہے تفصیل چوتھے
صفحے میں آئیگی۔

(۷) اَلْحَال

۹۔ حال وہ اسم نکرہ ہے جو کسی فعل کے وقوع کے وقت فاعل
یا مفعول کی جو ہیئت (حالت) ہو وہ ظاہر کر دے: جاء الاميرُ
مَاشِيًا (سردار چلتا ہوا آیا)۔

۱۰۔ حال کی شناخت یہ ہے کہ وہ کس طرح "یا" کس حالت میں
کے جواب میں بولا جائے جیسا کہ اوپر کی مثال میں پوچھا جائے کہ امیر کس حالت
میں آیا؟ تو جواب ہوگا پیدل چلتا ہوا آیا +

۱۱۔ جس کا حال بیان کیا جائے اُسے ذوالحال (صاحبِ حال)
کہتے ہیں اس وقت حال اور ذوالحال کے درمیان ایک رابطہ (جوڑنے
والے) کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ رابطہ اکثر او ہوتا ہے جسے واوِ حالیہ
کہتے ہیں: (لَا تَأْكُلْ وَالطَّعَامُ حَاشِرٌ) مت کھا جبکہ کھا نا گرم ہو یا ضمیر ہوتی

ہے: جَاءَ الْخَلِيلُ يَفْضَحُ (خلیل ہنستا ہوا آیا) اس فعل میں هُوَ کی ضمیر مُسْتَتِر ہے جو فاعل بھی ہے اور رابط بھی۔ یہ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہے۔ کبھی واو اور ضمیر دونوں رابط کا کام دیتے ہیں: جَاءَ الرَّشِيدُ وَهُوَ يَفْضَحُ (رشید ہنستا ہوا آیا) یہاں "هُوَ" مبتدا ہے اور "يَفْضَحُ" جملہ فعلیہ ہو کر اس کی خبر ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر حال ہے فاعل (رشید) کا، محلاً منصوب +

(۸) التَّمْيِيزُ

۱۲۔ تَمْيِيزُ وہ اسم ہے جو ایک مُبْنَم چیز کے مطلب کی تعیین کرے: رِطْلٌ نَزِيثًا (ایک رطل تیل) یہاں رِطْلُ اسم مُبْنَم ہے جو بہتری چیزوں کے لئے بولا جاسکتا ہے۔ نَزِيثًا کہنے سے تمام چیزیں الگ ہو کر صرف تیل کی تعیین ہو گئی +

۱۳۔ تَمْيِيزُ کو مُمَيِّز (الگ کرنے والا) بھی کہتے ہیں اور جس میں سے بِنْهَام دُور کرے اُسے مُمَيِّز (جس میں سے الگ کیا گیا ہو) کہتے ہیں +

۱۴۔ مُمَيِّز عُمُو اعداد، وزن، ماپ یا پیمانے کے نام ہوا کرتے ہیں: اشْتَرَيْتَ عَشْرِينَ كِتَابًا وَمِئَاتًا سَمْنًا (گھی) وَصَاعًا بُرًّا (گیہوں) +

۱۵۔ بعض جگہوں میں بھی ابہام ہوا کرتا ہے: كَوْنِي كَبْهَ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ (میں تجھ سے زیادہ ہوں)۔ اس میں معلوم نہیں ہوتا کہ کس حیثیت سے یا کس لحاظ

سے زیادہ ہے۔ جب کہینگے مَا لَا یَا عَلَمًا تو مطلب معین ہو جائیگا کہ مال کی رو سے یا علم کے اعتبار سے زیادہ ہے +

۱۴۔ تمیز کی شناخت یہ ہے کہ ”کیا چیز“ یا ”کس چیز میں سے“ یا ”کس حیثیت سے“ کے جواب میں واقع ہو +

۱۵۔ تام تمیزیں تو منصوب ہوتی ہیں مگر اسماء عد کی بعض تمیزیں مجرور ہوتی ہیں۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ثَلَاثَةٌ سے عَشْرَةٌ تک کی تمیزیں مجرور اور جمع ہوتی ہے۔ أَحَدٌ عَشَرَ (۱۱) سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ (۹۹) تک کی تمیزیں منصوب اور واحد ہوتی ہے، مِثْلُ (۱۰۰) اور أَلْفٌ (۱۰۰۰) کی مجرور اور واحد ہوتی ہے +

۶۔ صبیہ ۶۔ اسماء عد کا خوب مفصل بیان ابھی چوتھے حصے کے شروع میں آئیگا اور تمام مرفوعات، منصوبات اور مجرورات کی مزید تشریح بھی چوتھے حصے میں ملے گی +

(۹) الْمُنَادَى

۱۸۔ منادی وہ اسم ہے جو حرف ید (یا، آیا وغیرہ) کے بعد واقع ہو۔ منادی کا کچھ بیان حصہ اول سبق ۱۱ میں پڑھ چکے ہو +

۱۹۔ منادی بھی منصوب ہوتا ہے۔ مگر اس وقت جبکہ مضاف ہو: یَا عَبْدَ اللَّهِ (اے خدا کے بندے) یا مضاف کے مشابہ ہو: یَا طَالِعًا

جَبَلًا (اے پہاڑ کے پڑھنے والے) یہی مطلب یا طَالِعَ الْجَبَلِ سے سمجھا جاتا ہے یا
نکروہ غیر مقصودہ جیسے کوئی اندھا بنیر شخص کے پکار کر کہے یا رَجُلًا حَذَّ
بِئِدْنِي (اے آدمی میرا اتھ تھام لے) +

۲۰۔ اگر منادی مفرد ہو (یعنی مضاف نہ ہو) تو وہ حالتِ رفعی
میں مبنی سمجھا جاتا ہے۔ پھر وہ اسمِ علم ہو یا نکروہ مقصود ہو خواہ واحد ہو
خواہ ثنیۃ جامع: یا حَامِدٌ، یا رَجُلٌ، یا رَجُلَانِ، یا مُسْلِمُونَ +

۲۱۔ حرفِ ندا کبھی حذف بھی کر دیتے ہیں: یُوسُفُ: اَعْرِضْ عَنْ هَذَا
رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا۔ یا رَبِّی کو صرف رَبِّ اکثر بولتے ہیں: رَبِّ
هَبْ لِي مَلَكًا +

تنبیہ ، - تم نے پہلے ہی سبق میں پڑھ لیا ہے کہ حرفِ ندا نکروہ پر
داخل ہو تو وہ معرفہ ہو جاتا ہے بشرطیکہ نکروہ مقصود ہو +

تنبیہ ۸۔ منادی کے بعد ایک جملہ آتا ہے جسے جوابِ ندا کہتے ہیں

منادی اور جوابِ ندا مل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوتا ہے

کبھی جوابِ ندا کو منادی پر مقدم بھی کر دیتے ہیں: اِعْفِرْ لِي

یا اَللّٰهُ۔

یہ بھی یاد رکھو کہ یا اَللّٰهُ کی جگہ اَللّٰهُمَّ بھی کہا جاتا ہے +

(۱۰) الْمَنْصُوبُ بِلَا لِنَفْيِ الْجِنْسِ

۲۲۔ جنس کی نفی کے لئے جب لاکا استعمال ہو تو اس کے بعد نکرہ کو فتحہ (ایک زبر) پر مبنی سمجھا جاتا ہے: لَا رَجُلٌ فِي الْبَيْتِ (گھر میں مرد کی جنس سے کوئی بھی نہیں ہے مبنی کوئی مرد نہیں ہے)۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (کوئی طاقت ہے نہ کوئی قوت ہے مگر اللہ [کی مدد سے])۔

مگر مضاف یا شبہ مضاف ہو تو اسے مُعَرَّبُ سمجھا جاتا ہے اور نصب پڑھا جاتا ہے: لَا طَالِبَ عِلْمٍ مَحْرُومٌ۔ لَا سَاعِيًا فِي الْخَيْرِ مَذْمُومٌ (بھلائی میں کوئی کوشش کرنے والا مذموم نہیں ہوتا)۔ ایسے لاکے بعد تشبیہ و جمع بھی حالتِ نصبی میں ہونگے: لَا مُتَّحِدِينَ مَغْلُوبِينَ (کوئی بھی در باہم اتحاد رکھنے والے مغلوب نہیں ہوتے)۔ لَا مُخْتَلِفِينَ مَنْصُورِينَ (کوئی باہم اختلاف رکھنے والے فتنہ نہیں ہوتے)۔

تنبیہ ۹۔ اِنَّ اور اس کے اخوات کا اسم اور کان اور اس کے اخوات کی خبر بھی منصوبات میں داخل ہیں جن کا ذکر سبق ۳۴ میں گذر چکا ہے۔

تنبیہ ۱۰۔ مرفوعات و منصوبات کا مفصل بیان چوتھے حصے میں آئے گا۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۱

تَمَكَّنَ (مِنْهُ) قابو پالینا۔ قادر ہونا	أَبْشَرَ (بِهِ) خوش خبری پانا۔ خوش ہونا
حَاسَبَ (اسکا مصدر) حَاسِبَةً یا حِسابٌ	اسْتَكْبَرَ (۱۰) تکبر کرنا
حساب لینا دینا	أَقْبَلَ (۱۱) سامنے آنا
صَادَفَ (۲) پانا۔ ملنا	أَنِسَ (س) مانوس ہونا
عَاشَ (ضی) زندگی گزارنا	تَوَبَّ (۳-۵) پرورش پانا
وَدَّعَ رَحَصَت کرنا۔ چھوڑ دینا	أَزَالَ (۱-۵) دور کرنا۔ مٹا دینا
عَشِيرَةٌ (ج عَشَائِرُ) قبیلہ۔ گنبد	أَبَدًا ہمیشہ
عِقَّةٌ پاکدامنی	أَيْفُ افسوس کرنے والا
عَیْشٌ زندگی	تَحْتَ نیچے
قَضَحٌ گہبوں	ثِقَّةٌ (مصدر ہے وثق کا) بھروسہ کرنا
مُرَاعَاةٌ وِرْعَايَةٌ رعایت کرنا۔ خیال کرنا	جُبْنٌ بُزْدَلی۔ کم ہمتی
مَعَاهِدٌ (ج مَعَاهِدُ) مقام	دَاءٌ بیماری
مَوْرِدٌ (ج مَوَارِدُ) گھاٹ۔ پانی کی جگہ	دَهْرٌ زمانہ
نَجَاحٌ کامیابی	ذِرَاعٌ (ج أَذْرُعُ) گز
نِعْمٌ (ج نِعْمٌ و نِعَاسٌ) چھٹیا	رَوْفٌ برائزی کرنے والا
مَلَاذُنٌ (غیر منصرف ہے) بھرا ہوا	صَوْنٌ (مصدر ہے صَانَ کا) بچانا
ظَمَانٌ (غیر منصرف ہے) پیاسا	

مشق نمبر ۵۹

ذیل میں ہر قسم کے منصوبات کی مثالوں کو غور سے دیکھو
مفعول مطلق کی مثالیں :-

لَعِبَ خَالِدٌ لَعِبًا - كَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا - تَدُورُ الْأَرْضُ
دَوْرًا فِي الْيَوْمِ - يَثْبُ الثِّمَرُ وَثُوبَ الْأَسَدِ - يَعِيشُ الْيَحْيَى
عَيْشَ الْفُقَرَاءِ وَحَسَبُ حِسَابِ الْأَغْنِيَاءِ +
مفعول لہ کی مثالیں :-

اخْتَرْتُ الْخَلِيلَ ثِقَةً بِأَمَانَتِهِ وَاعْتِمَادًا عَلَى عِفَّتِهِ
وَاحْتِرْمَتُهُ مُرَاعَاةً لِفَضْلِهِ - يَحْبُبُ النَّاسُ الْبِلَادَ ابْتِغَاءً
لِلزَّرَقِ وَطَلَبًا لِلْعِلْمِ وَالْمَجْدِ +

مفعول فیہ یعنی ظرف زمان و ظرف مکان کی مثالیں :-
عَاشَ نُوحٌ دَهْرًا وَدَعَا قَوْمَهُ لَيْلًا وَنَهَارًا فَمَا أَجَابُوهُ
وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا (مفعول مطلق ہے) - وَضَعْتُ الْكِتَابَ
فَوْقَ الطَّاوِلَةِ وَالْحِذَاءِ تَحْتَهَا - سِرْتُ مِيلًا مَا شِئًا وَمِثَّةً
مِثْلَ السَّيَّارَةِ وَالْفَمِيلَ بِالطَّيَّارَةِ +

مفعول معہ کی مثالیں ذیل کی مثالوں میں وارومعیت ہی ہو سکتا ہے :-
سِرْتُ وَطُلُوعَ الْفَجْرِ (میں طلوع فجر کے ساتھ ہی چلا یعنی فجر طلوع ہوتے ہی

میں چل پڑا۔ حَضَرَ خَالِدٌ وَغَرِبَ الشَّمْسُ۔ سَارَ التَّلْمِیْذُ وَالْكِتَابُ۔
 اِذْهَبْ وَالشَّارِعَ الْجَدِیْدَ۔ اِنِ مَثَلُوں مِیں وَاوَعُطِفَ كے مَعْنٰی ہُنِیں
 كے كیونكہ سِرَتْ وَطُلُوعُ الْفَجْرِ مِیں وَاوَعُطِفَ ہو تو مَعْنٰی ہو گئے مِیں نے
 اور طُلُوعُ فَجْرِ نَے سِرْ كی یہ بے كی بَات ہو جائیگی

ذیل كی مَثَلُوں مِیں وَاوَعِیْتِهٖ بھى ہو سكتا ہے اور وَاوَعُطِفَ بھى
 سَاَفَرَ خَالِدٌ وَآخَاهُ (یا وَآخُوهُ)۔ حَضَرَ الْقَائِدُ وَالْجُنْدُ (یا وَالْجُنْدُ)
 بَحَثَ سَعَادٌ وَأُخْتُهَا (یا وَأُخْتُهَا)۔ جَاءَ السَّيِّدُ وَخَادِمُهُ (یا
 وَخَادِمُهُ)

ذیل كی مَثَلُوں مِیں ایسے فَعْل مِیں جِن كَا وَقْع دُشْر كیوں كے بَغَر
 نَا كُن ہے اِس لَے اِن مِیں وَاوَعُطِفَ ہى آ سكتا ہے۔ اسی لَے اِن مِیں مَفْعُوْل
 مَعہ ہُنِیں بن سكتا: تَعَانَقَ خَالِدٌ وَآخُوهُ۔ تَخَاصَمَ أَحْمَدُ وَحَسَنٌ۔
 اشْتَرَكَ فِی التِّجَارَةِ نَجِیْبٌ وَحَمْدٌ

حَال كی مَثَالِیں :-

عَادَ الْجَيْشُ ظَافِرًا۔ لَا تَشْرِبُ الْمَاءَ كَدْرًا۔ اَقْبَلَ الْمَظْلُومُ
 بِأَكْبَرًا اِذَا اجْتَهَدَ الطَّالِبُ صَغِيرًا سَادَ كَبِيرًا۔ رَجَعَ مُوسَى إِلَى
 قَوْمِهِ غَضَبَانِ اِسْفًا۔ قَابَلْتُ الْقَاضِيَّ رَاكِبِينَ۔ لَا تَحْكُمْ

لہ رَاكِبِينَ فاعِل و مفعول مبنی كی حالت تِلَاوہ مِیں قاضی سے ملا جبكہ مبنی ہمارے ہے۔

وَأَنْتَ غَضَبَانُ

الْمُسْتَشْنَى بِالْأَلَا کی مثالیں۔ ذیل کی مثالوں میں مستثنیٰ منہ مذکور ہے اور کلام مثبت ہے اسے کلام تام مثبت کہتے ہیں اس میں مستثنیٰ کا نصب متعین ہے :-

لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ إِلَّا الْمَوْتَ - فَشَرُّ بَوَائِمِهِ إِلَّا ظِلْمًا - أَثْمَرَتِ
الْأَشْجَارُ إِلَّا شَجَرَةً - فَتَرَى الْفُصُوصَ إِلَّا وَاحِدًا

کلام تام منفی۔ اس میں نصب بھی جائز ہے اور حسب حالت اعراب بھی۔
لَمْ يَرْجُ أَحَدٌ إِلَّا الْجَهَنَّمَ (یا اِلَّا الْجَهَنَّمَ) - لَمْ يَسْمَعُوا النَّصْحَ
إِلَّا بَعْضُهُمْ (یا اِلَّا بَعْضُهُمْ) - لَمْ يَقْطَعْ الْأَشْجَارُ إِلَّا شَجَرَةً (یا شَجَرَةً)
ذیل کی مثالوں میں کلام منفی ہے اور مستثنیٰ منہ مذکور نہیں ہے
ان میں مستثنیٰ کا اعراب موقع کے مطابق ہوگا۔ اس میں اِلَّا کا کوئی
عمل دخل نہیں ہے :-

مَاحْضَرِي الْمَدْرَسَةِ إِلَّا تَلْمِذٌ - لَمْ يَرْجُ إِلَّا الْجَهَنَّمَ - لَا
نُصَاحِبُ إِلَّا الْأَخْيَارَ - لَا يَقَعُ فِي الشُّوْءِ إِلَّا فَاعِلُهُ - لَمْ يَقْطَعْ
إِلَّا شَجَرَةً

تمییز کی مثالیں۔ قول، باب اور سائنس کے سہانوں کی تمییز۔
عِنْدِي مَنْ سَمْنَاوِیِّ طَلَبِیْنِ عَسَلًا وَصَاعٌ فَخَّادٌ وَرَاعٌ خَرِیْرًا

عدد کی تمیز :-

عِنْدِي أَحَدٌ عَشْرَ شَاةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ دَجَاجَةً
وَتَلْثُونَ دِينَارًا۔

جملوں کی تمیز :-

طَابَ الْمَكَانُ هَوَاءٌ - حَسَنَ الْغَلَامُ كَلَامًا - اَلذَّهَبُ
اَكْثَرُ مِنَ الْفِضَّةِ وَزَنُّهُ اَوْ قِيَمَةُ - اَلْاَنْبِيَاءُ اَصْدَقُ النَّاسِ كَلَامًا -
مُنَادَى کی مثالیں (منادی مضاف کی مثالیں)

يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَعْبُدْ غَيْرَ اللَّهِ - يَا سَيِّدَ الْقَوْمِ كُنْ خَادِمًا
لِقَوْمِكَ - رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ - رَبِّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي۔

(منادی مشابہ بالمضاف کی مثالیں)

يَا سَامِعًا دُعَاءَ الْمَظْلُومِ - يَا سَاعِيًّا فِي الْخَيْرِ - يَا رِعًّا وَفًا بِالْعِبَادِ

(منادی نکرہ غیر مقصودہ کی مثالیں)

يَا مُعْتَزًّا دَعِ الْغُرُورَ - يَا مُجْتَهِدًا ابْشِرْ بِالنَّجَاحِ - يَا مُؤْمِنًا
لَا تَعْتَمِدْ عَلَى غَيْرِ اللَّهِ۔

منادی نکرہ مقصودہ کی مثالیں جو مفہوم ہوا کرتا ہے :-

قُمْ يَا وَلَدُ - يَا اُسْتَاذُ عَلِّمْنِي - يَا صَبِيَّانُ اجْلِسُوا - لَا تَخَافُوا

غَيْرَ اللَّهِ يَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ (دیکھ درس ۱۱)

مُنَادَى عِلْمِ مُفْرَد کی مثالیں :-

يَا مُحَمَّدُ، يَا أَحْمَدُ، يَا أَللهُ، اَللّهُمَّ اغْفِرْ لِي

لَا تَنْفِي الْجَنَاسِ کی مثالیں :-

لَا نِعْمَةَ أَعْظَمَ مِنَ الْإِيمَانِ - لَا شَفِيعَ أَنْجَحُ مِنَ التَّوْبَةِ -

لَا أَيْنِسَ أَحْسَنَ مِنَ الْكِتَابِ وَلَا كِتَابَ أَنْفَعُ مِنَ الْقُرْآنِ لَا نَاصِرَ

حَتَّى تَخْذُولَ - لَا قَبِيحًا فَعَلَهُ مُحَمَّدٌ

تنبیہ ۱۱ - مفعول بہ، اسمِ اِنّ اور خبرِ کان کی مثالیں

پچھلے سبقوں میں تم نے بہت سی پڑھ لی ہیں اس لئے یہاں نہیں لکھی گئیں +

مشق نمبر ۶۰

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو :-

۱ - آذَبْتُ وَلَدِي تَأْدِيًّا (میں نے ادب سکھایا اپنے لڑکے کو ادب سکھانا)

آذَبْتُ وَلَدِي تَأْدِيًّا

فعل بافاعل - مضاف مضاف الیہ مفعول بہ - مفعول مطلق سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

۲ - ضَرَبْتُ وَلَدِي تَأْدِيًّا (میں نے اپنے لڑکے کو ادب سکھانے کے لئے مارا)

ضَرَبْتُ وَلَدِي تَأْدِيًّا

فعل بافاعل - مرکب اضافی مفعول بہ - مفعول لہ سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

تنبیہ ۱۲۔ لفظ تَأْدِیْبًا پہلے جملے میں مفعول مطلق ہے اور

دوسرے جملے میں مفعول لہ ہے۔ اس کی وجہ اسی سبق کے فقرہ ۴ اور

۵ میں دیکھو +

۳۔ مَكُنْتُ فِي مَكَّةَ شَهْرًا (میں مکہ میں ایک مہینہ ٹھہرا)

(مَكُنْتُ) فعل لازم ہے اس کے ساتھ فاعل کی ضمیر لگی ہوئی ہے (فی)

حرف جر (مکّہ) مجرور، غیر منصرف ہے اس لئے حالت جری میں اس پر

فتحہ آیا ہے (دیکھو درس ۱۰-۷) جار مجرور متعلق ہے فعل سے (شہراً)

ظرف زمان، مفعول فیہ۔ یہ بھی فعل سے متعلق ہے۔ فعل، فاعل اور متعلقات ملکر

جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

۴۔ سِرَّوَالشَّارِعَ الْجَدِيدَ (نئی شریک کے ساتھ ساتھ چلا جا)

(سِرَّ) فعل امر حاضر سار سے۔ مبنی ہے سکون پر۔ اس میں ضمیر

(أَنْتَ) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے اس لئے اسے محلاً مرفوع کہا جائیگا۔

(و) حرف مصیّق ہے (الشَّارِعَ الْجَدِيدَ) موصوف اور صفت ملکر مفعول

معہ ہے۔ سب ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ جس جملے میں فعل امر یا نہی

ہو اسے انشائیہ کہتے ہیں +

۵۔ عَادَ الْجَيْشُ ظَافِرًا (شکر فتمندی کی حالت میں لوٹا)

(عَادَ) فعل ماضی (الجيش) فاعل ہے ذوالحال (ظافراً)

حال ہے فاعل کا اس لئے منصوب ہے۔ سب مگر جملہ فعلیہ ہوا +
 ۶۔ لَا تَشْرَبِ الْمَاءَ كَيْدَرًا (پانی مت پی اس حالت میں کہ وہ گدلا ہو)
 (لَا تَشْرَبِ) فعل با فاعل (الماء) مفعول پہ ہے اور ذوالحال
 ہے (کیدراً) حال ہے مفعول کا اس لئے منصوب ہے۔ فعل فاعل مفعول
 اور حال مگر جملہ فعلیہ ہوا +

۷۔ لَا تَحْكُمُ وَأَنْتَ غَضَبَانُ (تو فیصلہ مت کر حالانکہ تو غصہ میں بھرا ہو)
 (لَا تَحْكُمُ) فعل نہیں حاضر اس میں ضمیر (أَنْتَ) مستتر ہے۔ جو
 اس کا فاعل ہے اور محلاً مرفوع ہے۔ یہی فاعل ذوالحال ہے (و)۔
 واو حالیہ کہلاتا ہے (أَنْتَ) ضمیر مرفوع متفصل مبتدا ہے محلاً مرفوع
 (غَضَبَانُ) خبر ہے مرفوع ہے۔ مگر غیر منصرف ہے اس لئے اس پر تنوین
 نہیں آئی۔ مبتدا اور خبر مگر جملہ اسمیہ ہو کر حال ہے فاعل کا۔
 یہ جملہ اسی لئے محلاً منصوب سمجھا جائیگا۔ فعل فاعل اور حال مل کر
 جملہ فعلیہ خبریہ ہوا +

۸۔ اشتریتنا عشرین کتاباً (ہم نے بیس کتابیں خریدیں)
 (اشتریتنا) فعل متعدی با فاعل (عشرین) اسم عدد مفعول
 ہے اس لئے منصوب ہے۔ اس کا نصب ی ن سے آیا ہے (دیکھو درس
 ۱۰۔ ۵) یہ عدد تمیز ہے، (کتاباً) تمیز یا تمیز ہے اس لئے منصوب ہے

فعل، فاعل اور مفعول بہ بل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۹۔ یا عبدَ الکَرِیمِ اِقْرَأْ هَذَا الْکِتَابَ

(یا) حرف ندا (عبد) منادی مضاف ہے اس لئے منصوب
(الکریم) مضاف الیہ مجرور ہے (اقرأ) فعل امر حاضر مبنی برکون اس میں
ضمیر (انت) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے مرفوع المحل ہے (هذا)
اسم اشارہ مبنی ہے۔ محلاً منصوب ہے کیونکہ فعل کا مفعول واقع ہوا ہے
(الکتاب) مُشارٌ الَیْہِ وہ بھی منصوب ہے کیونکہ اسم اشارہ اور مُشارٌ
إِلَیْہِ اعراب میں یکساں ہوتے ہیں۔ فعل امر اپنے فاعل و مفعول کے ساتھ
جملہ انشائیہ ہو کر جواب ہے ندا کا۔ ندا اور جواب بل کر جملہ ندائیہ
انشائیہ ہوا۔ (جملہ ندائیہ بھی انشائیہ ہوتا ہے) +

مشق نمبر ۴۱

ذیل کی عبارت میں ہر قسم کے منصوبات کی تیز کرو:-

لَا شَيْءَ اعْتَزُّ عِنْدَ الْعَاقِلِ مِنْ وَطَنِهِ الَّذِي تَوَلَّى صَغِيرًا
فَوْقَ أَرْضِهِ وَتَحْتَ سَمَائِهِ، وَانْتَفَعَ نَرْمًا بِنَبَاتِهِ وَحَيَوَانِهِ،
وَعَاشَ فِيهِ أَيْسًا وَأَهْلَهُ وَعَشِيرَتَهُ، لَمْ يَأْلَفِ إِلَّا مَعَاهِدَهُ،
وَلَمْ يَرِدِ إِلَّا مَوَارِدَهُ، نَظَرَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ شَكْلَهُ، فَصَادَفَ حُبَّهُ
قَلْبًا خَالِيًا فَتَمَكَّنَ مِنْهُ۔ وَلَا يَعِيشُ الْإِنْسَانُ عَيْشًا رَغَدًا، وَلَا

يَسْعُدُ سَعَادَةً تَامَةً إِلَّا إِذَا أَصْبَحَ أَهْلُ بِلَادِهِ عَارِفِينَ لِحَقِّقِهِمْ
وَرَوَّاجَاتِهِمْ، وَامْسَى الْعِلْمَ بَيْنَهُمْ أَرْفَعَ الْأَشْيَاءَ قِيمَةً، وَاعْتَزَّهَا
مَطْلُوبًا - فَيَا طَالِبَ الشَّرَفِ أَحْبِبْ وَطَنَكَ حُبًّا وَصْنَهُ صَوْنًا رِعَايَةً
لِحَقِّهِ - فَإِنَّ حُبَّ الْوَطَنِ مِنْ حَمِيدِ الْخِصَالِ، بَلْ كَمَا قِيلَ حُبُّ الْوَطَنِ
مِنْ الْإِيمَانِ +

نمبر ۴۲

مِنْ الْقُرْآنِ

مشق

قسم کے منصوبات کو پہچانو

(۱) اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا (۲) وَاذْكُرْ اِسْمَ رَبِّكَ وَتَبَدَّلْ اِلَيْهِ
تَبَتُّلًا (۳) وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا (۴) يَا أَيُّهَا الْمُرْسَلُ قَسَمٌ
الْبَلِّ إِلَّا قَلِيلًا (۵) وَاذْكُرْ اِسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا (۶) وَمِنَ
الْبَلِّ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا (۷) قَالُوا الْيَوْمَ لَئِنْ لَمْ
نَرَوْا بَعْضَ يَوْمٍ (۸) وَجَاءَ زَاوَا بَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ (۹) أُحِلَّ لَكُمْ
صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ (۱۰) الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ
ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللَّهِ وَتَثْبِيْتًا لِنَفْسِهِمْ (۱۱) فَاتَّبِعْهُمْ فَرْعُونُ

۱۔ بالکل ظاہر ۲۔ تبَدَّل ۳۔ سب سے کٹ کر خدا کا پور بننا ۴۔ رتیل ٹھہر ٹھہر کر
پڑھنا ۵۔ کھ کھلی یا چارواڑ دینے والا ۶۔ صبح سویرے ۷۔ شام کا وقت ۸۔ فائدہ
کام کی چیزیں ۹۔ رضامندی ۱۰۔ مضبوط بنانا ۱۱۔ پیچھا کیا

وَجُودُهُ بَغِيًّا وَعَدُوا (۱۲) وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ
 (۱۳) إِنَّا أَنزَلْنَاهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا (۱۴) وَنَزَّلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ
 مَاءً مُّبَرِّكًا فَأَنْبَتْنَا بِهِ جَنَّاتٍ وَحَبَّ الْحَصِيدِ، وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ
 لِّهَا طَلْعٌ نَّضِيدٌ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ (۱۵) وَجَزَيْنَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَ
 حَرِيرًا، مَتَّكِلِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ، لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا
 وَلَا زَمْهَرِيرًا (۱۶) وَلَا تَمْشِي فِي الْأَرْضِ مَرَحًا، إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ
 الْأَرْضَ وَلَن تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا (۱۷) إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كُوكَبًا
 فَإِنْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا (۱۸) وَوَعَدْنَا مُوسَى
 ثَلَاثِينَ لَيْلَةً (۲۰) اللَّهُ خَيْرُ حَافِظٍ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ (۲۱) كَبُرَ
 مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ (۲۲) كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ
 رَهِينَةٌ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ (۲۳) مَا أَوْتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا
 (۲۴) مَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ (۲۵) هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ

لے تلاش کرنا + لے دہرنا + لے خوشخبری دینے والا + لے ڈرانے والا + لے نخل
 (اسم جنس ہے) کھجور کے دخت - واحد کے لئے نخلۃ کہیے + لے باسِق (اونچا درخت) +
 لے کیلے یا کھجور کی گیلیں یعنی وہ ڈنڈی جس میں بہت سے پھل لگے ہوتے ہیں + لے گچھے دار گندھا
 ہوا + لے اِتْكَأ (و) تکیہ لگانا، ٹیک لگانا + لے سخت سردی - ٹھہر + لے خَرَق (خس) شگاف
 ڈالنا + لے گروی + لے دائیں اُتھ دالے یعنی وہ لوگ جن کو تمہارے دوزدائیں تمہیں نافرمانی سے جانیگے +

(۲۶) اِنْ هِيَ اِلَّا اَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا اَنْتُمْ وَاَبَاؤُكُمْ (۲۷) لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ (۲۸) لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ (۲۹) فَلَا رَفْثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ (۳۰) لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّينِ (۳۱) يَا اَدْرَاكُتَهُمْ بِاسْمَائِهِمْ (۳۲) يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ بَلِّ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ (۳۳) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً (۳۴) قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ (۳۵) رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ رَبَّنَا لَا تَأْخِذْنَا اِنْ نَسِينَا اَوْ اَخْطَاْنَا (۳۶) اِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ (۳۸) اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْعًا وِثْقَالَ ذَرَّةٍ (۳۹) اِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا اِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ مَشَقُّ مَكْتُوبٌ مِّنْ تَلْمِيزٍ اِلَى نِعْمَةٍ ۴۳

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَیُّ الْحَقْرَمُ! السَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
بَعْدَ هَذِهِ تَحِيَّةُ السَّلَامِ مَعَ الْاَكْرَامِ اُبْدِیْ لِحَضْرَتِكَ مَا

لہ یہ اِنْ نافیہ ہے۔ یعنی نہیں + تہ فجوئی سرگوشی۔ تنہائی میں مشورہ کرنا +
تہ ہم بستی + تہ جھگڑا + تہ اکرہ (۱) مجبور کرنا۔ زبردستی کرنا + تہ امن، صلح،
اسلام + تہ سب کے سب۔ پورے پورے + تہ نزاع (ض) چھین لینا + تہ اخطا
(۱) غلطی کرنا + تہ مشغلہ کاروبار + تہ بذرا (۲) بیجا خرچ کرنا +

یطمئن به قلبك وأبشرك بإشارة يسرك ويسر والدتي العظمين
 (اذا امكم الله سرورین) وہی آتی بحول اللہ وکرمہ اتممت الجزء
 الثالث من کتاب تسهيل الادب فی لسان العرب، فأحمد الله
 حمداً كثيراً واشکرة شکراً جلیلاً علی ما منَّ علیَّ بالعلم والفهم
 یاعِمْ (یا عِمْ) اِنِّی ما نَسِیتُ وَلَنْ اَنْسِیَ ذَکَ الْوَقْتُ
 حَیْنِ دَخَلْتُ الْمَدْرَسَةَ طَلَباً لِلْعِلْمِ وَرَغْبَةً فِی الْعُلُومِ الْعَرَبِیَّةِ
 وَکُنْتُ جَاهِلاً مُطْلَقاً عَنِ اللِّسَانِ الْعَرَبِیِّ، وَکَانَ حَدَّثَنِی بَعْضُ
 الطُّلَّابِ أَنَّ الْعَرَبِیَّ أَصْعَبُ اللِّسَانِ تَعَلُّماً وَتَعْلِیْماً، فَلَمَّا اتَّيْتُ
 بِي عِنْدَ الْمَدِيرِ وَأَوْقَفْتَنِي أَمَامَهُ دُهِشْتُ دُهْشَةً وَقُمْتُ مُتَحَيِّراً
 مُتَوَحِّشاً فِي بَدْءِ الْأَمْرِ وَكَادَ قَلْبِي يَنْصَرِفُ عَنِ الْمَدْرَسَةِ جُبْنًا
 وَخَوْفًا حَيْثُ لَا صَدِيقٌ لِي وَلَا إِنِّيْسٌ - فَعَرَفْتُ يَا عِمْ الشَّفِيقَ
 مِنْ بَشَرِي حَدِيثَ الْقَلْبِ وَتَوَجَّهْتُ إِلَى تَوَجُّهِ الرَّحْمَةِ وَالشَّفَقَةِ
 وَتَحَدَّثْتُنِي بِاللُّطْفِ تَسْلِيَةً لِقَلْبِي وَدَفْعاً لِحُوفِي فَتَجَمَّعَ بِكَلامِكَ
 جَائِشِي وَأَنْدَفَعَ تَحْيِيرِي وَوَحْشَتِي - وَبَعْدَ ذَلِكَ لَا طَفَّ بِي الْمَدِيرُ
 مُلَاطَفَةً الْوَالِدِ وَأَنْزَالَ عَنِ قَلْبِي الرُّوعَ، فَصَمَّمْتُ غَرَمِي عَلَى تَحْصِيلِ

۱۔ طاق + ۲۔ اَوْقَفَ (۱) کڑا کرنا + ۳۔ میں دہشت زدہ ہو گیا + ۴۔ شروع میں +
 ۵۔ بزدلی۔ کم ہمتی + ۶۔ بَشَرَةً چہرہ۔ کمال کی سطح + ۷۔ تہ سہلی دنیا + ۸۔ دیر ہو گیا + ۹۔ بے جا ش
 دل + ۱۰۔ ہرانی سے پریشان + ۱۱۔ خوف + ۱۲۔ صَمَّمْتُ اور صَمَّمْتُ پختہ ارادہ کرنا +

العربي ثقة بالله وتوكلًا عليه وبدأت الجزء الأول من الكتاب
 المشار إليه ، فبعد قليل امتلاء صدرى فرحًا وشوقًا حيث
 علمت أن تعلم العربي ليس صعبًا كما يظن بعض الطلاب. وأقبلت
 على حفظ الدروس إقبال الظمان على الماء وبذلت كل
 جهدي في تحصيل العلم صباحًا ومساءً - لاني أتذكرُ دائمًا يا
 سيدي نصائحك الثمينة التي تلقيتها منك حين ودعيتني
 في المدرسة ، ومنها قولك " لا ينال المجد إلا المجتهد ولا يخيب
 إلا الغافل الكسلان " فبفضل الله قرأت الجزء الأول بثلاثة
 اشهر وهكذا الجزء الثاني - أما الجزء الثالث فقرأته في خمسة
 اشهر لانه مضاعف في الحجم (يا حجة) من الاول والثاني -
 فاقسمت الثلاثة الأجزاء في مدة أحد عشر شهرًا ، ولم
 أشعر بكلفة ولا صعوبة - والآن يا سيدي قلبي ملآن فرحًا
 وسرورًا وشكرًا ، لاني لما اقرء القرآن افهم اكثر معانيه
 ولا يصعب علي فهم مطالبه الا قليلا - وارجو من الله تعالى
 اني اكون افهم كله اذا قرأت الجزء الرابع تمامًا - فله الحمد
 أولا وآخرا -

هَذَا. وَلَا بَرَجَ سَيِّدِي الْعَمَّ فِي خَيْرٍ وَعَافِيَةٍ مَعَ سَائِرِ
أَهْلِ بَيْتِهِ الْأَمَاجِدِ وَأَهْدَى إِلَى الْوَالِدَتِي الْمَكْرَمَيْنِ وَإِلَى جَمِيعِ
أَخَوَاتِي وَأَخَوَاتِي سَلَامًا مَحْفُوفًا بِأَشْوَاتِي إِلَى مُشَاهَدَتِكُمْ أَجْمَعِينَ

أَدْمَتُ سَالِمًا ابْنَ أَخِيكَ

رَشِيد

دهلي

يوم الجمعة الحادي والعشرون
من شهر ذي الحجة الحرام سنة ١٣٦٢ هـ

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّالِثُ الْجَدِيدُ مِنْ كِتَابِ تَهْمِيلِ الْأَرْبَعِ
بِحَوْلِ اللَّهِ وَتَوْفِيقِهِ. وَيَلْبِسُ الْجُزْءَ الرَّابِعَ
تَقَبَّلَهُ اللَّهُ مِنِّي وَنَفَعَ بِالطَّالِبِينَ وَسَهَّلَ بِهِ
وَيَسِّرْ لَهُمُ الْقَرَارَ اللَّبِيْنَ. وَأَخْبِرْ عَمَّا نَا أَنِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

سنة ١٣٦٤ هـ

بِقَلَمِ مَحْبُوبِ رَقْمِ تَحْقِيقِ ذِكْرِي

راہِ معرفت

کائنات انسان قیامت

- تخلیق کائنات اور اس کا حیرت انگیز نظام
- حیاتِ انسانی کے لئے خالق کی نعمتوں اور حکمتوں کا بیان
- قیامت کا ظہور اور جنت و جہنم کے احوال

تألیف

مولانا کمال الدین المسترشد

خادم الاحادیث النبویہ - جامعہ مخزن العلوم

تدریسی کتب خانہ - آٹام باغ - کراچی ۷۷

مُعْجَم ابواب الصِّرف

هَذَا الْمُعْجَمُ يَشْتَمِلُ عَلَى ١٩٠ لُوحَاتٍ مِنْ
تَصْرِيفِ الْأَصْعَدِ الْمُؤَوِّجِيَّةِ الَّتِي يُمْكِنُ أَنْ
يُطَبَّقَ عَلَيْهَا أَكْثَرُ مِنْ ٦٠٠٠ فِعْلٍ مُتَدَاوِلٍ .

جَدِيدُ طَرِيقَةِ عَرَبِيَّهِ گِرْدَانِوَسْکِی جَامِعِ تَرِینِ کِتَابِ
جِسْ مِیں چھ ہزار سے زائد کثیر الاستعمال افعال کے لئے
مَعْرُوف و مَجْہُول کی مکمل گِرْدَانِیں دی گئی ہیں۔

قدیمی کتب خانہ
آرام بیاع
کراچی

ندیم الواجدی

عربی میں خط لکھو

کارڈ کور

عربی بولیے

کارڈ کور



تدیمی کتب خانہ

آرام باغ - کراچی